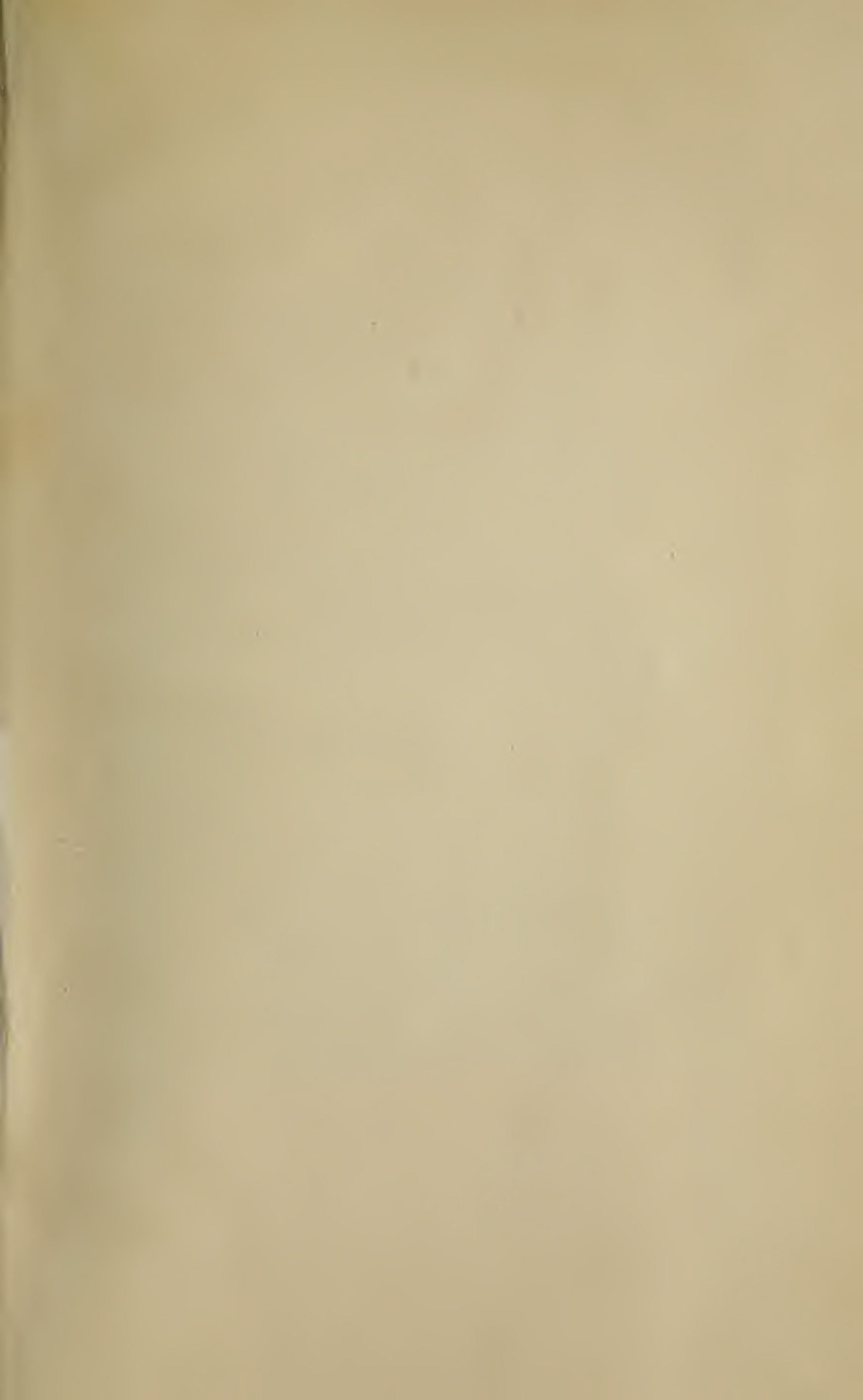
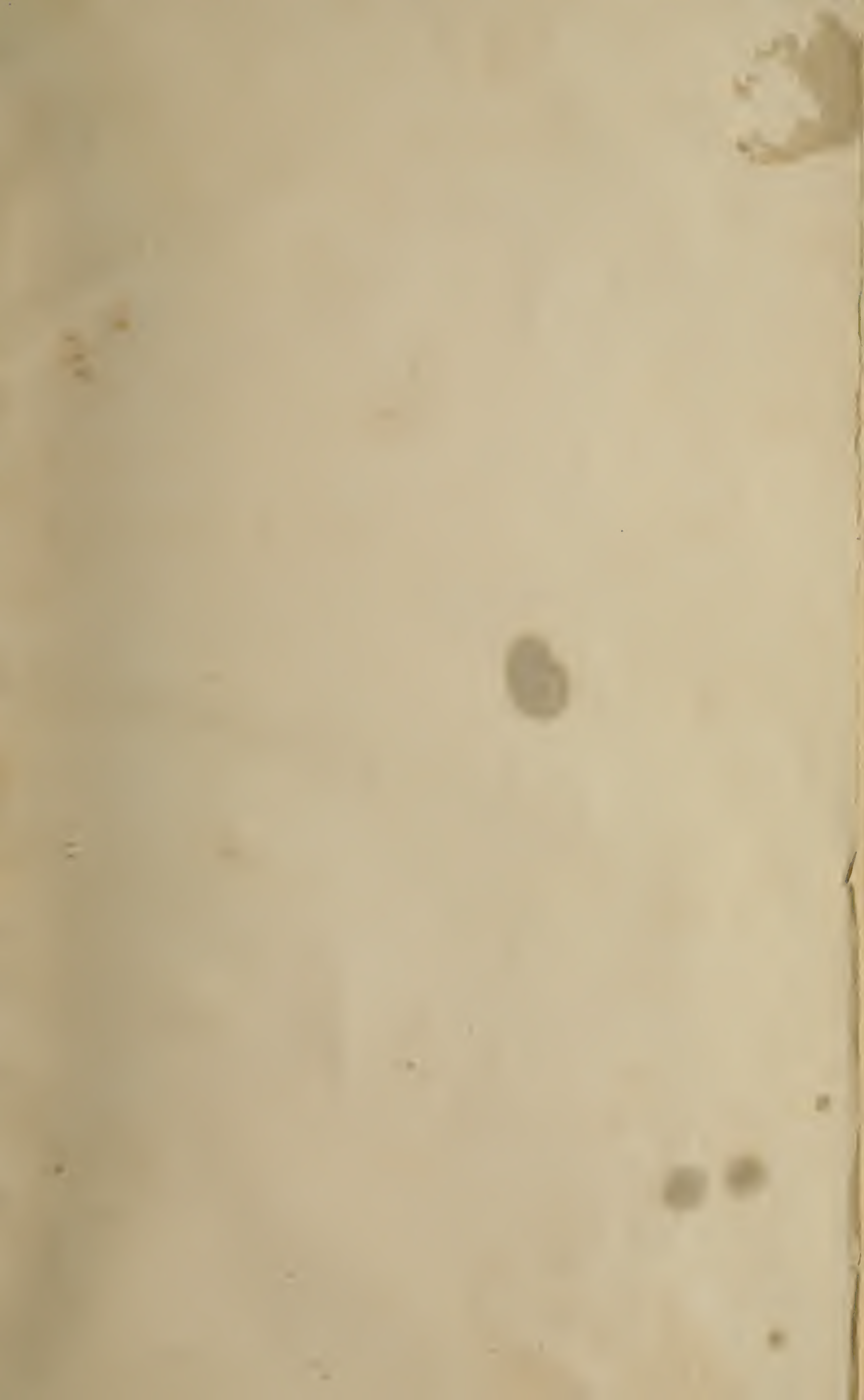




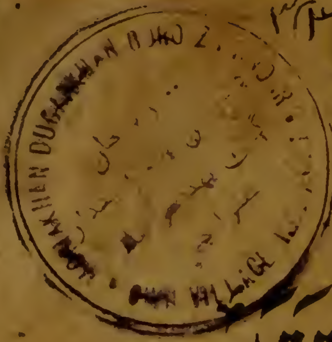




كتاب

المعتقد المنتقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدهلوي سنة ١٣٠٥
الهجرية

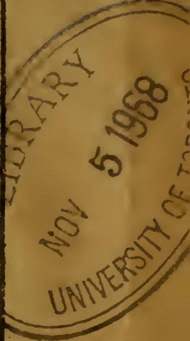


المعتقد المنتقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة دهلي بادارة المولوي عبد المجيد الدهلوي في سنة ١٣٠٥ الهجرية









بسم الله الرحمن الرحیم وبه استعین

الحمد لله الذی ارشد قومًا الی الانقطاع من دون الخلق الیه و وفقهم للاعتماد فی کل امر علیه
وصرف آخرین عن کل مکرمة وفضیلة وقیض لهم قرناء قادوهم الی کل ذمیمة من الاخلاق ورذیلة
وطبع علی قلوب آخرین فلا یکادون یفقهون حدیثًا ولا قولًا وثبطهم عن سبل الخیرات فما استطاعوا قوة
ولا حولًا وصلی الله علی سیدنا محمد عبده ورسوله ونبیه وخلیله سید البشر وافضل من مضی وغبر
الجامع لمحاسن الاخلاق والسیر والمستحق لاسم الکمال علی الاطلاق من البشر وختم به الانبیاء والمرسلین
واعطاه ما لم یعط احدًا من العالمین وعلی آله وصحابته والتابعین ومن تبعهم باحسان اجمعین

امابعد یہہ ایک رسالہ ہے بیان مین علم سلف عقائد اکابر اہل سنت وجماعت اور ذکر بعض اشراک و کلمات
کفر وصور ریا کے اس رسالہ مین مینے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد دیانت کو فصول
جداگانہ مین لکھا ہی ہر چند بیان الفاظ مین تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہین اور اگرچہ مسائل اعتقادی مکرر ہین مگر
عبارت علحدہ ہے یہہ تکرار مبانی ومعانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنی ہین ناچار
شرکت مبانی کی ضروری ہے اس جمع وتالیف سے یہ فائدہ ہی کہ اختلاف علماء سلف وخلف کا بعض عقائد مین واضح
ہو کر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن دیکھیگا بار بار ان کلمات طیبات وعبارات مبارکات

پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہو جائینگی اور تفنن تقریرات و تحریرات اہل علم سے اوسکو ایک
طرح کا ملکۂ راسخہ فہم و شعبۂ بصیرت آئیگا دلائل ان اعتقادات و مسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین ہین مضبوط و مرقوم ہین اسجگہ
اونکو بغرض اختصار و اقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال و مبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین و حجج کا حوالہ کتب فن پر ہے
علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرۂ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلۂ نصوص
عقائد مذکور کے ہمراہ تصحیح و تنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالہ انتقاد و رسالہ قطف الثمر و رسالہ القائد الی العقائد
یا رسالہ البغیۃ الرائد یا رسالہ فتح الباب وغیر ذلک عقائد ائمۂ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین
مذاہب نے لکھی ہین وہ متفق و متحد ہین الا ما شاء اللہ تعالیٰ اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ موافق عقائد اہل حدیث و
فقہ کے ہین اصول دین مین کچھہ بڑا اختلاف درمیان فقہاء و صوفیہ و اہل حدیث و ظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ
مسئلون مین اشعریہ و ماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو
اونسے اور اہل حدیث کو ان دونون مذاہب سے باقی عقائد مین یہ سب اہلسنت یکسان ہین و للہ الحمد پھر اس اختلاف کا
مرجع اکثر جگہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین جنکا کوئی
کچھہ مؤدی طرف تکفیر و تضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل ہے

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دار دیدۂ کثرت نمائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد فحول مین اس جگہہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ
سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب و سنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے
ساتھہ لکھدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کر لے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب و واضح سنت کے
رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا نہو فقہاء مالکیہ و شافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابو الحسن اشعری رح کے مقلد
ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر
حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہہ اتفاقاً کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح
کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو
کچھہ ادلۂ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے وہی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ
موافق اشاعرہ کے ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے۔ اسیطرح حال فرقہ ظاہریہ کا بھی ہے کیونکہ
ظاہر و واضح قرآن و حدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد و رائے کے مستمند ہین طریقۂ صوفیۂ صافیہ کا کوئی مسئلہ کہ

وشیوۂ اہل حدیث پر ہین اصول و فروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۂ و عمل مین واجب نہین
جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکھتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتھ اہل حدیث کے براہ بعض کشف
و مکاشفہ کے ہو سوا کا بر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیائی نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے
اسلیئے یہ اصول عقائد مین غالبًا موافق ہین ساتھ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت
و نخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسرے صوفیہ رہے فقہاء مذاہب سو غالبًا علماء دنیا ہین
نہ علماء آخرت اور مرجع اونکے احکام و فتاوی کا یہی معاملات امور دنیویہ ہین پس بس الامن رحمہ اللہ تعالی بہر حال
حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکھنا سکھانا ہر مسلمان پر واجب
ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید راس الطاعات افضل
الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالائے اوس
عبادت کا کچھ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بھی نفع دیگا بہتر فرقے اہل
کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین مگر
اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹھہرے اسلیئے یہ بات مقرر ہوچکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے
ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم آئیگا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بھی لکھدیے
ہین جنکو نفس الامر مین کچھ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور تتمات و تکملات ہین اور بحکم الشیٔ بالشیٔ یذکر
امور متصلۃ الباب کا ذکر بھی اثناء کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچھ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان و ایقان
و اذعان کو قوت و طاقت و کمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کئے گئے ہین جنکے
علم و فضل و تقوی و طہارت و تحقیق و تنقیح و تنقید پر کابر اعن کابر اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے ورنہ
رسائل و کتب اس علم کے مطولاً و مختصراً جامع ہر رطب و یابس بہت ہین ناظر غیر مناظر کو نظر کرنے سے ان فصول
و اصول مین یہ بات بھی معلوم ہوجائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکھی ہے اور
کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے یا کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکھا ہے لیکن معہذا مرجع
ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو سیاق متفرق ہون ؎

عباراتنا شتّٰی وحسنک واحدٌ — وکلٌّ الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین ایسا رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل و کرم سے یہ عجالۂ نافعہ باوجود تشتت حال کے

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ؎

تا عقائد جمیل تر گفتستیم ۔ دُر دریائے معرفت سفتیم ۔ گر تو غواص بحر عرفانی ۔ قدر دُر یگانہ خود دانی

هذا فان كنتُ احسنتُ فيما جمعتُ واصبتُ فى الذى صنعتُ فذلك من عميم منن الله وجزيل فضلٍ و عظيم انعمه علىّ وجليل طوله وان انا اسأ تُ فيما فعلتُ واخطأتُ اذ وضعتُ فما اجدر الانسان بالاساءة والعيوب اذ لم يعصمه ويحفظه علام الغيوب ؎ وما أبرّئ نفسى اننى بشرٌ اسهو واخطى مالم يحمنى قدرٌ ؛ ولا ترى عذرًا اولى بذى زللٍ ؛ من ان يقول مقرًا اننى بشرٌ ؛ والله اسال ان يحلى هذا المسطور بالقبول عند الجلة والعلماء كما اعوذ به من نظر قايدى الحسّاد اليه والجهلاء لا اله الا هو ولا معبود سواه وانى اشهد واستودع شهادتى هذه فى كتابى هذا وفى غيره من الكتب التى رقمتها امًا نا ملى ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شئ قدير وان محمدًا صلے الله عليه وعلى اله وبارك وسلم عبده ورسوله وخاتم الانبياء الكرام وشافع العصاة الموحدين اصحاب الاثام فى يوم القيام لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم فان تولوا فقل حسبى الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کی علم خلف پر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون اور فرمایا ہی شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنى علما اور فرمایا ہے انما يخشى الله من عباده العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیا کے سکہائی تہے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تہا جو اونکو تعلیم کیا تہا ملائکہ نے کہا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام مین فرمایا ہے هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہی کہ اونکو علم دیا تہا لکن اونکے علم نے کچہہ نفع اونکو نبخشا یہ علم بہی فی نفسہ نافع تہا لکن صاحب علم نے اوس سے کچہہ نفع نلیا قال تعالےٰ مثل الذين حملوا التوراة ثم لم يحملوها كمثل الحمار يحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بار دار کی ٹہیرایا ہی وقال تعالےٰ واتل عليهم نبأ الذى اتيناه اياتنا فانسلخ منها فاتبعه الشيطان فكان من الغاوين الے قولہ

واتبع هواه وقال تعالى فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب یاخذون عرض هذا الادنی الی قوله ودرسوا ما فیه
وقال تعالی واضله الله علی علم تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پھر وہ علم جسکا ذکر
بروجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالی ویتعلمون ما یضرهم ولا ینفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ما له فی
الآخرة من خلاق وقال تعالی فلما جاءتهم رسلهم بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما کانوا به یستهزؤن
وقال تعالی یعلمون ظاهرا من الحیاة الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون اسیطرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع وغیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہے اور علم نافع کا سوال کیا ہے حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللهم انی اعوذ
بك من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا یستجاب لها رواه مسلم وخرجه اهل السنن من وجوه
متعددة رفعا وفی بعضها ومن دعاء لا یسمع وفی بعضها من هؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یون کہتے تھے اللهم انی اسالك علما نافعا واعوذ بك من علم لا ینفع خرجه النسائی وابن ماجة ولفظه ان النبی
صلعم قال سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ینفع اور حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت یون کہتے تھے اللهم
انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما وارزقنی علما تنفعنی به رواه الترمذی اور حدیث انس مین آیا ہے کہ یون دعا
کرتے تھے اللهم انا نسالك ایمانا دائما فرب ایمان غیر دائم واسالك علما نافعا فرب علم غیر نافع خرجه ابو نعیم
اور حدیث بریدہ مین رفعا آیا ہے کہ ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا خرجه ابو داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان یتکلف العالم الی علم ما لا یعلم فیجهله ذلك دوسری تفسیر اوسکی یہ ہے کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے سو جب جہل ساتہ اوسکے بہتر ٹہیرا تو وہ علم
جہل سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا ہے یعنی کس علم کا کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ینفع وجهل لا یضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضة المتعلمین مین حدیث
ابوہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بہی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فیه العرب اسکے آخر مین یہ بہی فرمایا ہے العلم ثلاثة ما خلاهن فهو فضل آیة محکمة
او سنة قائمة او فریضة عادلة لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر آخر حدیث کو
ابو داود وابن ماجه نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثة وما سوی ذلك فهو فضل آیة
محکمة او سنة قائمة او فریضة عادلة مگر اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے اور تعلم انساب کا حدیث مین امر آیا ہے کیونکہ اوس سے صلہ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم خرجہ احمد والترمذی دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے تعلموا من انسابکم
ما تصلون بہ ارحامکم ثم انتھوا وتعلموا من العربیۃ ما تعرفون بہ کتاب اللہ ثم انتھوا وتعلموا من النجوم ما
تھتدون بہ فی ظلمات البر والبحر ثم انتھوا خرجہ ابن زنجویہ اسکے اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تھتدون بہ فی برکم وبحرکم ثم امسکوا وتعلموا من النسبۃ ما تصلون بہ ارحامکم
وتعلموا ما یحل لکم من النساء وما یحرم علیکم ثم انتھوا رواہ ابن زنجویہ من طریق نعیم بن ہنلا دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے
تعلموا من النجوم ما تعرفون بہ القبلۃ والطریق رواہ مسعر عن محمد بن عبید اللہ نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے اہتدا طریق کی
لا باس بہ کہتے تھے اور تعلیم منازل قمر مین رخصت دیتے تھے رواہ احمد اسحق بن راہویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
ویتعلم من اسماء النجوم ما یھتدی بہ لیکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تھے اور ابن عیینہ بھی اوسکی
رخصت نہین دیتے رواہ حرب طاؤس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم مین اور سیکھنے والے حروف ابا جاد
کے ایسے ہین جنکیلئے کچھ نصیب نزدیک اللہ کے نہین ہے خرجہ حرب وحمید بن زنجویہ من روایۃ طاؤس عن
ابن عباس ابن رجب کہتے ہین یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اوسکے حق مین یہ حدیث مرفوع
آئی ہے من اقتبس شعبۃً من النجوم فقد اقتبس شعبۃً من السحر خرجہ ابو داود من حدیث ابن عباس مرفوعا
اور حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت خرجہ ابو داود عیافت کہتے ہین
زجر طیر کو اور طرق کہتے ہین خط کو زمین مین اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے
مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے اور تقریب قربین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو
سیکھنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتدا و شناخت قبلہ وطرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس
سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہین بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہم ہے اور اکثر
تدقیق کرنا اس علم مین مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار مین بنائی گئے
ہین چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیماً وحدیثاً یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اساءت ظن حق مین نماز صحابہ وتابعین
کے بہت سے شہرون وقصبات ودہات مین طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسیلئے یہ امر باطل ہے امام احمد
نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکھا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب
قبلۃ یعنی جدی ونحوہ کا اعتبار نہین آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر سیبات کا انکار کیا تھا کہ ان الفلک یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا بعضین نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسپر امام احمد نے انکار
فرمایا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال پر یہی ہے کہ حضرت نے اسمین کچہہ تکلم نہین فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اوسپر یقین رکہتے ہین دوسری شغل ہوناسا تہہ اسکے مؤدی طرف فساد عریض کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اِس علم کی حدیثِ نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے
پہر نزول وقت معین پر کسطرح ہوسکتا ہے حالانکہ قبح اِس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اِس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اوسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرۂ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچہہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اِس سے منع کیا ہی حالانکہ ایک گروہ صحابہ و تابعین کا عارف و معتنی تہا ساتہہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃ ونحواً علم اہم سے باز رکہتا ہے اور وقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم
کردیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اولہ شغل و آخرہ بغی مراد اونکی توسع تہی اِس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت
انکار کیا تہا اور کہا تہا ہو یشغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانے مین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہوجاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہے کہ اوسکو بقدر حاجت
کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض و وصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہوسکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہے اوس سے کچہہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان و صیقل گری افہام سوا اوسکی
کچہہ حاجت نہین ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیئے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوئی ہین اور اونمین اون علوم والون نے توسع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ
جو شخص اون علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور
امور منہی عنہا ہین منجملہ انکے ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث و ایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر و ضرب امثال
بیسہ مین حالانکہ خوض کرنیسے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ موافیاً او مقارباً
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی موقوفا ورجح بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیہقی
وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدہا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے
کبہی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے
بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہی منہہ آگ مین ڈالیگا اخرجہ ابو نعیم
من وجوہ ولا یصح رفعہ نہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو
بعض پر لگا ماری مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالی
پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل
منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری
خوض کرنا ہے قدر مین اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالما
اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالھم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہی راز قدر مین حالانکہ اس سے
علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندے اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہوسکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور
کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہی اللہ کی ذات وصفات مین بادلۂ عقول
حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بہی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام
ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہوگئے ایک قسم وہ ہی جنہی بہت سے صفات الہیہ کی جو کتاب و
سنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہی جسطرح کہ
معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسما لانہ لا یری الا فی جھۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسما
انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استوار رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ
طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ متاخرین منتسبین الی
الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلہ
عقول سے کیا جنمین کہ کوئی اثر وارد نہ تہا اور نفی والونپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکا تابعین جیسے نوح بن
ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہوگیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا
انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات
ثابت کئے جو کتاب وسنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ ہے سلف نے

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر باولہ عقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنیمین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نے
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری وغیرہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ
آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر وتکییف وتمثیل کے جاری کریں کسی سلف سے خلاف اسکے
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہے خصوصاً امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسیطرح خوض کرنا معانی صفات مین اور ضرب
امثال کرنا نچاہیئے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیئے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
و امام مالک و سفیان ثوری و اوزاعی و امام احمد و اسحق و ابو عبید ونحوہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
و قدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت وحفاظت اپنے علم کی
نکی اور نشر مین اوس علم کے محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہے پہر منجملہ محدثات امور کے وہ
ضوابط رائے و قواعد عقل ہین جو کہ فقہاء اہل رائے نے احداث وایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف اونکی رد کیا ہے
خواہ وہ مخالف سنن ہون یا موافق سنن ان فروع کو اونہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل اونکی
تاویل ہے نصوص کتاب وسنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر اونہین مخالف انکے ہے سو اسی باتکا انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائے پر حجاز و عراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم وانکار مین فرمایا ہے رہے
ائمہ وفقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہین وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہہ آئے جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ
ومن بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے پہر جس حدیث کے ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ اونہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبد العزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال وخصام ومراء ہے مسائل حلال
وحرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
بین الشافعیہ والحنفیہ مین نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث وجدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین و کل ذلک محدث لا اصل لہ سو یہی فن اونکا علم ٹہیر گیا اور اسنے اونکو علم نافع سے

ضوابط الرائی

علم خلاف

روکدیا اسیلیئے سلف نے اِس فن پرانکار کیاہے اور حدیث مرفوع مین آیاہے ماضل قوم بعد ھدیٰ الا اوتوا الجدل ثم قرء ماضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون رواہ اھل السنن اور بعض سلف نے کہاہے اللہ جب ساتہہ کسی بندی کے ارادہ خیر کاکرتاہی تواوسکے لئے دروازہ عمل کاکہولدیتاہے اور دروازہ جدل کابند کردیتا ہے اور جب ساتہہ کسی بندی کے ارادہ شر کاکرتاہے توباب عمل کو بند کرکے باب جدل کو کہولدیتاہے امام مالک نے فرمایاہے ادرکت ھذہ البلدۃ وانھم لیکرھون ھذا الاکثار الذی فیہ الناس الیوم مراد اس سے مسائل خلاف مین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدھم کانہ جمل مغتلم یقول ھوکذا ھوکذا یھدر فی کلامہ۔ اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہاہے ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسیکا اونکے سوال کاکچہہ جواب نہین دیاکسی نے امام مالک سے کہاتہا آدمی عالم سنن ہوتاہے سنن کیطرف سے جدل کرتاہے کہاجدل کیون کرے سنت کی خبر کردے اگر سائل یاسامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال ومراء علم مین نور قلب کولیجاتا ہے مراء یعنی جہگڑنا علم مین دلکو سخت کردیتاہے اور باہم دشمنی پیداکرتاہے اکثر مسائل مین جواونسے پوچہے جاتے تہی کہدیتے کہ مین نہین جانتاہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی کلام لایطول ذکرہ معہذا کلام سلف وائمہ مین جیسے ہرسہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ ہین تنبیہہ ہے ماخذ فقہ ومدارک احکام پر بکلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول واسہاب کے ہوتاہے اور اونکی کلام مین ردّ اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ واحسن عبارہ موجود ہے جواوسکو فہم کرلیتاہے وہ اطالت کلام متکلمین سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہوجاتاہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیاہے کہ وہ کلام طویل اونکا مشتمل صواب پر متضمن نہین ہوتاہے جو صواب کہ انکی اس کلام مختصر مین موجود ہوتاہے سلف امت وائمہ ملت مین جس کسینے کثرت خصام وطول جدال سے سکوت کیاتہا وہ کچہہ بسبب جہل وعجز کے نہتا بلکہ علم وخشیت خداکی راہ سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم وتوسع کیا سوکچہہ اسلئے نہین کیاکہ وہ مختص تہی ساتھ اوس علم کی اور کوئی دوسرا عالم ساتھ اوسکے نہتا بلکہ وہ کلام وتوسع اونکا محبت کلام وقلت ورع کی راہ سے تہا کما قال الحسن وسمع قوما یتجادلون ھؤلاء ملوا العبادۃ وخف علیھم القول وقل ورعھم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے ہین ایک مردنے محمد بن سیرین کے ساتھ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتاہون جوتیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھ جھگڑا کرون تو مین عالم با بواب مرا ٹھیرون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمراء ہ ینت
ولکن لا اماریک ابراہیم نخعی کہتے ہین ما خاصمت قط عبد الکریم جزری نے کہا ہے ما خاصم ذو ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کر دیتی ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبد العزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا ابصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل دین مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہے وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ و علماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضیٰ و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا بہ نسبت کلام تابعین کے اکثر
تھا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تھے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پھینکا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق و باطل کے تمیز کر لیتا ہے پھر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محصلہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دی گئی تھی اور کلام مختصر کر دئے گئے
عطا ہوا تھا و لہذا کثرت کلام سے اور توسع کرنے سے قیل و قال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعث نبیا الا مبلغا و ان تشقیق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہو جائے رہی کثرت قول و تشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تھا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا اون کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعاً کہتے ہین ان اللہ لیبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ الترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع و موقوف آئی ہین عمر و سعد و ابن مسعود و عائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور باسط الکلام ہے علم مین کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے اب رجب
کہتے ہین ہم جہلہ مردم کے ساتھ مبتلا ہو گئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پہر ائمہ مین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین تبوعین سے بہی فاضل تر ہے حالانکہ اِس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو کیونکہ یہ فقہاء سبعہ نسبت اون لوگون کے جو اِنسے پہلے تہے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے آئے ہین بسبب اتساع قول کے اِنسے عالم تر ٹہیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو نسبت اِنکے اقل القول تہے جیسے ثوری و اوزاعی ولیث و ابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم وافضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بہی بہتر ہوئے جو اِنسے پہلے تہے جیسے تابعین و صحابہ کیونکہ وہ نسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام تہے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتہہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے طرف جہل وقصور علم کی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے انہم ابر الامۃ قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا وروی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف اِسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ وتابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہہی کہا ہے انکم فی زمان کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اِسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی شہادت ایمان وفقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگونمین اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے لوگونمین علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان و تعبیر کرتے ہین وھذا ھو الفقہ والعلم النافع غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال وحرام مین جو کہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا کیجاتی ہی اور جنکے نام ہم اوپر لیچکے ہین سو ضبط کرنا اوس شے کا جو اونسے مروی ہے اِس باب مین افضل علم ہے ہمراہ تفہم وتعقل وتفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکی زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ انہین کے کلام مین کفایت وزیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ واخصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم وتامل رکہتا ہے پہر اونکی

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعد ہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اوس تک نہین پہنچا پس جو شخص کہ علم کو اونکے کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہی اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پہر جو شخص کہ ارادہ انکے کلام کے جمع کرنیکا رکہتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل و علل سے حاصل ہوتی ہے جسکو اِس امر کی شناخت نہین ہی وہ جو کچھ نقل کرتاہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر حق و باطل ملتبس رہتاہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ وہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ اونکو سرے سے معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہاہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہے وہ علم نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور حقّمین تابعین کے کہاہے کہ انتَ مخیّر بین کتابته و ترکه چنانچہ زہری کلام تابعین کو لکہ لیتے تھے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پہر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے ابن رجب کہتے ہین ہماری زمانہ مین لکہنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید متعین تھا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہواہے پرحذر رہے اسلیئے کہ بعد انکے حوادث کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و نحو ہم کہ اونکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس بات کو ائمہ نے اپنے اگلونسے اخذ کیا تہا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین تعدلک داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہو اور ساتھہ بعض اوضار اہل علوم مذکورہ کے آلودہ و متلطخ نہو امام احمد نے فرمایاہے ناظر فی الکلام اِس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذبّ عن السنۃ کیون نکرین اور وہ جو محبین کلام محدث اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت اون لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتی ہین اور یہ لوگ اونکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت باللہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے دین کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتھہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

له وضر بعضو وَ رع او ضار
جمع

توابع ہین کہ اسمین خطر عظیم ہے اعیان ائمہ نے اِس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان
کہتے تھے پھر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک
کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقید فی روایۃ مشید علی الکتاب
والسنۃ فمن لم یقرء القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی بہ فی علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس
باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت ونفاق مین پڑ گئی اور یہ
دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے
رسل لائے تھے اونکا تنقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے
قائل ٹھیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر وفسق وعصیان کے مثل دعوی اباحت وحل محظورات شرایع
پھر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہ تھین بعض نے یہ اعتقاد کیا
کہ اِنسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا ورقص اور کسی نے یہ سمجھا کہ مراد انسے ریاضت نفوس ہے
جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

ز نکہت سحری شوق یار میخیزد جنون زسایۂ ابر بہار میخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس وتواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین
نہین آئی پھر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا ونظر محرم یہ
لوگ اِس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو ولعب ٹھیرالیا ہے ؎

واتی الغناء فکالحمیر تناهقوا والله ما رقصوا لاجل الله

تعریف علم نافع

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع اِن سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب وسنت کا اور سمجھنا
اونکے معانی کا اور مقید ہونا ساتھ ماثورات صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے معانی قرآن وحدیث مین ہے
اور جو کلام اونسے دربارۂ حلال وحرام وزہد ورقائق ومعارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتھ مقید ہونا پھر
اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پھر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی وتفہم مین وفی ذلک کفایۃ لمن عقل وشغل
بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت
چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگا کر توفیق تسدید وفہم والہام عطا فرماتا ہے اِسدم
علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وہی خشیۃ اللہ تعالی کا قال عز وجل انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور ابن مسعود وغیرہ نے

کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ علما وکفی بالاغترار باللہ جہلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فھو عالم ومن عصاہ فھو جاھل سلف صلحار کا کلام اس باب مین بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کیا کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسمار حسنی وصفات علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال و اعظام و خشیت ومہابت ومحبت ورجائے الہی کے مستلزم ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالے کو اعتقادات و اعمال ظاہرہ وباطنہ و اقوال مین سے کون سی شئے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت وغصہ فرماتا ہے سو جس شخص کو اس بات کا علم حاصل ہو جاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس چیز کو کہ وہ مکروہ ومسخوط وناخوش رکھتا ہے اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھہرا اور جب نافع ہو کر دلمین اوسنے جگہ ووقار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لئے خاشع اور شکستہ اور سامنے اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہو جائیگا اور جب دلمین خشوع وذل وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سی حلال پر دنیا سے قانع ہو کر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لئے موجب زہد کی دنیا مین ہو جائیگی اور سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچھ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت سے نزدیک اللہ تعالے کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر وغیرہ سلف نے اسطرح کہا ہے اور یہ مرفوعا بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچھ دعا کرے تو قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الہی یعنی قدسی مین آیا ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ الی قولہ فلئن سألنی لاعطینہ ولان استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ الحاصل شان اسمین ہے کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعا ومناجات ولذت خدمت الہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن ورد سے کہا تھا ھل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ھم پھر جب بندہ اس انس وحلاوت کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھہرتا ہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہو جاتی ہے کہ

جب کچھہ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھہ چاہے تو دیا جائے جسطرح کہ شعوانہ نے فضیل سے کہا تہا اَمَا بینک وبین ربک اذا دعوتہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد وکرب مین اندر دنیا وبرزخ وموقف کے واقع ہوتا ہے پہر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ ان سب مین کو اوس سے کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس مین اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرّف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحمہ سے کہا تہا کہ ما الذی ہیجک الی الانقطاع وذکر الموت والقبر والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھہ اوسکے ہاتہ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد ورب کے شناسائی کرا دے اور اوسکی طرف راہ یاب کرے یہانتک کہ وہ نرے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتہہ مانوس ہوجائے اور اوسکے قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکہہ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم لوگون سے اوٹہہ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچھہ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اوترتا ولکن جب دل مین واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تھے علما تین طرح پر ہین ایک عالم باللہ عالم بامر اللہ دوسری عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم اوّل ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قربت پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ اثر اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شئ وان فتک فاتک کل شئ وانا احب الیک من کل شئ ؎

لکل شئ اذا فارقتہ عوض ... ولیس للہ ان فارقتہ من عوض

ذوالنون رحمہ ان ابیات کو وقت شب مکرر پڑہا کرتے تھے ؎ اطلبوا لانفسکم ... مثل ما وجدت انا

قد وجدت لی ساکنا ... لیس فی ہواہ عنا ... ان بعدت قربنی ... او قربت منہ دنا

امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و محبت وقرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص ساتھ اِن دونون علمون کے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع
و دعاء مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ اُن چار چیزون مین جا گرا جنسے رسول
خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہوگیا اوسنے اپنے علم سے کچہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے
دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑہ گئی اور
وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اسکے
مسخوط و مکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اِس لایق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تہا
یعنی متلقی تہا کتاب و سنت سے اور اگر تلقی اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تہا
اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین
ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اِس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرنے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات
علما و مماراۃ سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو
اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ ہے آگ ہے یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت خدا و طلب خدا
و اعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اِس سے کچہ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہوچکا لوگون سلاطین
اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے ہین آپنے لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع
کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہونا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح
کہ اہل کتاب اِس کا ادعاء کرتے تھے یا قرامطہ و باطنیہ و نحوہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تہا حالانکہ یہ شیون
برخلاف شیوہ سلف صلحاء کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تھے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب
لگاتے تہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن
ہون تو وہ کافر ہے اور جو یہ کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص
حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد امر نہین ہوتا اور حقگو پر متکبر بنتا ہے خصوصاً جبکہ وہ قائل حق والون کی
آنکہو نمین اِس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکہتا ہے اِس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے
متنفر و پریشان نہو جائین اِسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت حقارت
علے رؤس الاشہاد کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کرکے اوسکی ستایش و
مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلماء نے اسپر تنبیہ

علامات علم غیر نافع

کی ہے ایسا شخص بسبب قبول و استحلا مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان مدح سے ایک شغل شاغل مین ہوتا ہے و ازانجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے کوئی حال و قال نہین دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہین اور کسی شخص پر تکبر نہین کرتی حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاہد فی الدنیا والراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ دوسری روایت یون ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ اللہ اس کلام اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یون مروی ہین کہ اونہون نے کہا ہے اہل العلم النافع کلما ازداد و امن ہذا العلم ازداد واللہ تواضعا وخشیۃ وانکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہیئے کہ اپنے سر پر خاک ڈالی اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑہیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

درخاک بیلقان برسیدم بعابدے — گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ — یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑہکر دنیا یہی ریاست و شہرت و مدح ہے اس سے دور رہنا اور اوس سے بچنے مین کوشش کرنا علامت ہے علم نافع کی پھر اگر کچھہ اسمین سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہیئے کہ عاقبۃ الامر سے خوف شدید مین رہے خیال کرے کہ کہین یہ بات میرے ساتھہ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام اور آوازہ جب خلق مین مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس شخص کو جو مخالفت سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضبا للہ ہوتا ہے نہ غضبا للنفسہ اور نہ بقصد رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگون پر اور اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت کے اوپر نہین ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح و ارذل خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگون کو جو اس سے پہلے گزرے ہین اور علما تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھہ اوسکے

اور اساءت ظن ساتھہ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون میرے ایک معاصر نے اپنی ایک رسالہ
مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھہ کر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے
لکن مینے اونسے نہین پوچھے انتہے حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ
حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرۃ تھے لکن زُہد و فخر و خیلا ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کرتا ہے
اللہ تعالےٰ ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو
طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر و اہل صدر اول کے صفا و پاک رکھے اللہم آمین ابن رجب کہتے ہین اہل
علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھہ حسن ظن رکہتے ہین اور اپنے دل
اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجہ
تک نہین پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بہگ تک بھی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی
اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باھل ان نذکرھم
فکیف نفضل بینھم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرھم　　لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل
جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ
فضل میرے ساتھہ مختص ہے مجھسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہ
اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سے سلف کی براہ
ورع و خشیت الٰہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک
قوم کو دین مین ممارات کرتے ہوئے دیکھہ کر کہا تہا اما علمتم ان للہ عبادًا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر
عیّ ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا
تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا
من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء
مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار برآء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ
بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ھم حیثما لقیتہم مھتمون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق
رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ
والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھہ کثرت کلام کو نہین کہتے ہین بلکہ بیان نام ہے قول فصل
کا امر حق مین اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت
سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گھٹ جاتا ہے اور آخرت مین بسبب ونکے ذکر سے زیادہ تر عزت
پاتا ہے رحصہم حیا وعی لسان عون بن عبد اللہ نے کہا ہے کہ حیا وعفاف وعی لسان نہ عی قلب اور نہ عی
عمل ایمان سے ہین یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہو جاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت
آخرت کی بڑکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بھی مروی ہے
بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان و عاجز
ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے
کہ سکوت اونکا ضروب کلام وکثرت جدال خصام وزیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھہ عی وجہل و
قصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع وخشیت اللہ سے تہا وہ لاینفع کو چھوڑکر نفع مین مشغول تھے ومن حسن اسلام
المرء ترکہ مالایعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین مین تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن وحدیث وزہد ورقاق
وحکم ومواعظ وغیر ذلک مین جسمین انہون نے کچھہ کلام کیا ہے پس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے
اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال وبحث وجدال وقیل وقال مین داخل ہوگا اگر انکے
فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے آیاس بن معاویہ نے کہا ہے
جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہین جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اوسسے کہا بھلا تم مین کیا عیب ہے
کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل اور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال
مبین اور خسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان زمان فاسدہ مین یا تو انسان اپنے نفس کے
لیے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹھیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمان کے
عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ مین کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ
کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہیے اور جو راضی نہین ہے
مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول مین داخل ہے من طلب العلم لیباھی

به العلماء او یماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه فلیتبوء مقعده من النار
وہیب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے ان اول ما یسعر به النار ثلاثة احدھم
من قرء القرآن وتعلم العلم لیقال ھو عالم وقاری فیقال له قد قیل ذلک ثم امر به فسحب علی وجهه حتی
القی فی النار پھر اگر نفس اسپر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین علم کرنے لگے اسلئے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پھر اسنے استبدال ادنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تھی اور درجہ علماء سے
منتقل ہوکر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا ولہذا بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر به مع الانبیاء لا مع الملوک فان العلماء یحشرون مع الانبیاء والقضاة یحشرون
مع الملوک مومن کو ضرور ہے کہ تھوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پھر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما یصبر ومن جزع فما اقل
ما یتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

یا نفس ما ھی الا صبر ایام کان مدتها اضغاث احلام
یا نفس جوزی عن الدنیا مبادلة وخل عنها فان العیش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا یسمع اللھم انا نعوذ بک من ھؤلاء الاربع ف اس جگہہ تامل کرنا چاہئے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تھی اونہون نے اللہ کی آیات کا شاہد کیا تھا جیسے زندہ ہو جانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پھر اونکے دل کسطرح مدام کے لئے سخت ہوگئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کر دیا ہمکو اونکے ساتھہ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کیا فرمایا الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله وما نزل من الحق
الی قوله فاسقون اور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم میثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسیة یعنی بہ قسوت قلوب عقوبت تھی اونکی نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہ تھی کہ مخالفت امر کی وارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

کر چکے تہے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پہر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی مواضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت وموعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گئے تہے
ترک کر دیا اور اپنا نصیب وحصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہو جاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کر کے الفاظ
کتاب وسنت کو اونکی جگہون سے پہیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتہہ تلطف کرتا ہے کبہی حمل اونکا
مجازات مستبعدہ لغت ونحو ذلک پر کرتا ہے اور کبہی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتے
ہین اور اوسکا نام جاہل رکہتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول دیانات مین کلام کرتے
ہین اور فقہاء رای ہین یا صوفیہ فلاسفہ ومتکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوچکی
ہے اب انکے دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سیکہتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکہتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وھولاءلہم
نصیب من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ ہم غافلون انکو حامل اسبات پر شدت محبت
وعلو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب اور اپنے نفس اور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتہہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب وسنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ انمین جو
قرآن وحدیث سے باہر نکلے تہوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگونمین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچہہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب وسنت کے پہیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو سبب فتح ابواب ربا مین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچہہ پروا محرمات واستحلال
محارم خدا کے ساتہہ اونے حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈہال تہی وہلاے

الله الذین آمنوا لما اختلفوا فیه من الحق باذنه والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم
تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالے کا یہ عبارت مجکو بطور ایک رسالہ مختصر کے ملی تہی اوسمین
بعد حمد ونعت کے یہ کلمات لکھے ہین هذه کلمات مختصرات فی معنی العلم وانقسامه الی علم نافع
وعلم غیر نافع والتنبیه علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول والله المستعان وعلیه
التکلان ولاحول ولاقوة الا بالله مینے بیان علم نافع وغیر نافع کا قبل اسکے کتاب حیارہ وغیرہ سے مقدمہ
رسالہ ضوء الشمس مین لکہا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ نصب الذریعہ مین ضبط کی ہے
لکن جو کہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ ومختصر ہاتہ لگی اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا
مقرر کیا گیا ولله الحمد

فصل بیان مین مذاہب اہل اسلام کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسے بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب وعجم اہل شرک اور بت پرست عابد غیر اللہ
تہے مگر بقایا ئے اہل کتاب اللہ تعالے نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف ساری جہان
اور کافہ مردم کے رسول بناکر بہیجا جب قریش نے آپکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کرکے مدینہ مین آئے
تو ہر وقت لوگ اونکو گہیرے رہتے تہے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تہے کوئی بازارون
مین حرفہ کرتا تہا کوئی کہجور کے باغ رکہتا تہا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تہی اسلئے جو
شخص جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکہتا اور جو اوسوقت حاضر
نہوتا اوسکو ان ارشادات کا علم نہوتا جو اوسکی غیبت مین صادر ہوتے تہے اسلئے بعضی بات کسیکو اور
کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہوتی بلکہ جوبات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ
پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ مین خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تہے بعد انتقال نبوی کے جب ابو بکر رضی
اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت واہل شام وعراق کے نکل گئے تہوڑے سے
مدینہ مین باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن یا حدیث
مین وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر اونکے پاس بہی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بھی رہے سہے صحابہ متفرق
ہوگئے کبھی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا
وہ چار ناچار اجتہاد کرتا پھر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک
شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین
کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ
تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹھ کہڑے ہوئے
اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قایم
ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑ گیا اور
عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق
پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا
اور ابو یوسف رح ۱۷۰ھ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا
تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو ۱۸۰ھ مین جسکو یحیی بن یحیے
اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی
تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پھر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پھر جب سحنون
قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ ۱۶۳ھ مین
تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا بہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے
مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے ۲۶۳ھ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی
پر تہے پہر ۳۵۸ھ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی
سے ہے ۵۶۴ھ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال
کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پہر محمود زنگی نے تعصب کرکے مذہب حنفی کو
کو رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا ہذہ احوال
المذاہب عن ادلها الی اخرها **ف** اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ
شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

وارض حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہوگئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی اب تک یہی حال ہے دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچھہ بہت چرچا نہ تہا پہر آخر دولت مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے سنہ ۶۶۵ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب وعقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب اربعہ وعقیدہ اشعری آن لوگون کے لئے مدارس وخوانق وزوایا وربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو اس مذہب وعقیدہ پر نہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدہ قضا نملتا نہ اوسکی گواہی قبول ہوتی نہ اوسکو خطابت امامت تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا مقریزی کہتے ہین وافتی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہے مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب وتحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لکن منحصر نہین ہے اگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث وظاہریہ بہی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب وسنت پر لا باس بہ ہے تو ہوسکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے

ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہوچکا تو اب حال فرق واختلاف عقائد خلیقہ کا بہی اجمالاً معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین مرقوم ہوچکی ہے جن لوگون نے اصول ودیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دش گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ یعنی مجوس چوتہے طبائعیین پانچوین صابیہ چہٹے یہود ساتوین نصارے آٹہوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین مین قرامطہ بہی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفت حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الٰہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی ثلاثا وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون ہالکۃ وواحدۃ ناجیۃ رواہ اہل السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدی وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفرقت النصاری علی احدی وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ رواہ البیہقی وقال حسن صحیح واخرجہ الحاکم وابن حبان فی صحیحہ

بنحوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ وقال ھذا حدیث کبیر النفع فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو وعوف بن مالک دفعا بعثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج آئین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر ہین اور اکثر افراق اہل سنت کا فقہیات
مین ہے اور تہوڑا سا اعتقادات مین تہے چار فرقے باقی سوا ونمین کسیکا ساتہہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان ہین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرام
ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور ابعد انمین اصحاب ابوہذیل
بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ تہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبداللہ بن یزید
اباضی ہین اور ابعد انمین ازارقہ تہے بطیخیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات الٰہیہ
مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولاً ووجوباً قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچہہ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالےٰ کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد من قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین
مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
ولہٰذا یہ بات کہتے ہین کہ لا یضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لا ینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعدو رجا ونفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چہٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فے النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے
نفی واثبات وعدو وعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامہ خوارج اسکو کافر کہتے ہین نہ

مشرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اسیات پر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار حائک یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے ہین آٹہوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا و قدر مین باوجود قدر سے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت و صفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی و بغض شیخین و عثمان و
عائشہ و معاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو نواصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع
حروراء نام ہین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابو بکر و عمر و بغض علی مین غلو ہے مقریزی
نے کہا ہے ولا اجهل منهم فانهم القاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دہ گانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال اباطیل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہو چکا ہے **ف** حقیقۃ حال
عقائد اہل اسلام ابتداء ملت اسلامیہ سے تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بنا کر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شئے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ امر و نہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
و جنت و نار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات الہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال و حرام و ترغیب و ترہیب و احوال قیامت و ملاحم و فتن کے منقول ہوئے
ہین اور وہ اوین احادیث و آثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات و کثرت عدد یہ بات وارد و مروی و ماثور نہین ہے کہ اوسنے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات الہیہ مین سے جو قرآن کریم بلسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم و قدرت و حیاۃ و
ارادہ و سمع و بصر و کلام و جلال و اکرام و جود و انعام و عز و عظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید ونحو ذلک مع نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہی
اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تہی مع ذلک کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ ومسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گزر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذاب عال د اللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علیؓ نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم بسبب اوسکے
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی آسی اثناء مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا ۲۶۴ھ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اس مذہب نے بڑا
شیوع پکڑا **ف** مامون خلیفہ ہفتم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کر کے عربی مین ترجمہ کرائین کچہ
اوپر ۲۰۰ھ ہجری سے انتشار مذاہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ وقرامطہ وجہمیہ وغیرہ جہک پڑے مقریزی کہتے ہین
فابخر علی الاسلام واهله من علوم الفلاسفة ما لا یوصف من البلاء والمحنة فی الدین و عظم
بالفلسفة ضلال اهل البدع وزادتهم کفرا الی کفرهم ۳۳۴ھ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور ۴۳۳ھ
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع نے خوب قوت پائی عراق وخراسان وما وراء النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہوگئے ادہر افریقیہ وبلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہوگیا ۲۵۰ھ

مین انکی سعی سے مذاہب رفضہ عامہ بلاد مغرب و مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و جمیع عراق و بلاد خراسان
و ماوراء النہر و بلاد حجاز و یمن و بحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن و حروب و مقاتلات
رہے پہر مذاہب قدریہ و جہمیہ و معتزلہ و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ نے شہرت پکڑی ساری
زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر و قطر نہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تہے ابو الحسن
اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال
و اثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابو بکر باقلانی مالکی ابن فورک ابو اسحق اسفرائنی
ابراہیم شیرازی امام غزالی ابو الفتح شہرستانی فخر الدین رازی وغیرہم ۳۸۰ھ سے یہ عقیدہ عراق مین پہیلا پہر
شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار رہا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد
فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون مذہب الحنابلۃ اتباع
الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لایرون تاویل ما ورد
من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق و اعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابو العباس
احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی رح کے ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے
اور رد کرنے مین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلم کہلا انپر اور رافضہ و صوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حق مین دو
فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کی عامل ہوئے اور انکو شیخ
الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ پہچانا دوسرے گروہ نے تبدیع و تضلیل کی اور بابت اثبات صفات
کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنمین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا
جنمین کہ سلف نہ تہا و کانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لایخفی علیہ شیء
فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع ابتک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہے کلامہ ف درمیان اشاعرہ
و ماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور
ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ
کچہہ اوپر دو سو مسئلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچہہ تباین و تنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے
کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی وللہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ
عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفوًا ولک عفوًا بلا تکلف

مشقۃٍ ولا ببذلِ مجہودٍ ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہٖ انتہی حاصلہ
مین کہتا ہون امام ابو الحسن اسمعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابو موسیٰ اشعری بصری رہے ہین
سنہ ۲۶۰ یا سنہ ۲۷۰ مین پیدا ہوئے سنہ ۳۲۴ بلکہ بغداد مین وفات پائی **ف** اللہ تعالیٰ نے خلق سے اپنی
شناخت چاہی ہے لقولہ تعالیٰ وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون
ہے اللہ نے خلق کو پیدا کرکے زبان شرایع پر آپکو پہچنوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی
معرفت خدا کی حاصل کی بعثت انبیاء وانزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالیٰ کے اس طریق
سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب وافتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتی
تہے یہی تنزیہ عقلاً مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اپنے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ
عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلۂ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت
جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان
موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر وتحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لئے اوتارے ہین کہ عقول
بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے تون جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ
استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اون
عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع
دیوے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس منت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ
جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل وسنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالیٰ
تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار ہین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت
قرآن وحدیث کے کہ بموجب احکام وآثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم
اللہ تعالیٰ بصائر سے کشف عطا فرما کر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ
سے کرتا ہے **ف** سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت
کرنا اور نکا نقل کرنا اونکا پہچاننا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات
پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر

ولقوله تعالیٰ قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد اس سورت کا نام
سورۂ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعظیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہے
یہانتک کہ اوسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلیئے کہ یہ سورت گواہ ہے الله کی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام
سورۂ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ خلق کے نہین ہے
لیس کمثله کا کاف زائد ہے حرف کاف وکلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے ہین الله تعالیٰ نے
دونون کو جمع فرماکر نفی کی ہے سو جبکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف عن التشبیہ پر ثابت ہے تو الله کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھ باقی نرہا مگر نفی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ ایک قوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے دوسرون نے کہا علت ہے اسطرح کا الحاد
اسماء الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اوسپر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پھر ائمہ مسلمین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچین اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جون کا تون روایت کیا اور کسی شے کی اونمین
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تہا ان الله لیس کمثله شیٔ وهو السمیع البصیر
اس سے ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی کہ مراد الله تعالیٰ کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق
وتکلم وتلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول وتداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
مین غصہ ہو اور ذکر ان صفات کا دلمین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع وعناد
علل وغیرہ مبتدعہ کے آثار کے مقتفی ہین اسی لیئے الله تعالیٰ نے اپنے نفس کریمہ کا وصف اپنی کتاب مین کیا
ہے اور حضرت نے الله کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جب
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثله شیٔ وهو السمیع العلیم وانه احد صمد لم یلد ولم یولد
ولم یکن له کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہے حلوق مین معطلہ
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الاثبات امکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے ہمکو یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو الله تعالیٰ کا اجلال اثبات سے مانع ہے کہ اونکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان ہو

اور جب کہ قرآن عظیم ساتہہ کسی ایک صفت کے منجملہ ان صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید الله فوق
ایدیہم تو اسکے نفس تلاوت سے ہر سامع معنے مراد کو سمجہ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا
بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اسد پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تہے اوسپر اسد
نے یہ آیت اوتاری تنفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے اِن آیتون کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوے مین کہ استوا
اسجگہ بمعنے استیلاء ہے حالانکہ اِس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتہہ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
اسد تعالے کے جلال کی اِس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات
جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اِس
بات کے کہنے سے کہ مشترک ہین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اسد تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ اِن احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے
کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف اِن حدیثونکی
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسد تعالے نے جب
ذکر اوس مخلوقات کا جو کہ متولد ہے ذکر وانثے سے اِس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً و من
الانعام ازواجاً یذرؤکم فیہ تو اسد پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلو نمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا
لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوئے سبب اُسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتہہ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تھے اسیلیے آپ کو احرار و ابنا اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجہتے تہے جب اُنپر
محنت زوال دولت کی ہاتہہ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تہے تو
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتہہ چال کید و مکر کی
چلین اسلئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اسد نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا اوس
سردار فرس کے جو اِس کام کے ساتہہ قائم تھے سنفاد و استنیس و مقنع و بابک وغیرہم ہین آنسے
پہلے قصد اِس کید کا عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سروج نے کیا تہا پہر یہ صلاح ٹہیری کہ لڑنے سے کچہ کام
نچلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اِسلئے ایکقوم فرس نے اظہار اسلام کا کر کے اہل تشیع کو اپنے ساتہہ

ہموار کیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو مظلوم ٹہراکر استبشاع ظلم کیا پہر طرح طرح
کی راہین اور چالین چلکر اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اتار دی کہ ایک
مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا اخذ کرنا روا نہین
ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کی کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے
واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کر دئیے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرایع کو ساقط ٹہرا دیا
چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہا دیا کہ سترہ
نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبد اللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے
کے اسی کا قائل تہا پہر عبد اللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام
کے کیا اصل مین بہڑکانیوالا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند
طوائف کو اوسکے گروہ مین سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین
اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین وہ حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے
کہ اللہ کا دین ظاہر ہے اوسمین کوئی باطن نہین ہے اور جو ہر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین
ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ
اور نہ کسی شخص اخص کو زوجہ یا ولد عم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چمڑی
والے سے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا
سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہوئی جو شخص
اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل
ہر بدعت کی دین مین بعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدریہ
نے قدر مین مبالغہ کر کے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہرا دیا اور جبریہ نے مقابلہ قدریہ مین بالکل فعل و اختیار
عبد کو سلب کر لیا معطلہ نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہرا دیا
مشبہہ نے مقابلہ معطلہ کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا عیاذاً باللہ مرجیہ نے سلب عقاب
کے اندر مبالغہ کیا معتزلہ نے تخلید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبیہ کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے
ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹہرا دیا سنیہ نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضہ کا مبالغہ تاخیر ابو بکر مین یہانتک

ہوا کہ اونکو معاذ اللہ کافر کہدیا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شرو عناد و بغی و فساد مین اقصٰی نمایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض و تلاعن ہوا اموال کو حلال سمجھہ لیا دماء کو مباح ٹہیرالیا دولتون سے انتصار کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدھم اذا بالغ فی منازع الاٰخر فی القریب منه فان الظن لا یبعد عن الظن کثیرا ولا ینتھی فی المنازعة الی الطرف الاٰخر من طرفی المقابل لکنھم ابوا الا ما قدمنا ذکرہ من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربك انتھی کلام المقریزی

فصل بیان مین اون فرقون کے جو راہ حق سے گمراہ ہوگئے مین

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن عوف ہے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل ولتاخذن مثل اخذھم ان شبرا فشبر وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل افترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انھا افترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلھا ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم دوسری حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ہے رفعًا تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمھا فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیھم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعًا ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة

قالوا وما تلك الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لکن معانی سبکے متقارب ہین مین کہتا ہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعًا یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة پہر فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا ہے
حضرت کے زمانہ مین نہ تہا اور نہ زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی مین رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانۂ نبوت کو گزر گئے اور صحابہ وتابعین وفقہاء سبعہ وفقہاء مدینہ وعلماء امصار قرناً بعد قرن فوت
ہوگئے اور اونکے مرنے سے علم مقبوض ہوگیا مگر شرذمہ قلیلہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اللہ نے اس گروہ کے سبب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر مین رفعاً آیا ہے ان الله لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیهم ولکن یذهب بالعلماء فکلما ذهب عالم ذهب بما معه من العلم حتی یبقی من
لا یعلم فیضلون ویضلون دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہ ہے ان الله لا یقبض العلم انتزاعا من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤساء جهالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا مین کہتا ہون کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف مین رفعاً آیا ہے ان الدین بدأ
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من سنتی من بعدی مین کہتا ہون اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیه سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ مین فرمایا ہے فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها
وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجه حاصل تہتر فرقون کی
وہ تہتر فرقے ہین اہل سنت وخوارج وشیعہ ومعتزلہ ومرجئہ ومشبہہ وجہمیہ وضراریہ ونجاریہ وکلابیہ
٣٢ اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ چہہ فرقے اور مرجئہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس
فرقے اور جہمیہ ونجاریہ وضراریہ وکلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
خبر حدیث کے انمین فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آئے گا اس
فرقۂ ناجیہ کا نام قدریہ ومعتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلیئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
کی مشیت وقدرت وارادہ دخلق مین ہے اور مرجئہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلیئے کہ یہ ایمان
مین استثنا کرتا ہے اور ہر ایک انمین کا یہ کہتا ہے انا مؤمن ان شاء الله تعالی اور رافضہ نے اسکا

نام ناصبیہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتہہ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا
نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالے کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچہہ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پہر منجملۂ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المكلفين اذا قال لا اله الا الله محمد رسول الله و فعل بعد ذلك سائر المعاصي لم يدخل
النار اصلا وان الايمان قول بلا عمل والاعمال الشرائع والايمان قول مجرد والناس لا يتفاضلون
في الايمان وان ايمانهم وايمان الملائكة والانبياء واحد لا يزيد ولا ينقص ولا يستثنى فيه
فمن اقر بلسانه ولم يعمل فهو مؤمن پہر فرمایا ہے واما الحنفية فهم بعض اصحاب ابي حنيفة النعمان
ابن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله و رسوله وبما جاء من عنده جملة على ما
ذكره البرهوتي في كتاب الشجرة انتهى الغرض داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے الله نے
جنت کو پیدا کرکے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا ہے اور دنیا کو
پیدا کرکے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
انہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا
العالمون ان امثال کو علما باللہ سے تفہم کرتے ہین فليس في الدنيا نعمة ولا شهوة الا وهي
انموذج الجنة وذوقها وليس فيها آفة ولا نقمة الا وهي انموذج النار وذوقها مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ یہ اب تک دنیا مین موجود ہین واسطے حصول
ابتلا کے حق و باطل ہین ليميز الله الخبيث من الطيب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

عقیدہ حنفیہ

کہ بجو بی دریافت کرلے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد مین موافق فرق ضالہ کی ہو جاتے ہین اور انکو خبر بھی نہین ہوتی اور وہ آپکو حق پر گمان کرتے ہین حالانکہ وہ باطل پر ہین جب آنکھہ بند ہوگی تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرے ہین ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۔۔۔ کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلی ای دین تداینت ۔۔۔ وای غریم فی التقاضی غریمها

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام مین لکھا ہے ولیحذر من العمل بمواضع من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویة له وغیر ذلك من توالیفه فانها اما مدسوس علیه او وضعها اوائل امره ثم رجع عنها کما ذکره فی کتابه المنقذ من الضلال وکذلك یحذر من مواضع فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قوله الله تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرة فی کلام ابن میسرة الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیه ولیحذر من مطالعة کلام منذر بن سعید البلوطی فانه مخلط بکلام اهل الاعتزال لما عاشرهم حین رحل الی بلاد المشرق ومن مطالعة کتب ابن برجان وکذلك مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضها کفر صراح وکذلك یحذر من مطالعة کتاب اخوان الصفا وهو مشتمل علی اثنین وخمسین رسالة وهو تالیف المجریطی وقد ذکروا انه کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلك یحذر من مطالعة کلام ابراهیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعة قصیدة عبد الکریم الجیلی التی رویها العین المضمومة ومن جملتها ؎ قطعت الوری من نفس ذاتك قطعة ÷ وما انت مقطوع ولا انت قاطع فانه لفظ لا یجوز اطلاقه علی الله تعالی مطلقا ومن مطالعة کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو مراقیه عن الفهم وکذلك تائیة سیدی محمد وفا ولیحذر کل الحذر من مطالعة کتب محمد بن حزم الظاهری الابعد التضلع من علوم الشریعة لاسیما ما فیها مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی والحقائق لانه رحمه الله لم یکن له ید فی هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم یحسن کلامه فیها وکذلك ینبغی ان یحذر من مطالعة کلام المتفیل بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا من مطالعة کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه لعلو مراقیها ولما فیها من الکلام المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیة فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاهر

عن شيخه عن الشيخ بدر الدين بن جماعة انه كان يقول جميع ما فى كتب الشيخ محى الدين
من الامور المخالفة لكلام العلماء فهو مدسوس عليه وكذلك كان يقول الشيخ مجد الدين
صاحب القاموس فى اللغة ويحذر ايضا من مطالعة كتب عبد الحق بن سبعين لما فيها
مما يوهم الحلول والاتحاد والتشبيه واقوال الملحدين ومنع بعضهم من سماع كلام
سيدى عمر بن الفارض فى التائية والجمهور على جواز ذلك مع التاويل انتهى ؛
مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچھ من اولہا الی آخرہا لایق احتراز
کے نہین ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن
تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادہ فاسد ہین فلسفت واحادیث موضوعہ ومسائل کلامیہ ونحوہا
لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو اون مواد فاسدہ سے پاک کرکے احیاء الاحیاء نام خلاصۂ کتاب ربع حجم مین
بہت خوب لکہی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم وعمل تھے نسبت اونکی کتابون کے جو کچھ کہا ہے وہ محتاج نظر
ہے مقلدین مذاہب اکثر اونکو بسبب ترک تقلید وایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ لنفس الامر مین یہ بات
نہین ہے ولا یضاہم ذلک موضع اخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فہذہ عدة نصائح وتحذيرات
فاعمل يا اخى بها وعليك بمطالعة كتب الشريعة من حديث وتفسير وفقه والاقتداء بائمة الدين
من الصحابة والتابعين وتبع التابعين ومقلديهم من الفقهاء والمتكلمين رضى الله عنهم
اجمعين واياك والاجتماع بهؤلاء الجماعة الذين تظاهروا بطريق القوم فى النصف الثانى من
القرن العاشر من غير احكام قواعد الشريعة فانهم ضلوا واضلوا بمطالعتهم كتب توحيد القوم من غير
معرفة مرادهم وقد دخل على منهم شخص وانا مريض ولم يكن عندى احد من الناس فقلت له من تكون
قال انا الله فقلت له كذبت فقال انا محمد رسول الله فقلت له كذبت فقال انا الشيطان وانا
اليهودى فقلت له صدقت فوالله لو كان عندى احد يشهد عليه لرفعته الى العلماء فضربوا عنقه
فالحمد لله الذى عافانا واخواننا من مثل ذلك فالله تعالى يوفق
الاخوان ويبقى لاهم انتهى مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب
ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور اونکے اعمال کا متقی
رہیگا یا بہ لحاظ اونکی سیرت پر تہے اونکی راہ پر چلیگا وہ انشاء الله تعالے ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت مین نہ اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء زاہدین عن الشریعۃ مین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد سنہ ۹۵۰ کے منع کیا ہے یہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود کے اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر جولاہا آپکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پھر مین بعد ہم کا تا زمانہ حال کیا ذکر ہے اسیطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعے سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع ہند نے تالیف کیا ہے
اونمین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب و شتم کا بحق اکابر
دین کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیاء مین مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ سلمہ نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا ناصحین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فی الحال جابجا اس ملک مین دستمال عوام و خواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطورا اسی انعام
کہ ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جنکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر عاطر رکھے واللہ الہادی علیہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین مسئلہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالی
ایک ہے لیکن نہ بطریق عدد بلکہ اس طریق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور نہ کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جنا گیا اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے نامون اور صفتون ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشاء ابداع
صنع وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول
ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ محدث ہین نہ مخلوق اور جو کوئی اونکو مخلوق
یا محدث کہے یا اونمین توقف و شک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا
ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتہہ قرآن
کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین
اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون و ابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے بکو
اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسے علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے
نہ اون لوگون کا کلام موسے علیہ السلام نے اللہ کا کلام سنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسے سے بات نکی تہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا
نکی تہی پہر جب موسے سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین
برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہماری سے علم کے ساتہہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت
کے ساتہہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سنتا ہے نہ ہمارا سا سننا ہم بات
کرتے ہین آلات و حروف سے وہ بلا آلہ و حرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق
اللہ ایک شے ہے مگر نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض اوسکیلئے نہ حد
ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات
بلا کیف ہین کوئی یہ نکہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول
تو اہل قدر و اعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب و رضا بہی اوسکی دو صفتین بلا
کیف ہین اللہ تعالے نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیاء
کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر و مقضی کیا ہے دنیا و آخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت
و علم و قضا و قدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا و قدر
و مشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود
مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر فنا ہوگی
اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

اوسکے حادث ہو لکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات مین حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم
پیدا کیا تہا پہر اونکو مخاطب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار و مکر جانی سے نہ مانا اللہ نے اوسکو مخذول
کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ۴ آدم کی ذریت
کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی اونکا
ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار
و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے کفر پر مجبور نہین کیا ہے
اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص پیدا کیا یہ ایمان و کفر عباد کا فعل ہے
اللہ تعالے کافر کو حال کفر مین جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان مین بہی پہچانتا
ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچھہ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت
و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالیٰ اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا
و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا
اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب بہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی
ہین نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیا علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و
کفر و قبائح سے ہان اونسے زلات و خطیات ہوتے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب اور بندے اور رسول اور
نبی اور برگزین اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہین کیا
اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیونسے بہتر بعد حضرت کے ابو بکر صدیق ہین
پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک
کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتھہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہین کہتے
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہین کرتے
بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزونپر سنت ہے اور
نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کی جائز ہے ہم یہ نہین کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہین
کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے
مسلمان اوٹھہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیان مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ ہمتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اوسکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اللہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اوسپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک و کفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہی چاہی اوسکو عذاب کرے چاہی اوسے معاف کردے لیکن ہمیشہ اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین آ گہستی ہے تو اوسکا اجر باطل کر دیتی ہے اسی طرح عجب پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعداء خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ اخبار
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات اور کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکہتے ہین اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے تو وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان و کفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن و جائز ہے ۱۰ اللہ تعالےٰ قبل تخلیق و ترزیق کے خالق و رازق تہا آخرت
مین اوسکی رؤیت ہوگی مومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکہونسے بلا تشبیہ و کیفیت دیکہین گے درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان و زمین
والون کا زیادہ و کم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم و بیش اسلام
کہتے ہین اللہ کے اوامر ماننے اور بجالانے کو سو لغت کی رہ سے تو درمیان ایمان و اسلام کے فرق ہے
ولیکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایکسا ایسا نام ہے جو ایمان و اسلام و سارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیئے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیئے ویسی کر سکے ولیکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے وہ
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے سارے مومن معرفت و یقین و توکل و محبت و رضا و خوف و رجاء و ایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ
اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے
کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ۱۴ شفاعت انبیاء کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون و اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے اور بدلا جھگڑنے والو نمین نیکیون کے ساتھہ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان نہونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے اور بہشت و دوزخ آجکے دن موجود ہین کبھی اونکو فنا نہوگی اور نہ حورعین کو موت آئیگی اور نہ کبھی اللہ کا ثواب و عقاب فنا ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے کہ اوسکو مخذول کردیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے کہ شیطان بندہ مومن سے جبراً و قہراً ایمان کو سلب کرلیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چھوڑ دیتا ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کرلیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علمار نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عز اسمہ کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اور یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عزوجل بلا تشبیہ و بلا کیفیت اللہ کا قرب و بعد براہ طول و قصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت و اہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ سے قریب ہے بلا کیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلا کیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسایگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلا کیف ہے ۱۹ قرآن اللہ کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین بابت فضیلت و عظمت کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ کے جلال و عظمت و صفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصۂ کفار اونمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسمار و صفات عظم و فضیلت مین یکسان ہین درمیان اونکے کچہ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابوطالب کافر مرے اور قاسم و طاہر و ابراہیم حضرت کے فرزند تھے اور فاطمہ و رقیہ و زینب و ام کلثوم آپکی بیٹیان تہین **ف** انسان پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچھے لکن اوسکو

تاخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کرنے مین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہوجاتا ہے ۱۲
خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب
کا مغرب سے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار
صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالیٰ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا
ترجمہ فقہ اکبر کا اسکے بعد امام اعظم رح نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب
اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا
نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ۱ ایک ایمان ہے یہ اقرار
کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان
ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو
سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالیٰ نے حق مین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے
نہ گہٹے کیونکہ زیادت ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت
کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہوگا مومن کے
ایمان مین کچہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہ شک نہین ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ اولئک ھم
المؤمنون حقا و اولئک ھم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین
۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہوجاتا ہے
اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہوجاتی ہے اور
نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع
نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور
یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور
اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر بامہ ہوجائیگا اور اوسکی توحید
باطل ہوجائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری
فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر الٰہی سے نہین ہے لیکن اوسکی
شیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور
معصیت بھی اللہ کے امر سے نہین ہے لیکن اسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر بگڑ وبگڑ ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ کے
علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہے ہم ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت اور استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس وقرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف
مین لکھی ہوئی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کچھہ اونمین حال نہین ہے اور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق ہین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتھہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتھہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالےٰ معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اسکا
کلام مقروء ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین لقولہ تعالےٰ والسابقون السابقون اولئك المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اسبات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بھی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہین اسلئے کہ وہ ضعفا عاجز ہین
اور اللہ تعالےٰ اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالےٰ واللہ خلقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے اللہ تعالےٰ نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

لقوله تعالے یا ایها الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اسبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقوله تعالے والله الغنی وانتم الفقراء اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو قرار ہے اسبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کیلئے تین رات دن اسلئے کہ حدیث اسیطرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقوله
تعالے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوة اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھہ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھہ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقوله
تعالے وکل شیٔ فعلوه فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین اونکو
فنا نہین لقوله تعالے اعدت للمتقین و اعدت للکافرین پہلی آیت حق مین جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقوله تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمة الآیة اور پڑھنا عملنامہ کا حق ہے لقوله تعالی اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہے کہ اللہ تعالے ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزاء ثواب کے اور
اداء حقوق کے لقوله تعالے وان الله یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و شبہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جو کہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقوله
تعالی فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنة هم فیها خالدون و فی حق الکفار اولئک
اصحاب النار هم فیها خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجیٔ اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح سے ہے یا نہین واللہ اعلم

فصل نوین بیان مین عقیدۂ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی جو منتخب ہوا کتاب المواعظ والاعتبار فی ذکر الخطط والآثار للمقریزی سے

اللہ تعالے عالم بعلم قادر بقدرت حیّ بحیاۃ مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی
قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین ورنہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بھی نہین ہین اوسکا
علم ایک ہے متعلق ہے ساتھہ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتھہ تمام اوس
چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتھہ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے
اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جو وجوہ اعتبارات
کلام خدا کے پہرتی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیاء علیہم السلام کے
نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقروء قدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات
جسکو قرأت کہتے ہین مخلوق و محدث ہے قرارت و مقروء مین اور تلاوت و متلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و
مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت
کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضر انکا میلان خاطر انکے
کلام مین طرف جواز تکلیف مالا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے
اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے ساری افعال
عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندون نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم
بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے
اخص وصف خدا قدرت و اختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے
سو اللہ تعالی موجود ہے اوسکی رویت بہی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار اخرت
مین دیکہین گے یہ دلیل کتاب و سنت مین موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ و اتصال شعاع سے دکہائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت رویت مین دو رائین ہین ایک یہ کہ
یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود سے ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورا علم کے سمع و بصر
دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماوراء علم کے یدین و وجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتھہ انکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتہہ اسکے واجب ہے معتزلہ نے وعد و وعید و سمع و عقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہی
ایمان کہتے ہین دلکی تصدیق و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت آلہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچہہ وہ لائے ہین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پہر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شئے واجب نہین ہے ہان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو باجمعہم آگ مین داخل کرے تو کچہہ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچہہ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہو سکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سارے
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شئے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل اقتضاء تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بحسب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شئے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ چہ
دعوئے کند حکم خداوند راست * اللہ کی طرف نکوئی نفع پہرے اور نہ نقصان آسلیئے نکسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچہہ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچہ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے رسل کا بہیجنا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال سو جب اللہ نے رسول بہیجا اور معجزہ خارقہ عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا تو اب اوسکی بات سنا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح و قلم و عرش
و کرسی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فرق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے انپر ایمان لانا انکے ساتہہ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اوہنون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ سے کہتے ہین

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ و عمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی علی نے اونکے ساتھ ویسا ہی مقاتلہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اہل نہروان جنکو شُراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہین دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب حال مین اور حق ہمراہ علی کے تھا جدہر وہ جائین انتہی مقریزی کہتے ہین کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جماہیر اہل امصار اسلامیہ ہین اور جسنے کہکلم کہا خلاف اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہین پھر اون الفاظ مین جو کتاب سنت وارد ہین جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و مجی متفرق ہین ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہین ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو اشعریہ اثریہ کہتے ہین اس بارہ مین مسلمانون کے پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو مثل اوسکے لغت سے سمجھا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتین ہین جنسے کتب اصول دین متضمن ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقھم واللہ یحکم بینھم یوم القیمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون مین کہتا ہون اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ سب سے خوبتر مین لکن صواب و حجت و حق خالص و صدق صرف اسمین ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ رکھے اور جسکا قول سر مو اِنسے برخلاف ہو اوسکو اپنا عقیدہ نہ ٹھیرائے

فصل بیان مین عقیدۂ امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اس کتاب مین ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکھی ہے اسجگہ دلائل کو چھوڑ کر نفس مسائل اعتقاد پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حضرات الجمال من نفحات الجلال والتجلی کے مراجعت کرنا چاہئیے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے بعد کاپہچاننا اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے اقرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگونسے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا تھا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت منہ سے بھی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

وہ اِس کلمہ کو دل سے جانتا اور مانتا ہو تو بھی جنتی ہوتا ہے وللہ الحمد ۲ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدِث
و مدبر سارے جہان کا اِلٰہ واحد قدیم لاشریک لہ ہے منکر حدوث عالم اور صانع عالم کافر ہوتا ہے ۳ اللہ
تعالیٰ کیلئے اسماء عُلیا و صفات حُسنیٰ ثابت ہین یہ منقسم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء و ذات
کو اسماء فعل پر فضل حاصل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تھا اور ابد تک ساتھ اوسکے استحقاق
رکھتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمّٰی ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتھ قائم ہین جیسے حیّ عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم مین اسم کو نہ عین مسمّٰی کہتے ہین اور نہ غیر مسمّٰی رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عین و نحو ہا سو یہ بھی اوسکی ذات سے قائم ہین انمین
بھی اسم کو مسمّٰی یا غیر مسمّٰی نہین کہسکتے ہین اسجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل اہمال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اوسیطرح پر اونکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل اجرار و امرار کرنا چاہیئے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ شبہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اِس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہوسکتا ہے لیس کمثلہ شیء ولم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچھ ٹھیک بات نہین ہے اسلیئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرفسے اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمّٰی و غیر مسمّٰی کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف سے
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدم مین اسی پر دلیل ہے ۴ اللہ نے اپنی ذات کے نام آپ قرآن
مین ذکر کیئے ہین اور حدیثون مین بھی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اوّل آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار نصیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذو الجلال و الاکرام و نحو ہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بھی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہین جیسے ھو الحی القیوم اِس سے ثبوت حیات کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیت اور سمع و بصر اور کلام اور بقاء ۶ قرآن و حدیث مین
صفت وجہ و یدین و عین و نحو ہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چونسٹھ وصف کے ہین جو رسالہ القائد الی
العقائد اور اوسکے ترجمہ سائق العباد مین لکھے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

الجوارح والصلوات مین مذکور رہے یہ سب صفتین ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے ثابت ہین سب پر بلا تکییف و تاویل بیان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور ناول مخطی ہے ۷ خلق ایک صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوار رحمن کا عرش پر قرآن و حدیث دونون سے بخوبی ثابت ہے آیات و احادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین نہ متشابہات ۱۰ رؤیت اللہ عزوجل کی آخرت مین آنکھہ سے ثابت ہے قرآن و حدیث دونون اسپر دلیل شاہد ہین منکر رؤیت کا کافر ہے حدیث رؤیت کی صحیحین و سنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی جو کچھہ عالم مین اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر و شر و نحو ہما سے وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین قدر کے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ اسارے افعال عباد وغیرہم کا خالق اللہ تعالے ہے خواہ وہ فعل خیر ہو یا شر یا اور کچھہ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھہ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی و مضل عباد کا خالق عباد وہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ کی مشیت سے واقع ہوتے ہین اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع و ضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ و تابعین و فقہار سلف و صدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہین کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے ۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پہر ان باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہین یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہین یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض ادلہ سے نکلتا ہے کہ ذریات مومن کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالے ۱۶ اجسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ ٹرہے نہ گہٹے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال و حرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے حلال کا حساب حرام پر عذاب شبہہ پر عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے قرآن و حدیث دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح و صحیح و قوی ہے انشاء اللہ تعالے کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸ گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت و جماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے بخشا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بر وجہ کمال ادا ہوتے ہین اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھہ شرک و کفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر سات ہین اور ظاہر کے چار سو ایک اللہم احفظنا عنہا بمنک وکرمک ١٩ شفاعت حضرت کی
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون ٢٠ ایمان
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اسدم موجود ومخلوق ہین ٢١ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم میزان ونعمت ورحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ٢٢ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک
کے نشتر ذرہ ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بہی مخفی تر ہین اور بدعت
بہتر ٧٢ ہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالے ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ کے
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست ومکالمت اہل بدع سے منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیاء علیہم السلام پر ملعون
ٹہیرایا ہے ٢٣ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجا لائے
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ٢٤ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم
پکڑنا امر منکر پر ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ٢٥ جو فرائض
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا اونکا
بجا لانا مطابق کیفیت وآداب وارکان وارد کے فرض ہے تارک اونکا عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے یہ سب فرائض
ادا وترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ٢٦ حضرت
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ
تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتہہ تحدی کی گئی ثقلین اسکی
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حصرات التحلی مین اس مقام کو بسط کے ساتہہ لکہا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ٢٧ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال علماء سے
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے
پہر اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیاء سے

جنسے صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب وسنت سے بتواتر صوری ومعنوی بخوبی ثابت ہین حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و صغار جو اونکو دوست رکہتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکہتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہی جس کسیکو صحابہ پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکی تابعین بالاحسان اور اتباع تابعین سے محبت رکہنا واجب ہے حضرت نے ان قرون کیلیئے شہادت خیر دی ہی بغض انکا ارکو واجب کر دیتا ہے عیاذاً باللہ ولہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہون یا عترت امجاد سکے ساتہ محبت رکہنا اور اونکا حق تعظیم وخدمت بجالانا واجب ہے آیات کتاب وسنت اسپر دلائل واضحہ ہین انکے اعدا کلاب نار ہونگے ولہذا علما نے خوارج کو کفار ٹہیرایا ہے ۳۰ دس صحابی کیلیئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفا اربعہ اور طلحہ وزبیر وعبدالرحمن ابن عوف وسعد بن مالک وسعید بن زید وابوعبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اسلیئے کہ ایک ہی سیاق حدیث مین انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہی ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس رہیگی پہر ملک ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس[۳۰] برس تمام ہوگئے ابوبکر دو برس چار ماہ دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چہہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ[۱۲] برس بارہ دن کم خلیفہ رہے علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابوبکر کی بائیس[۲۲] جمادی الآخرہ روز دوشنبہ ۱۳ھ کو ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چہبیس[۲۶] ذیحجہ ۲۳ھ مین ہوئی عثمان اٹہارہ[۱۸] ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے ہی یہی مذہب ہی امام شافعی وامام احمد وسائر اہل سنت کا کتاب وسنت شاہد ہین انکی صحت خلافت پر باشارۃ النص یا دلالۃ النص مسلمین نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع واتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین وانصار سب موجود تہے وللہ الحمد یہی عقیدہ حق ہی اسکے سوا مین خوض کرنا اور دوسری شاخین نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہی امام حسن چہہ ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہوگئے انکی علیحدگی پر تیس[۳۰] برس مانہ خلافت کے پورے ہوئے ملک کم وکاست ۳۲ جنہے اہل شام وغیرہم مین سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ معیب نہین ہی بلکہ مخطی ہی لیکن باغی کو حکم کفر کا نہین ہے تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرات التجلی کا جو مختصر

ہے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب مین کہا ہے ہذا الذی اودعناہ
ہذا الکتاب اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ واقوالہم وقد افردنا کل باب منہا بکتاب یشتمل
علی شرحہ منولہ ابدلائلہ وحججہ واقتصرنا فی ہذا الکتاب علی ذکر اصولہ والاشارۃ
الی اطراف ادلتہ ارادۃ انتفاع من نظر فیہ واللہ تعالی یوفقنا لمتابعۃ السنۃ واجتناب البدعۃ انتہی
اگرچہ اس کتاب الاعتقاد مین بہی ادلہ ہر قول نصوص کتاب براہین احادیث سے لکہی ہین لکن جس کتاب شرح
کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہین گزری اللہ تعالی مجکو مطالعہ اوس کتاب کا بہی قبل ممات کے
نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہین جنمین کسی مسئلہ پر انتقاد نہین کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان مین عقیدہ امام غزالی رح کی مطابق کتاب احیا تالیف امام محمد غزالی رح کے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ اولی مین اللہ تعالی نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی
ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین فرد ہے کوئی اوسکا مثل نہین صمد ہے کوئی اوسکا مند
نہین منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہین قدیم ہے اوسکے لئے اول نہین ازلی ہے اوسکے لئے نہایت نہین مستمر الوجود
ہے اوسکے لئے آخر نہین ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہین قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہین دائم ہے
اوسکیلئے انصرام نہین ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتہ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا و تغیر و زوال
کا جاری نہین ہوسکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہین ہے
اور نہ مانند اجسام کے اور نہ جوہر اور نہ عرض اور نہ مانند کسی موجود کے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے
نہ مقدار سے محدود ہوسکے نہ امکنہ وجہات و اقطار اوسکو حاوی ہوسکین وہ مستوی ہے عرش پر جسطرح کہ
اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہین اوٹہاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹہائے ہوئے ہے وہ فوق
ہر شئے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شئے پر شہید کسی چیز مین
حلول نہین کرتا اور نہ کوئی شئے اوسمین حلول کرے وہ تو قبل زمان و مکان کے تہا اور اسدم بہی اوسی حال پر
ہے جسپر کہ پہلے تہا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتہ اپنی صفات کے نہین ہے اوسکی ذات مین سوا اوسکے اور نہ اوسکے
سوا مین ذات اوسکی پیش نہین آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھہ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھہ ابصار کے دار القرار مین **قدرت**
اللہ حی و قادر و جبار و قاہر ہے کسی شے سے عاجز نہین نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک و ملکوت
و سلطان و امر و خلق سب کچہہ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدر
ارزاق و آجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے **علم** وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکی
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظواہر اور بواطن پر اطلاع ہے ساتھہ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھہ اس علم کے نہ ساتھہ علم متجدد کے جو کہ بواسطہ حلول و انتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو **ارادہ** وہ مرید و مدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک و ملکوت مین جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضا و
قدر و حکم و مشیت سے اوسنے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیا کو اوسنے اوقات اشیا مین مقدر کیا تہا
جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تہا اوسیطرح پر وہ اشیا پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لکن نہ ساتہ فکر و زمان کے اسیلئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے **سمع و بصر** وہ
سمیع و بصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید و خفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ و پلک
کی رکہتا ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتہہ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے **کلام** اللہ تعالی متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتہ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتہ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتہ جو انسلال ہوا
اور اصطکاک اجرام سے محدث ہو اور نہ ساتہ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن و توریت و انجیل و زبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ دل کے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسی علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت و حرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر و عرض کہائی
دیگی **افعال** اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اللہ ہی نے اکمل وجوہ پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچہ چیز نہ تہا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلئے کہ غیر کی کچہہ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت و تحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تہا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب فضل و احسان

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت
پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسیکا
حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیا علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمہ ثانیہ سے بندون کو یہ بہی
خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافہ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے
ساری شرایع منسوخ کردئے سارے انبیا پر اونکو فضیلت دی سید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو
جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے روکدیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و
عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے
زیادہ باریک ہے حوض مورود سے جوکوئی ایکبار پانی پیئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اوسدن بندون کا
حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیا پہر علما پہر شہدا پہر مومنین
کے دوزخ سے باہر نکالے جاینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار نرہیگا
اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک
گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد ہذا کلہ کما ذکرنا فہو من اہل السنۃ **ف** ارشاد مین تدریج کرکے
پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہوجائینگے سو
پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہوجاتی ہے جسکا
کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے
ہان کبہی اعتقاد تقلیدی ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر
القا کرتے ہین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہو رہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ
صناعت جدل و کلام کا سکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرات حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات
مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کانمین ادلہ قرآن و شواہد
حدیث آئین گے اور انوار عبادات سانح ہونگی اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال اسمین سرایت کریگا جدل
و کلام سے حراست سمع کرے کہ افساد انکا بنسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے
قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا واہی ہوگا ادنی شبہ
اوسکو زائل کردیگا مگر ہان جوکوئی اونمین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسدم کچہ فرق

درمیان تلقف دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تلقف مدلول وتقلید مدلول کے نہین ہے نتیجا جب اس عقیدہ پہ
ناشی ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منفتح نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتہ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ صبی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر ہوائے نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اوسکے
لئے کہل جائینگے اور حقایق ان عقائد کے بحسب اجتہاد واستعداد اوسکی نور الٰہی سے مکشوف ہونے لگین گے ق
الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرت اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جاتے اس
علم والون پر ثنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے نسبت پہر
غیر کے لکن اونسے کسینے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ و فرض عین کہا لکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقًا خطا ہے آنجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
مگر جو جانتا ہے کہ اوسمین مزید خوض نکرے اور جدل باطل سے بچے مجادلہ احسن پر مکتفی ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہوگئے **ف** جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر وشریعت
ہے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر ہین ایک مفرط جو ساری
شرعیات وارد وہ بلسان الحال کو تاویل کرتے ہین جیسے قولہ تعالے تکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر او مخاطبت اہل نار وامثالہا کو دوسرے مفرط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امر دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتہ حرف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے ہین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین اللہ فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچہ ڈر نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق باللہ ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وهم الاشاعرة رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان صراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ملاذ محسوسہ جنت اقرار کرتے ہین ومعرفة الفصل فی امثال
هذه الاشیاء دقیق لا یطلع علیه الا من فی ید رك الامور بنور الٰهی وهو من علم المکاشفة
فلا نخوض فیه **ف** الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات الہ وصفات وافعال لہ وصدق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انہین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار والفلک التی تجری فی البحر الی قوله لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لیے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح عقل دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے اصل سوم بقاء حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھ سے نظر آئے گا لقوله تعالے وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة اجرار رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلیئے کہ رویت ایک کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا **ف** اسکے صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرا علم ساری موجودات کا وهو بکل شیء علیم وقال تعالے الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لامحالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک کرے اوسکو چاہیئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی شک کرے چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر ہے پانچوین سمع وبصر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور ساری محدثات کا دائما عالم ہے نوین یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاة ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اور جسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ مخترع

ہے افعال عباد کا اس سے یہ بات خارج نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہون بلکہ خالق قدرت
و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق
اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچھ جبر اوس تفرقہ ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعدہ
ضروریہ کے ہے تیسرے یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادے سے ہے کوئی شے بے اوسکی
قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہین ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا
عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویھدی من یشاء چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ اس ایجاد و تکلیف
مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہین ہے پانچوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو
سوال دفع کا کسلیئے کیا جاتا قال تعالیٰ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق
و ثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنے کو لا ملک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے ساتوین یہ کہ وہ
جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتھ کرے اوسپر رعایت اصلح للعباد کی کچھ واجب نہین ہے آٹھوین یہ کہ شناخت
اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعاً واجب ہے نہ عقلاً نوین یہ کہ بعثت انبیاء کچھ مستحیل نہین ہے خلافاً للبراھمۃ
کیونکہ عقل طرف امور منجیہ و نجات آخرت کے راہ نہین پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین جانتی
ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی
محتاج ہین دسوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرایع متقدمہ ہے اللہ نے
اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصے وغیر ذالک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا مگر یہی
تنزیل مجید تو کافی تھا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتھ تحدی کی اون لوگون سے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت
تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معہذا اوسمین اخبار غیبیہ و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود
اُمی غیر ممارس کتب تھے اور معجزہ کا صادق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے

ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دو اصلین ہین ایک حشر
و نشر یعنی اعادہ بعد افنا کے اور یہ عقلاً بھی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتدا انشا اوسکے مقدور
مین تھی اذ الاعادۃ ابتداء ثان فیمکن کالابتداء الاول قال تعالیٰ بل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ
دوسرے سوال منکر و نکیر کا یہ بھی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزو مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ سُننا اوسکو اور سکون اجزا میت کا اسکو دفع نہین کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھتے اور اُنکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے اور سلف سے شتہر ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزا میت کچہہ اسکا دافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزیا اجزا مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالیٰ اعادہ ادراک پر قادر ہے چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالےٰ نے صحائف اعمال مین بحسب درجات اعمال احداث وزن واسطے اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو وتضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی تنزیل مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسانکو ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہوچکی ہین لقولہ تعالیٰ اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزا کے پیدا کرنیمین ان دونون کے کیا فائدہ ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف لبیب جائز نہین رکہیگا اور معاویہ نے علی مرتضیٰ سے بمقدمہ امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام ضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر وقبائل اور اونکا اختلاط ساتہ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت وامارائمہ پر ہوگا وکل مجتہد مصیب وان کان المصیب واحدا فہو علی بالاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ مشاہدین وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ امر ہین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتہ ان صفات کے نہو اور اوسکے صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہوجاتی ہے فہذہ ہی الارکان الاربعۃ والاصول الاربعون فمن اعتقدہا کان من اہل السنۃ ومن لم فمن رہط البدعۃ عصمنا اللہ منہا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

اس رسالہ مین آئیگا **ف** ایمان و اسلام مین تین مسئلے ہین ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمین بڑا علم کا
اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر متلازم ہین بعض نے کہا متباین ہین امام نے کہا ایضاح حق
اسجگہ تین بحث سے ہے ایک یہ کہ ایمان لغت مین بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم واذعان وانقیاد وترک
تمرد واباء تو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل اور زبان اور
جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم وترک اباء وجحود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہین ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف
اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع مین دونون مترادف و مختلف ومتداخل آئے ہین ہر ایک قول پر دلیل
حدیث سے موجود ہے سلف نے جو عمل کو ایمان مین گنا ہے سو اسلئے کہ ایمان مکمل ومتمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ
ایمان بڑہتا گہٹتا ہے یا نہین سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑہتا معصیت سے گہٹتا ہے **ف** سلف
یون کہتے تھے انا مؤمن ان شاء اللہ تعالی یہ استثناء صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیۂ نفس کا خوف
ہے قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تھا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ تادب
ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال مین اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالی ولا تقولن لشیء انی
فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ حضرت جب مقابر مین جاتے کہتے وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اگرچہ اونکو اس لحوق مین کچھ شک نہ تھا اور عرف مین استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت وتمنی آتا ہے جسطرح کوئی
کہتا ہے کہ فلان مریگا یا آئیگا تو کہتے ہین انشاء اللہ تعالے تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا انشاء اللہ تعالی
قال تعالی اولئک هم المؤمنون حقا اسصورت مین شک کمال یا نہین ہے نہ اصل ایمان مین اور یہ کچھ غریب نہین بلکہ حق ہے دو وجہ سے ایک
یہ کہ ایمان اعمال طاعات سے کامل ہوتا ہے لیکن وجود اسکا علی الکمال معلوم نہین ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل
کمال ایمان ہے اور وہ ایک امر خفی ہے اوس سے برات کا ہونا متحقق نہین ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے اکثر
منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملة تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کا
لگا ہوا ہے معلوم نہین کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہین اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہو جائیگا
کیونکہ سلامت آخرت پر موقوف ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام جبار الاحیاء کا وللہ الحمد **ف** شیخ ابن الہمام
نے مسایرہ مین عقائد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو ہمراہ زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اسی ترتیب
کو ملحوظ رکھا ہے اور ایک خاتمہ بڑا ایمان واسلام وما یتصل بہا کی بحث کی ہے اور دیباچہ مین کہا ہے ان بعض
الفقیر [illegible] الاخوان [illegible] عقائد [illegible] الرسالة القدسية للامام الحجة ابی حامد الغزالی فیما توسطه

احب ان اختصرها واحببت ذلك فشرعت على هذا القصد فلم استمر عليه الا نحو ورقتين وعرض للخاطر استحسان زيادات ارانى الذى يرى ان ذكرها اهم وانه تتميم لما اليه الغرض فلم يزل يزداد حتى خرج عن القصد الاول فلم يبق الا كتابا مستقلا غير انه يسايرها فى تراجمه وزدت عليها خاتمة ومقدمة الى قوله وبالغت فى توضيحه وتسهيله اذ لم اضعه الا ليسهل على الاوساط والمبتدين وسميته كتاب المسايرة فى العقائد المنجية فى الاخرة انتهى شارح مسايرہ کہتے ہین المسایرة فى الاصل مفاعلة من السير وهى ان يسير الراكبان متحاذيين اطلق هنا مجازا على محاذاة كتابه لكتاب الامام الغزالى فى تراجمه انتهى یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علما حنفیہ سے خصوصا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ مسایرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان عقیدۂ امام ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے

۱ علما حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ ایسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتہ سے بنایا ہے کمافی القرآن خلقت بیدی اور کیفیت و تشبیہ وتحریف اور تعطیل وتمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین لیس کمثله شئ وهو السميع العليم قائل ہین سمع وبصر وعین ووجہ وعلم وقوت وقدرت وعزت وعظمت وارادہ ومشیت وکلام ورضا وغضب اور دوستی ودشمنی وخوشی وضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ وتاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے

۲ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل ووحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبریل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر ونذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقرو اور مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑہین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

مارین آبن خزیمه وشیخ ابوبکر اسمعیل کا قول یہی ہے آبن مہدی بھی اسیطرف گئے ہین یہ مصاحب تھے ابوالحسن اشعری کے
تلفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابو عمر و مستملی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۳ آلله ساتون
آسمانون کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآن مین فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم آلہی ہے آم سلمہ نے کہا
استوار معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل مین نہین آتی اقرار استوار کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے آمام مالک نے
اتنا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضل و ابن مبارک کا بھی قول یہی ہے آبن خزیمه بھی
اسیطرف گئے ہین ۴ آلله تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے بلا تشبیه و تکییف و تعطیل و تاویل ۵
مرکر قبرون سے اوٹھنا احوال حشر و نشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتون مین ملنا پل صراط سے گزر کرنا اعمال کا ترازو
مین تلنا حق ہے ۶ حضرت کا موحدین کے لئے شفاعت کرنا جنسے گناہ کبیرہ ہوئے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر و حساب و کتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بیحساب جنت مین جانا اور عصاۃ کا نار مین داخل ہونا
حق ہے مگر عصاۃ مخلد فی النار نہونگے ۸ آلله پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہین آنکھونسے
اوسکو دیکھین گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہوچکی ہین وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کر دی جائے گی
جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ کے لئے باقی رہینگی ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑہتا گہٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہوجاتا ہے اعمال داخل ہین ایمان مین ۱۱ مومن
سے کتنی ہی گناہ ہون کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہین ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید و اخلاص پر مرگیا تو الله تعالیٰ کو
اختیار ہے معاف کر کے جنت مین لیجائے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پہر بخشے سہل
بن محمد رح کہتے ہین گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافرون کیطرح نار مین ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح اوسمین
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمداً ترک کرنیسے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہوجاتا ہے اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہین ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہین منکر اسکا گمراہ ہے ہادی و مضل الله ہے آور عادل ہے آیک فریق جنت مین
جائے گا اور ایک جہنم مین سعادت و شقاوت ماں کے پیٹ مین لکھدی جاتی ہے پہر دنیا مین وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بہلا برا نفع نقصان سب الله کی تقدیر سے ہے نافع و ضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر الله
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندون کے سب کام الله کے ارادہ

ومشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا تو سب لوگون کو ایک
مذہب پر کر دیتا اور اگر یہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسکی قضاء وقدر
سے ہے ١٦ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا نہ کسی شخص معین کو جہنمی کہہ
سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چند روز جہنم مین رہکر
اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جائینگے ہمیشہ اوسمین نرہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی
دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ١٧ اللہ نے جو بات غیب کی
چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم باللہ
١٨ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا
زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابوبکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہو جاتی یعنی دین اسلام
مٹ جاتا اور شرک شایع ہو جاتا عمر رض کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار
مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم
فببغضی ابغضہم ١٩ نماز پیچہے ہر حاکم نیک وبد کے پڑہنا اور اوسکے ساتہہ ہو کر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا
کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نادرست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ٢٠ صحابہ مین جو جہگڑے
ہوئے اونسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج
مطہرات طالب رحمت ہو اور سبکی عظمت وحرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ بی بیان سارے مسلمانون
کی مان تہین ٢١ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے
فضل ورحمت سے جنت مین داخل نکرے ٢٢ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کر دی ہے جبتک وہ
وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مر گیا یا مارا
گیا اوسکی اجل پوری ہو چکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ٢٣ اللہ نے شیطانون
کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون
پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتہہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ٢٤ دنیا
مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجہے وہ کافر باللہ
ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن مارا جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہو جاتا ہے ٢٥ ہر شراب

جو نشہ کرے تر انگور کی ہو یا خشک انگور کی یا کھجور کی یا شہد کی یا جوار کی یا کسی اور چیز کی تھوڑی ہو یا بہت پاک ہو
یا نجس حرام ہے اور اسکے پینے سے حد آتی ہے ٢٦ نماز کا اول وقت میں پڑھنا افضل ہے دیر کرنے سے اور امام
کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا ضرور ہے اور رکوع وسجدے کا پورا پورا ادا کرنا ضرور ہے اسکو اطمینان واعتدال کہتے
ہین یہ نماز مین واجب ہے علماء حدیث نصیحت کرتے ہین تہجد کے بعد سونے کی اور صلہ رحم وافشاء سلام اور
اطعام طعام اور ضیافت مسافرین کی اور ترحم وشفقت کرنے کی فقراء ومساکین ویتامی پر اور مسلمانون کا کام کا اہتمام
پر اور کھانے وپینے وجماع ولباس مین حرام سے بچنے کی اور نیک کامون کوشش کرنے کی اور نیک بات کا
حکم دینے کی اور بُری بات سے منع کرنے کی اور نیکی کیطرف جلدی کرنے کی اور یہ لوگ محبت رکھتے ہین دین کے
لئے اور دشمنی رکھتے ہین دین کے لئے اور اللہ کی ذات وصفات مین جھگڑنے سے پرہیز کرتے ہین اور اہل بدع
وضلال سے جدا رہتے ہین اور بد مذہبون اور جاہلون کو دشمن رکھتے ہین اور دین مین سلف صالحین کی پیروی
کرتے ہین ٢٧ اہل بدع کی علامتین کُھلی ہوئی ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ وہ اہل حدیث سے دشمنی رکھتے ہین
اور انکو حقیر جانتے ہین اور انکا نام کبھی حشویہ رکھتے اور کبھی جہلہ اور کبھی مشبہ وہ سمجھتے ہین کہ حضرت کی حدیثیں
علم سے کچھ علاقہ نہین رکھتی ہین اور علم وہ ہے جو شیطان نے انکو سمجھا دیا ہے یا انکے خیالات جاہلانہ اور وساوس
کا ذبہ مین آ ایسے ہی لوگون پر اللہ نے لعنت کی ہے اور انکو بہرا اور اندھا کر دیا اور جس کو اللہ ذلیل کرے اسکو
کون عزت دے ابن قطان کہتے تھے دنیا مین کوئی بدعتی ایسا نہین ہے جو اہل حدیث سے دشمنی نرکھتا ہو
پھر جو شخص بدعت نکالتا ہے اسکے دلسے مزہ حدیث کا جاتا رہتا ہے ابو نصر بن سلام فقیہ کہتے تھے بدعتیون پر
کوئی بات اس سے زیادہ بھاری نہین ہے کہ وہ حدیث کو سُنین اور اسکو روایت کرین احمد بن اسحاق فقیہ حدیث
بیان کرتے تھے ایک شخص نے کہا تم کب تک حدثنا کہو گے شیخ نے کہا اوٹھ جا اے کافر میرے سامنے سے اور پھر
کبھی میرے گھر مین نہ آنا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون شیخ امام اسمعیل صابونی جنکی کتاب کا یہ خلاصہ ہے ٣٧٣ھ
مین پیدا ہوئے تھے انکو بیہقی نے امام المسلمین اور شیخ الاسلام کہا ہے امام الحرمین نے کہا ہے مجکو عقائد ومذہب مین
شک رہتا تھا مینے رسول خدا صلعم کو خواب مین دیکھا فرمایا تو عقائد صابونی کا اتباع کر انتہی ذہبی کہتے ہین یہ
صابونی فقیہ ومحدث وحافظ وصوفی وشیخ نیسابور اور مقیم سنت وقامع بدعت تھے اللہ تعالیٰ اونسے راضی ہو انکا
انتقال ۴۴۹ھ ہجری مین ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی چند آیتین سُنکر ایسی تاثیر ہوئی کہ سات روز
تک مضطرب رہکر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جو بیان عقائد کا انہون نے کیا ہے وہ میزان

کتاب وسنت مین موزون ہوچکا ہے ایک کتاب حافل انکی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع ادلہ
اور ہے لیکن وہ مجکو میسر نہین آئی اس رسالہ مین بھی اونہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ وسلف کا کیا ہے
مگر اسجگہ اختصار کے لئے وہ ادلہ حذف کر دیئے گئے ہین اردو ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہوچکا ہے جزاہم
اللہ تعالے عنا خیرا

فصل بیان مین عقائد کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیا کی ثابت ہین اور علم ساتھ اون حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور سبب
علم کے واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے
دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچوین چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان
سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم
بادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول موید بمعجزہ ہے
اس سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اوس علم کے ہے جو بالضرورۃ
ثابت ہے حصول یقین وثبات مین یہی علم بمعنے اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات نہو تو پھر ظن یا جہل
یا تقلید ٹھیرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے
جیسے یہ علم کہ کل شئے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جزسے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا
الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے ا عالم مع اپنے تمام اجزا کے
محدث ہے کیونکہ عین وعرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب
ہے تو جوہر ہے اسکو جز لایتجزیٰ کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم وجوہر مین پیدا ہو جیسے طرح طرح
کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت وسکون واجتماع وافتراق اور ہر طرح کے مزے اور ہر قسم کی
بوسو یہ عالم قابل فنا ہے کل شئ هالك الا وجهه ۲ محدث اس عالم کا اللہ تعالے ہے اوسکی ذات
واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض
نہ متجزی نہ مترکب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوسپر

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہو اوسکے علم و قدرت سے کوئی شے باہر نہین ہے ۳
اللہ کی صفات ازلیہ ساتھ ذات خدا کے قائم ہین عین ہین نہ غیر وہ یہ صفتین ہین علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل و تخلیق و ترزیق و کلام ۴ اللہ کا کلام اللہ کی صفت ازلی ہے حرف و صوت کی جنس سے نہین ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت و آفت کو اللہ تعالیٰ اس سے متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
مین لکھا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبان پر پڑھا جاتا ہے کانونسے سننے مین آتا ہے لیکن اوسنے ان سب
مین کچھ حلول نہین کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اللہ کی اللہ تعالیٰ نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزا کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل مین تھی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ۶ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اللہ پاک کا کوئی مثل شبہ و ضد و ند و ظہیر و معین نہین ہے اور نہ اللہ اپنے غیر کے
ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر مین حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے سارے
سمات نقص و زوال سے ۷ دیکھنا اللہ کو آنکھہ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت مین واجب بتلایا ہے سو اللہ تعالیٰ اوسدن نظر آئیگا لیکن نہ کسی مکان
اور جہت مین بطور مقابلہ و اتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اللہ
کو دن قیامت کے دیکھین گے ۸ خالق افعال عباد کا اللہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچھ اللہ ہی کے ارادہ و مشیت و حکم و قضیت و تقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اللہ کی رضا سے ہے اور زشت اسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے یہ نام سلامت اسباب و آلات و جوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندے کی وسع مین نہین ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہین دیجاتی ہے ۱۱
مار کے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ مین پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہے
بندہ کو اسکے پیدا کرنے مین کچھ دستگاہ نہین ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتھ میت کے
قائم ہے یہ بھی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوۃ مرگ و مدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اللہ جسکو چاہے ہدایت پر لگائے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ اجوبات حقمین بندہ کے اصلح و

سفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیاء مین کچھ دخل نہین ۱۵ عذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے اسیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حساب کا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون سدم مخلوق موجود ہین اور باقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۱۶ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اوسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالے
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر اونکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہے جائز ہے کہ اللہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کردے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹھیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۱۷ شفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حق مین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑھتے رہتے
ہین اور ایمان نہ بڑہے نہ گھٹے ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اب وہ یون کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہیئے کہ ان شاء اللہ تعالے مین مومن ہون ایمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ سعید شقی ہوجاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقاء پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہے اسیلیئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بھیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تھے بیان کیا پھر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادات
سے مؤید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیاء محمد صلعم بعض احادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لیکن اولیٰ یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیاء مین داخل ہوجائے یا کوئی
نبی انبیاء مین سے خارج ٹھیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تھے ۲۲ افضل
انبیاء محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین نہ ذکر ہین نہ انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین اونمین امر و نہی و وعد و وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

حضرت کی معراج بیداری مین مع بدن کے آسمان پر جہانتک کہ اللہ نے چاہا جانب علوین ہوئی آپکی امت بہترین امم ہے اور آپکی شریعت اکمل شرایع اور آپکا دین ناسخ جملہ ادیان اور آپکے اصحاب خیار امت ہین ۲۵ کرامات اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت قلیل مین اور چلنا پانی پہ اور اوڑنا ہوا مین اور بات کرنا جماد وعجما رکا اور دفع کرنا بلا متوجہ کا اور کفایت کرنا مہم اعدا کو وغیر ذلک من الاشیاء یہ کرامت جو ظاہر ہوتی ہے کسی شخص کے امت مین سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اللہ کا ولی ہے اور ولی نہین ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی دیانت مین محق ہو دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل البشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق ہین پھر عمر فاروق پھر عثمان ذی النورین پھر علی مرتضی ہین خلافت انکی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس رہا پھر ملک وامارت ہے مسلمانون کے لئے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم رکھے سرحدات کو روکے فوج کو طیار کرے صدقات اخذ کرے متغلبین رہزنان اور سارقان کو مقہور کرے جمعہ و اعیاد کو اقامت کرے جو منازعات درمیان عباد کے واقع ہوتی ہین انکا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہو اسکو قبول فرمائے صغائر وصغار بے اولیاء کو بیاہ دے غنیمت کو تقسیم کرے یہ امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو نہ مخفی اور قریش مین سے ہو نہ کسی اور قوم مین سے اگرچہ امامت مختص ساتھ بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہین ہے امام کا معصوم ہونا کچھ شرط نہین ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمان سے افضل ہو اور نہ یہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہو اتنا کافی ہے کہ سیاست کرنیوالا اور تنفیذ احکام وحفظ حدود اسلام اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق وجور کے سبب سے معزول نہین ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک وبد کے پڑھنا جائز ہے اسیطرح جنازہ پر ہر نیک وبد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ سے باز رہتے ہین مگر ساتھ خیر کے جن شخصو نکے لئے گواہی جنت کی دیتے ہین پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل بیعت رضوان کے لئے ۲۹ ہم معتقد ہین مسح کی موزہ پر سفر وحضر مین اور نبیذ تمر کو حرام نہین کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیاء کو نہین پہونچتا اور نہ کوئی بندہ اس رتبہ کو کہ اوس سے تکلیف امر ونہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہین جن معانی کا ادعا اہل باطن والحاد کرتے ہین اوسطرف پھیرنا چاہئے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزاء شریعت پر کفر ہے اور ہزل بالکفر کفر ہے یعنی کلمہ کفر کا بطور ہنسی دل لگی کہنا ہم مست کو کافر نہین کہتے امن مین ہونا اللہ سے اور نا امید ہونا اوس سے دونون کفر مین اور کاہن کی تصدیق کرنا غیب مین کفر ہے معدوم کوئی شے نہین ہے ۳۲ زندونکی دعا وصدقہ واسطے مردونکے نافع ہے مجیب الدعوات قاضی الحاجات اللہ ہی ہے

ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے ٣٣ حضرت نے جو خبر اشراط ساعت اور خروج دجال اور دابة الارض
اور یاجوج وماجوج ونزول عیسی علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر آور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی
ہے وہ سب حق ہے ٣٤ مجتہد سے خطا وصواب دونون ہوتے ہین آصابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر
ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے یعنی اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولیکن جب تک کہ وہ اسکا
التزام نکرین یا وہ لزوم غایت ظہور مین نہو تکفیر اونکی نہین کرینگے ٣٥ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے
اور رسل ملائکہ افضل ہین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے انتھی کلام النسفی انہین سے
ہر عقیدہ کی دلیل مسمی کتاب بغیة الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان مین بعض عقائد پر انتقاد
بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد حنابلہ کی مطابق کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح لحافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالی کے

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتون اور رسولونکا اور اوس چیز کا جو اللہ
کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگون نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوسمین سے کچھ رد
نہین کرتے اور جانتے ہین کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور
محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہین ایمان قول وعمل ہے اور شک کرنا ساتھ سنت کے ہے ایمان کم وبیش
ہوتا ہے ایمان مین انشاء اللہ تعالے کہتے ہین لیکن نہ شک کے راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علماء
کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی یا یون کہے کہ اللہ سے
امید رکھتا ہون کہ مین مومن ہون مین ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ ورسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک
قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نرے شرایع ہین
تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل وملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان
کیا کہ معرفت دل مین پڑتی ہے گو منہہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر
اور باطن اور شیرین وتلخ اور محبوب ومکروہ اور خوب اور زشت اول وآخر سب طرف سے اللہ کے ہے اسکا
ایک حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اوسنے مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیت وقضا

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچھہ اونکی تقدیر
مین لکھا ہے اوسمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شرابخواری قتل نفس مال حرام کا کھانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضا و قدر سے ہے بے اسکے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچھہ حجت ہو بلکہ اسیکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچھہ نہین پوچھہ سکتا ہے پوچھے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اللہ ہی کے حکم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت و تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
وطاعت کرین لکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہہ گمان کرتا ہی کہ بندونکی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہی اس سے بڑہکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حامل ہوئی ہے اور اوس نے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کیساتہ
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہنا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہے اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہے بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہے اس سے بڑہکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوا ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عادل ہے جو کچہ اوسنے کیا معترف علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اللہ کی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہے بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث مین آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو آدمی بہی زمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

گرے اوسپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے **ف** حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم
ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ اور ہر دو عید اور حج
ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک و عدل و متقی نہون صدقات خیرات عشر خراج فئی غنیمت پادشاہ کو دے
وہ اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مرکیا ہے اوسکی اطاعت کری ہاتھ کو اوسکی طاعت سے نہ کھینچے
اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے
جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی
ہے تو اوسمین اطاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا **ف**
فتنہ مین ترک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پہر اگر مبتلا ہو جائے تو اپنی جان
کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے ہان اوسکو ہاتھ و زبان سے روکے اللہ مددگار
ہوگا **ف** اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین
آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ
فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے **ف**
کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جہوٹا ہے سب جہوٹون مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹھائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ پوچھا جاتا ہے دین و رب و نبی سے منکر و نکیر حق
ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا
حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پیئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکہا جائیگا
اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ تعالی نے
چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکین گے ساری خلق مر جائیگی پہر دوسری بار
پہونکین گے تو سب لوگ اوٹھ کہڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب و عقاب
کا ہونا حق ہے اعمال بندونکی لوح محفوظ مین لکھی جاتی ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے
اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکھ رکھا ہے **ف** شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت
صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم اونکی شفاعت سے دوزخ مین نجائیگی ایکقوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم
مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کی ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

ان نہیا پیدا ہو چکی ہے اللہ نے ان دونون گہرونکے لئے لوگ بنائے ہین جنت و نار کو فنا نہین ہے اور نہ اُن اشیار کو جو
ان دونون کے اندر ہین اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیٔ ھالک الا وجھہ
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ بیشک ہر چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھدیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت و نار کو اوسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونون منجملہ آخرت کے ہین
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حورین نہین مرینگی اور نہ کبہی آور اسلئے کہ اللہ نے اونکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اینر اُسنے موت کو نہین لکہا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ بتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اُٹہانے والے ہین اللہ اُس تخت کے اوپر ہے اوسکے لئے کوئی
حد نہین ہے اوسکے دو ہاتہ ہین بلاکیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدی اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پہر یہ دونون ہاتہ
داہنے ہین وکلتا یدیہ یمین اُسکی دو آنکہین ہین بلاکیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اُسکا ایک مُنہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے نامون مین نہ یہ کہین کہ وہ غیر اللہ ہین جسطرح کہ معتزلہ و خوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہین کہ عین ہین اللہ عالم ہے سب اشیار کا جسطرح فرمایا انزلہ بعلمہ اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمہ اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونون صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوۃ زمین مین کوئی بدی نیکی نہین ہوتی مگر اوسیکے ارادہ و مشیت سے سب باتین
اوسیکی خواہش سے ہوتی ہین جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین مسلمان کہتے ہین کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچہہ کام کرنے سے پہلے نہین کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہوسکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اُسکو کوئی نہین کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہین ہے بندونکے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہین بندے کسی چیز کو پیدا نہین کرسکتے اللہ ہی نے مومنونکو توفیق اطاعت کی دی ہے کافرونکو مخذول کیا
ہے ایمان والونپر وہ مہربان ہے انکے طرف نظر رحمت سے دیکہا ہے اُنکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافرونپر مہربان
نہوا نہ اُنکی اصلاح کی نہ اُنکو راہ دکہائی اگر وہ اُنکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہو جاتے اگر راہ دکہاتا اُنکو تو وہ سب راہ پاب
کامیاب ہو جاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے اُنپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہو جائین جسطرح فرمایا ولو شاء لھدٰکم اجمعین لکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر ہین جسطرح کہ اُسکے علم مین تہا اسلئے اُنکو مخذول کہا
گمراہ کیا اُنکے دلونپر مہر لگائی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہین کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہین
ہین مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کامونکو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہین ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہین ہر حال

مین اُسکے دَر کے فقیر ہین اللہ تعالیٰ سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان وسہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکھتا ہے مکروہ رکھتا ہے دشمن رکھتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوس جیسی کوئی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ اُنکو اولٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتھہ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکھدیگا تب اجزاء
آگ آپسمین لپٹ سمٹ جائینگے ایک قوم کو اپنے ہاتھ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے مُنہ کیطرف دیکھین گے
وہ اُنکی آؤ بہگت کریگا اُنکے لئے تجلی فرمائیگا بیشک اللہ آنکھون سے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکھائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکھین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پھر موسے کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکھائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر عرض کئے جائینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی اُنکے حساب کا ہوگا کوئی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتھ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کرکے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت و قرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے
ہاتہ سے اُنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب خواب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچھہ دیکھے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجھے اوسکی تاویل و تعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بغیر تحریف کئے آپسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی تہے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچھہ چیز نہین ہے تو اُس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام
سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے سے
کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکھتے ہین اسبات پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہونچنے والی نہ تہی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسماء الٰہی عین الٰہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے وہان انکو داخل کرے کہ
اختیار انکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی ایکقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنمین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ہان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور ان آثار کو جو ثقات
سے آئے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے انکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہین یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلیئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے رضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہوتا ہے
جو حدیثین حضرت سے آئی ہین انکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف ونزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین وسلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزون پر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جب تک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑیگی
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت **ف** معتقد ہین اسبات کے کہ مسلمانون کے لئے دعاء صلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نلڑین دجال کا نکلنا سچ جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرین گے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ انکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ انکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر یہہ جادو دنیا مین موجود ہی ہر میت اہل قبلہ پر
مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ
ڈالکر انسان کو مشکک ومخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہ اپنی نشانیون کے جو انسے
ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور
بندہ یون کریگا معتقد ہین اسبات کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے علم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے
خاص کرنا عمل کا واسطی اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا
کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیر ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی
بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن وکتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا دہی
سے رکنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوئی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ
وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی بہڑائی کی باتون سی جو اونکی آپسمین ہوئی تہین باز رہنا بڑی
بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے
گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے
اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے
دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہ تمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہترین
امت بعد رسول خدا صلعم کے ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین
مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے
یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب و
عقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے
یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان
ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین
رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا
نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین۔

اور اصل مین عزلی نہین ہین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل وخطا کی کیونکہ سارے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اللہ و رسول نے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اللہ کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات صحیح جو کہ معتمد لوگونسے مروی ہین اور صحت وقوت اُنکی معروف و ثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت تک پہونچتی ہے اور آپکے اصحاب و تابعین و تبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اون ائمہ مقتدا تک جو کہ متمسک بسنت متعلق بآثار تھے اور ساتھ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور نہ بدنام بدروغگوئی تھے یہ ہین مذاہب اہل سنت وجماعت کے جو کہ اصحاب روایت و اثر اور حامل سنت وخبر گزرے ہین انہین عقائد کے ساتھ تمسک کرنا اور انکا سیکہنا سکہانا چاہیئے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہین بشارت جنت کے قولاً وعملاً واعتقاداً وباللہ التوفیق

فصل بیانمین عقائد مذہب اہل التصوف کے بدکتاب التعرف

اسجگہہ نفس مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابو بکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اللہ تعالی ہین سنہ تین سو اَسّی یا چوراسی یا پچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ۱ صوفیہ اسبات پر مجتمع ہین کہ اللہ تعالی واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر الٰہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حکیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے اور جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکہے ہین اُن سب صفات کے ساتھ متصف اور اُن سب نامونکے ساتھ مسمے ہے وہ ازل سے مع اپنے اسماء وصفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہوتی وہ اپنی بقا مین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تہا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوئی سوا اُسکے الٰہ یعنے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھہ و نیند آئے نہ وہ تداول اوقات مین آئے اور
نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوئی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کرسکین اور نہ اُستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اُسکو پا سکین بعض کبرا نے کہا ہے نہ قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ مِنْ
اوسکو مصادر ہو اور نہ عَنْ موافق اور نہ اِلیٰ اوسکو ملاصق بنے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اِذْ اوسکی
توقیت کرے اور نہ اِنْ اوسکو موامر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹھائے نہ حذاء اُسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اسکو
فراہم کرتا ہے اور نہ کانَ اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکھے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متی کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہوچکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہا و وا و اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
اَینَ کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ماہُوَ کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسلیئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلیئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایماء کے نہ ہمتین اُس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اسپر اجماع ہے کہ آنکھین اوسکا ادراک نہین کرسکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لاسکتے ہین اور نہ اوسکی صفات
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایساہی ہے اور ایساہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شئ عليم ليس كمثله شئ وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین صحیح ہین وہ اُنکے ساتہ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریاء و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات نہ جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ صحیح سمع و بصر و وجہ و ید رکہتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات سے کچھ یہ معنی نہین ہین کہ وہ انکا محتاج ہی یا اشیا کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولکن معنی اسکے یہ
ہین کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہین اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہین اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہین یعنی علم کے کچھ فقط نفی جہل کے نہین ہین اور یہ معنی قدرت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم و قدرت کے ہین اور
اگر نفی جہل سے عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل و عجز کے عالم و قادر ہوتے یہی حال باقی
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتھ ان صفات کے کچھ اللہ کا وصف نہین ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری
صفت ہے اور ایک حکایت ہے اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اور جو شخص اپنی وصف کرنیکو اللہ کی صفت
ٹھیراتا ہے بغیر اسکے کہ سچ مچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جھوٹ باندہتا ہے اور اللہ
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتونمین تغایر نہین ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہے اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع و بصر و وجہ و ید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ ساری صفات
نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات اتیان و مجی و نزول مین اختلاف ہی جمہور صوفیہ نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتین ہین
جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہین اور انسے تعبیر زیادہ اس سے نہین کرتے کہ تلاوت و روایت انکی کرین اور ہر ایمان لاتے ہین
انسے بحث کرنا کچھ واجب نہین ہی محمد بن موسیٰ واسطی کہتے ہین کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہین ہی اسیطرح
اوسکی صفتین بھی معلول نہین ہین اظہار صمدیت کا ناامیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات سے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہی مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہین یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالی ازل مین خالق باری
مصور غفور رحیم شکور تہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتھ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل مین تفرقہ نہین کرتے ہین اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہین اسما مین اختلاف ہی کہ عین اللہ ہین یا غیر اللہ
بعض نے کہا کہ عین ہین ۲۳ قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہین اور مخلوق و محدث و حدث نہین جانتے
زبان پر متلو اور مصحف مین مکتوب اور صدر مین محفوظ ہے حال نہین جسطرح کہ اللہ ہمارے دلون مین معلوم ہمارے
زبانون پر مذکور ہمارے مسجدون مین معبود ہے اور انمین حال نہین ہے ۲۴ اسپر بھی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سے متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہین ہے کسیطرح پر بھی اوسکی کوئی ماہیت نہین جسطرح کہ اوسکی ذات کی ماہیت نہین ہے مگر اسی جہت
اثبات سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر و نہی و خبر و وعد و وعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد حامد

ذام ہے تم جب پیدا ہوا اور ایک زمانہ تمپر گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا وکذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
مذموم اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گے لقولہ تعالی لانذرکم ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور ومخاطب
ہین ساتہ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تہے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت وہجا نہین ہے بلکہ حروف واصوات آلات ہین کلام پر اور یہ آلات ہین
جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف
وصوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اللہ کی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وهذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے
آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن اوسکو دیکہین گے نہ کافر یہ اللہ کیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ اس رویت کو عقلا جائز اور سمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور ومتواتر آئی ہین اسلئے
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر ہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا
مین ان ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ یہ غایت کرامت وافضل نعم ہے اب جائز
نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین ورنہ پہر دنیائے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہئیے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرا مین دیکہا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ
کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکہا جنید ونوری وابوسعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکہا اور کسینے کہا
کہ دل سے دیکہا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکہا جملہ مشائخ نے اونکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ ساری صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عزوجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر وشر کرتے ہین وہ سب اسکی قضا وقدر ومشیت وارادہ
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرین گے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہ
قوت کے جسکو اللہ اوسمین حادث کرتا ہے اور ساتہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل اسی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

صفت پر ہون کہ جو چاہین سو کرین اور جو چاہین حکم دین اور اللہ قوی عزیز قدیر ہو نسبت عبد حقیر ضعیف فقیر کے
لقولہ تعالی یفعل ما یشاء ۸ اسپر بہی اونکا اجماع ہے کہ بندون کے لئے افعال و اکتساب ہے سچ مچ جسپر وہ مثاب یا
معاقب ہوتے ہین اسیوجہ سے اونپر امر و نہی آئی اور وعد و وعید وارد ہوئی اکتساب کے یہی معنی ہین کہ فعل کو قوت
محدثہ سے کرتے ہین یا فعل اونکا واسطے جر منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے لقولہ تعالی لہا ما کسبت وعلیہا
ما اکتسبت ۹ بندے اپنے اکتساب مین مختار و مرید ہین نہ محمول و مجبور و مکرہ مومن نے ایمان کو اختیار کیا دوست
رکہا اچہا جانا اپنے ارادہ سے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو مکروہ و مستقبح جانا اوسکو اختیار رکہا کما قال تعالی حبب الیکم
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اور کافر نے کفر کو اختیار کیا اور دوست رکہا
اور اچہا جانا اور اوسکو ایمان پر اختیار کیا ایمان کو دشمن و قبیح رکہا قال تعالی کذلک زینا لکل امۃ عملہم اسپر صوفیہ کا اجماع ہے ۱۰ قول
صوفیہ کا دربارہ اصلح اجماعاً یہ ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتہ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کی
موافق اونمین حکم دیتا ہے خواہ یہ اونکیلئے اصلح ہو یا نہو کیونکہ اوسکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو درمیان
رب و عبد کے کچہہ فرق نہوتا اللہ نے جو کچہہ احسان و صحت و سلامت و ہدایت و لطف ساتہ بندون کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بہی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے اگر ایسا نہوتا تو وہ مستحق حمد و شکر کا نہ ٹہیرتا
یہ بہی مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بہی اجماع ہے کہ ثواب و عقاب کچہہ استحقاق کی راہ سے نہین ہے بلکہ مشیت و فضل و
عدل کی راہ سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر نہ مستحق عقاب دائم ہین اور نہ افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلکہ اگر وہ سارے آسمان و زمین والونکو عذاب کرے تب بہی ظالم نہین ہے اور اگر سارے کفار کو جنت مین لیجائے
تب بہی یہ کچہہ محال نہین ہے لان الخلق خلقہ والامر امرہ ولکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ اونکی
ساتہ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہین کیونکہ اللہ تعالی جہوٹ نہین بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بہی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایۃ اور یہ باطل ہے
اللہ کا کوئی کام نہ ظلم ہے نہ جور نہ کوئی شے اوس سے قبیح ہے قبح و حسن اشیاء کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اونکا اجماع
ہے اسپر کہ وعید مطلق حقمین کفار کے ہے اور وعد مطلق حقمین محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بصورت
اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جواز عقوبت مین مثل کبائر کے ہین اور غفران کبائر
کو مشیت و شفاعت پر رکہا ہے اور اہل صلوۃ کا خروج نار سے واجب بتاتے ہین کہتے ہین معنی اس آیت کے

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ الآیۃ یہ ہین کہ کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اوپر جائز
ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمع واحد کا اونمین سے علی الجمع کبائر ہین کریمہ ان اللہ لا
یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو ما دون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے
کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین
اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین
آئی ہے اور جسنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچھہ ایجاب وعید کی راہ سے نہین کی
ہے بلکہ وجوب حق الٰہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین
ٹہیرایا اگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہوا کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعدا نکے غیر کیلئے
ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے
سو اگر اونسے استیفا اپنے حق کا اور اونکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اونسے
غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچھہ زیادہ انکو
دے **ع** یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہئے کیا ملے ـ بلکہ اپنے حق کو ہبہ کر دے چنانچہ اسی بات
کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما
لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اوسکا تفضل ہے نہ جزا **۱۳** اسپر اجماع ہے کہ جو کچھہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر
کیا ہے اور جو کچھہ روایات مین حضرت سے آیا ہے درباره شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پلصراط
ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولی جائینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت
کی مراد پر ایمان لانا چاہئیے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت و نار
ابدی اور موجود ہین ابد الآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار ہمیں خالد و مخلد و متنعم و معذب رہینگے
نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین **۱۴**
دار و مدار ایمان اسلام ہے اہل دار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ
بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہئیے اور نماز پیچھے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور
جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے
خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہئیے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہئیے

اور اونکی مشاجرات مین سکوت بہتر ہے یہ مشاجر کچہہ اونکے سبق حسنی مین قدح نہین ہے جسکے لیئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت مین جائیگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہون اونپر تلوار لیکر نکلنا نچاہیئے
امر و نہی واجب ہے جس سے ہوسکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت و قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
و نکیر حق ہے حضرت کا معراج مین آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری مین
ساتہہ بدن کے حق ہے رؤیا حق ہے مومنین کیلیئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرا یا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہین ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آبا کے جنت مین ہونگے اطفال مشرکین مین اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال و مرا دین مین اور خصومت قدر مین اور تنازع کرنا اوسمین درست نہین ہے مالہم وما علیہم مین مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہراً و باطناً اونپر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اسد کی خلق پر نصیح ہون یا عجم سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہین اور بڑے باذل مال
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر انکا اجماع
ہے اسپر کہ جو کچہہ اسد و رسول نے کتاب و سنت مین ذکر کیا ہے وہ فرض و واجب و حتم لازم ہے حقمین عقلا بالغین
کے اوس سے تخلف کرنا جائز نہین نہ کسیطرح اوسمین تفریط کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بہی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب و اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیون نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلیئے ایسا
کوئی مقام نہین ہے کہ اوسمین آداب شریعت اوس سے ساقط ہو جائین محظور کو مباح حرام کو حلال کر دیتے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجہہ لے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتہہ اوسکے آئے ہین اور جو شخص اصفی سر و اعلی رتبہ و اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد مین شدید تر اور عمل مین مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال نہ سبب
سعادت ہین نہ سبب شقاوت سعادت و شقاوت ونکی بمشیت الہی سابق ہو چکی ہے اور پہلے سے لکہہ گئی ہے
جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے هذا كتاب رب العالمين فيه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل
على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا اسیطرح حقمین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعيد من سعد في بطن امه والشقي من شقي في بطن امه یہ اعمال کچہہ من حیث الاستحقاق موجب ثواب
و عقاب کے نہین ہین بلکہ عدل کی راہ سے ہین اور اسد کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت اوسکیلیئے

ہے جسکے لئے اللہ کیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہو چکی ہے اور عذاب نار اوسکے لئے ہے جسکے لئے
اللہ کیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کر چکی ہے کما قال هؤلاء فی الجنة ولا ابالی وهؤلاء فی النار
ولا ابالی اعمال عباد علامات و امارات ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فکل میسر لما خلق له ١٦ صوفیہ
مجمع ہین اثبات پر کہ اللہ تعالی اعمال پر ثواب دیتا و عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل سئی پر وعید
فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانہ صادق وخبرہ صدق ١٧ اونکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل
اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے رہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ
وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا
افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن
ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها انبیاء نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا
ہان اللہ کو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیاء کی
کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے هی وجود جهلك عن قيام علمه معلوم
ہوا کہ معرفت و علم مین فرق ہے ١٨ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالے
مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور یہ جائز نہین ہے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی
عبارت بولنا جائز نہین ہے لقولہ تعالے قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے
ابن عطا کہتے ہین اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قولہ تعالی خلقناکم یعنی الارواح ثم صورناکم یعنی
الاجساد ١٩ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین
فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھہ جوہر و عمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو
واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے
ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بھی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیاء علیہم
السلام ٢٠ اسپر اونکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقولہ تعالے ولقد فضلنا بعض النبيين
علی بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقولہ صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لکن حضرت کا افضل ہونا
بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ٢١ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل بشر ہین در
بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

جلیل القدر عظیم الخطر کیون نہو انبیا سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہون یا سہو وغفلت لیکن
وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہین نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہین ۲۱ اولیا سے کرامات ہوتی ہین یہ بات
قرآن حدیث دونون سے ثابت ہے حضرت کے عہد مین اور بعد آپکے عہد کے بہی ظہور اوسکا ہوا اولیا سے جب
کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل وخضوع وخشیت واستکانت بڑہ جاتا ہے وہ اللہ کا شکر بجالاتے ہین اللہ اونکا
اجر زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیا کیلئے معجزات ہوتے ہین اولیا کے لئے کرامات عدا کیلئے مخادعات اولیا کو علم اپنی کرامت
کا نہین ہوتا ہے انبیا کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیا غیر معصوم ہین اور انبیا معصوم ہین بعض نے کہا ولی
کو اپنا ولی ہونا معلوم نہین ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا جائز ہے کہ وہ اس امر کا شناسا ہو اعلام ولایت کا کچہہ
طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادۃ کچہ نہین ہوتا ہے ولکن یہ اعلام سرائر مین ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے
۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول عمل نیت ہے نیت کے معنی تصدیق ہین اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ
تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر وباطن مین ایک شے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر
مین اشیا مختلفہ ہین اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر اشل اوسکے وجوب کے باطنا ہے اور وہ اقرار ہے کہتے
ہین کہ ایمان بڑہتا گہٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑہتی گہٹتی نہین ہے اگر گہٹتی تو پہر بندہ ایمان سے نکل
جائے کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اخبار وعید کی اوسمین ادنی شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے
قوت ولقین کے ہوتی ہے ہان زبان کا اقرار نہ بڑہے نہ گہٹے اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے **ف**
بعض نے کہا جس مومن نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجالایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن مین
ہے اور جسنے یہ کچہہ نکیا وہ مخلد فی النار رہے اور جسنے باوجود اقرار وتصدیق کے اعمال مین تقصیر کی جائز ہے کہ وہ
معذب غیر مخلد ہو سو وہ خلو سے تو امن مین ہے لیکن عذاب سے مامون نہین ہے تو اوسکا امن ناقص غیر کامل ہوا اور جو شخص تین نسب بجالایا
اوسکا امن تام غیر ناقص ہے اسلئے یہ بات ٹہیری کہ نقصان امن کا سبب نقصان ایمانکی ہوا اور تمام امن بسبب تمام ایمانکی ہو حضرت
نے حق مین قاصر فی الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ
ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو
کامل ٹہیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر وباطن دونون مین ہوتے ہین سو جو سبکو عام
ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جو سبکو عام نہین ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم وبیشی
ایمان کی کچہہ طرف سے مین کچہہ نہین ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جو دت وحسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچھ ساری عورتین اعیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسا کو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبرا نے کہا ہے ایمان طرف سے اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیا کے زیادہ ہوتا ہی
نہ کم اور طرف سے غیر انبیا کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۳ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا ابت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اوسکے
ساتھ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و اعتقاد
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہی
وہی ٹہیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اوسمین خوض زائد کرنا کچھ ضرور نہین ہی ۲۵
قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالے کا دربارہ مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہا مین
اخذ کرتے ہین اور مہما امکن اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہا کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ مذہب
نزدیک اوسکے صحیح ہوا اس طور پر کہ مثل اوسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بہی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اوسکا اول اعلم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اوسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت وجوب کے عجالۃً ادا کرے تقصیر و
تاخیر و تفریط روا نرکہے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اوسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکہنا دونون جائز ہین اور استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن لہ حال تقلہ فمال یبلغہ ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرف و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لکن ساتھ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

مہربانی کرے یہ پیشہ کرنا نزدیک انکے اوس شخص کیلئے واجب ہے جسکا فرض نفقہ اسکے ساتھ لگا ہوا ہے جنید کہتے
ہین کسب ایک عمل مقبل الی اللہ ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اسمین شغل کرے یہ گمان نہ لے
کہ جلب رزق و جر منفعت اسی مین ہے پس بس آور مفرد آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچہہ اسپر واجب نہین
ہے اور نہ قادح توکل در جارح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی و احق ہے اور اعراض
اوس سے وقت صحت توکل و ثقت باللہ کے اوجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب
کرتے ہین اور غیر متوکل واسطے لقاؤن کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما تحققناه وصح عندنا من
مذاهب القوم من اقاویلهم فی کتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرف اصولهم وتحقق فی
مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم انتهی حاصله

فصل بیان مین عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی بمطابق کتاب فتوحات اونکی اور جو لکہا ہے شیخ عبدالوہاب شعرانی نے

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد
صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس اللہ کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر یہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اوسکا
فساد ظاہر کر دینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکہو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تہا حالانکہ
وہ لوگ مشرک تہے انکو اپنی جان پر اپنی برات کا شرک باللہ سے اور اپنے اقرار با لوحدانیۃ کا گواہ ٹہیرایا تہا اسلیئے
کہ اونکو یہ بات معلوم تہی کہ اللہ تعالے جہان والون کو اپنے سامنے کہڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک مین انسے
سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا اور ہر امین اپنی امانت ادا کریگا اور موذن کیلئے ہر سامع اذان
گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بہی گواہی دینگے لہذا شیطان وقت سماع اذان کے پشت پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے
تاکہ اذان موذن کو نہ سنے اور اوسکے لئے گواہی دینا نہ پڑے اور منجملہ اون لوگون کے نہ ٹہیرے جو ساعی اوسکی
سعادت مین ہین یہ شیطان لعنہ اللہ ہمارا خاص دشمن اور عدو محض ہے وہ کب ہماری بہلائی و بہتری چاہتا
ہے سو جب دشمن کو چارہ اس بات سے نہین ہے کہ جس بات پر تو نے اوسکو گواہ ٹہیرایا ہے وہ اوسکی گواہی
دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ مچ ہوگی تو پہر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور
اچہا آدمی ہے تجکو چاہیئے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سواے

میرے اخوان واحباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ مینے اللہ تعالے کو اور ملائکہ اور انبیا کو اور ان مسلمین کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ و ولد سے مالک ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے مالک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا نہ آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر محال ٹہیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت اور تلقا ہو وہ تو مقدس ہے جہات و اقطار سے مرئی ہے دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے ساتہ اوسکے مستوی ہے آخرت و اولی اوسیکے لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا و هو الآن علی ما علیه کان یعنی اب بہی جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل بعد صیغے ہین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کرسکتا لیس کمثله شیٔ و هو السمیع البصیر عرش کو پیدا کرکے استوا کی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بناکر اوسکو آسمان و زمین کی سعت دی لوح محفوظ و قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کرکے مطابق اپنے علم کے حقمین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کاتب بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا اور جو نکو اندر بدنون کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین روحین اوتاری گئی ہین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ آسمانون اور زمین مین ہے اوس سبکو مسخر اون خلفا کا ٹہیرایا یہ سب اوسیکی طرف سے ہے وہ قائم

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنایا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھ حاجت خلق کی ہو
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اللہ پر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تھا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
ٹھیرا فہو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو علی کل شئ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا محصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکھ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر اشیاء
نہ تھی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تھا پھر اوسی علم کے بموجب ونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیاء رہا
کچھ اشیاء کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیاء کا اتقان و احکام اور اون پر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بہی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب و شہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب و شہادت مین وہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد سے متعلق
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہکیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
فاعل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت رنج یا نقصان عبد یا حر برد یا حر
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بر یا بحر نفع یا ضر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیاء ارض یا سماء ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل غداۃ یا اصیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالی ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لاراد لامرہ ولا معقب لحکمہ یوتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویہدی من یشاء
ویضل من یشاء ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن اگر ساری خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد خدا نہین ہے تو نہین کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا خلاف
مراد خدا کے کچھ کرنا چاہے تو ہرگز نہین کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہین ہے ورنہ اللہ نے اونکو اس

امر کی قدرت وہی ہے کفر وایمان وطاعت وعصیان سب اوسکی مشیت وحکم وارادہ سے ہے اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ اس ارادہ کے اور عالم تھا معدوم کا پھر اوسنے عالم کو بلا تفکر وتدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تھا کہ تدبر وتفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل وعلا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد او تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان ومکان واکوان والوان کے ایجاد کیا سو علی الحقیقت جو
مین کوئی مرید بجز اس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل مقول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کر کے ایجاد کیا وہ سنتا دیکھتا ہے
ہر متحرک وساکن وناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلی ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے جی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس
کے صوت مماست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندھیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکھتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع وہی ہے سنتا دیکھتا اوسنے تکلم کیا لکن نہ خاموشی متقدم
سے اور نہ سکوت متوہم سے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم وارادہ وقدرت کے موسی
علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور وتوریت انجیل فرقان رکھا بغیر کسی تشبیہ وتکییف کے
اوسکا کلام بغیر لہات ولسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر اصمخہ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ وجفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار ونظر کرنے کے برہان مین لانے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچھ اوسکے
سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل وعدل باسط وقابض ہے جب جہان کو ایجاد
واختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل وبدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکے امر مین نہین
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستائے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچھ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور وحیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع وخوف ٹہیرے جو کچھ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکی
ارادہ وامر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقوی وفجور کا کرنیوالا وہی ہے پھر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑلے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کرے اور نہ اوسکا فضل اوسکے عدل مین حکمران ہو عالم کو دو قبضے مین نکالا اور اونکیلئے دو مرتبے رکہے
فرمایا هؤلاء للجنة ولا ابالی وهؤلاء للنار ولا ابالی کسی معترض نے دم وہان کچہہ اعتراض نکیا کیونکہ
اوسوقت وہان کوئی موجود نہ تہا وہی خود موجود تہا سو سب نیچے تصرف اسماء الٰہی کے ہین ایک قبضہ زیر ہلہ
ہے دوسرا قبضہ زیر اسماء آلاء ہے اللہ پاک اگر چاہتا کہ سارا جہان سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا
کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تہی لکن اوسنے اسطرح پر نچاہا بلکہ اوسطرح پر ہو لیجو کہ
اوسنے چاہا کہ کوئی شقی ہے اور کوئی سعید یہان اور معاد مین اب کوئی رستہ طرف بدلنا اوسکے حکم کے
نہین ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ پانچ نمازین برابر پچاس نمازون کے ہین ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید کیونکہ ملک مین میرا ہی تصرف ہے اور میری ہی مشیت جاری ہے اسکی حقیقت سوا نہین
سرائر دل کی اندہی مین افکار و ضمائر کا اوسپر گزر نہین ہوتا مگر بطور وہب الٰہی اور وجود روحانی کے
جس نہج پر اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت مین اوسکے لئے یہ امر سابق ہو چکا ہے اوسکو
یہ موہبت ملتی ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تہی اوسکو معلوم تہا کہ یہ دقائق قدیم مین اوسکے سوا
کوئی فاعل نہین ہے اور نہ کوئی موجود بذات خود ہے مگر وہی ایک اللہ ہی نے تمکو اور تمہارے اعمال کو
پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہین کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے حجت بالغہ اوسیکے لئے ہے
وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگا وے **ف** مینے جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو اپنی
نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹہیرایا ہے اسیطرح مین اللہ اور ملائکہ اور ہماری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اپنی
توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفے و مختار و مجتبی پر گواہ کرتا ہون وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہین
جنکو اللہ نے سب لوگون کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ اپنے اذن سے اور سراج منیر ٹہیرا کر بہیجا ہے
حضرت پر جو کچہہ اللہ کیطرف سے اترا تہا وہ اونہون نے پہنچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیر خواہی کی
حجۃ الوداع مین کہڑے ہو کر سارے اتباع حاضرین کو خطبہ سُنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعد و عید پہنچائے
اعظام وار عاد کیا آپ نے تذکیر کے ساتہہ کسیکو خاص نہین کیا یہ تذکیر باذن احد صمد تہی پہر کہا الا هل بلغت
سب نے کہا ہان فرمایا اللهم اشهد مین ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہین خواہ مجہے وہ معلوم ہے یا نہین منجملہ
اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے نزدیک خدا کے جب آتی ہے تو دیر نہین
کرتی سو مجکو اسپر ایمان ہے اسمین کچہہ شک و شبہہ نہین ہے جسطرح کہ مین اس بات پر بہی ایمان لایا ہون

اور ہمنے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق
ہے اور عرض ہونا اللہ پر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے
اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ مین
جانا حق ہے اور کرب وسدن کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے
اور شفاعت ملائکہ وانبیار ومومنین شفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے
جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور تابید
کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچھہ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہو یا جہل
وہ حق ہے یہ شہادت میری ہے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس یہ پہنچی ہے
وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے جہان کہین ہو اللہ تعالیٰ ہمکو اور تمکو اس ایمان سے نفع دے
اور ہمکو اوسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکھے اور کرامت و رضوان کے گہر مین ہمکو داخل
کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہون گے
اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جسنے کتب آلہیہ کو ایمان کے ساتہہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہو کر
پہرا ہے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اوسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی
اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق و تقریر فائق کے ثابت
کیا ہے اور علما و اولیار کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین آن عقائد مین وہ مسائل اتحاد وغیرہ جنپر انتقاد
کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے انکو کتاب فتوحات مین طرف سے حُسّاد شیخ کے
مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی انہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ نہی
کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باللہ نے انکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر درحقیقت
اونکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جو کہ بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہین سو تفوہ و تکلم کرنا شیخ
کا ساتہہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماول ہین اور ہر
شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ
کے منکر تہے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ اونکے بعض الفاظ محتمل و ماول ہین اور تکفیر کو موقوف
رکہا وللہ الحمد **ف** شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لا یکون عنده شطح عن ظاهر الشریعة ابدا بل یری ان من الواجب علیه ان یحق الحق و یبطل
الباطل ویعمل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتهی بلفظه شعرانی رح نے متن کبری میں بعد نقل عبارت کے کہا ہے
ومن ناقد وفهمه عرف ان جمیع المواضع التی فیها شطح فی کتبه مدسوسة علیه لاسیما کتاب
الفتوحات المکیة فانه وضعه فی حال کماله بیقین وقد فرغ منه قبل موته بنحو ثلث سنین وبقرینة
ما قاله فی الفتوحات المکیة فی مواضع کثیرة من ان الشطح کله رعونة نفس لایصدر قط من محقق
وبقرینة قوله ایضا فی مواضع من اراد ان لا یضل فلا یرم میزان الشریعة من یده طرفة عین
بل یستصحبها لیلا ونهارا عند کل قول وفعل واعتقاد انتهی میں کہتا ہون مجدد الف ثانی شیخ احمد
سہرندی رح نے مکتوبات میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ
شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رح پر نہیں ہوئی ورنہ وہ اون عقائد کو جنپر انتقاد کیا ہے مدسوس
سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہین وبالجملة فلا یحل مطالعة کتب التوحید
الخاص الا لعالم کامل ومن سلك طریق القوم واما من لم یکن واحدا من هذین الرجلین فلا ینبغی
له مطالعة شیء من ذلك خوفا علیه من ادخال الشبه التی لایکاد الفطن یخرج منها فضلا عن غیر الفطن ولکن
من شان النفس کثرة الفضول ومحبة الخوض فیما لا یعنیها وقد اجمع اهل الحق علی وجوب تاویل احادیث
الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا وخالف فی ذلك الکرامیة المجسمة والحشویة المشبهة
فمنعوا تاویلها وحملوها علی الوجه المستحیل فی حقه تعالی من التشبیه والتکییف حتی ان
بعضهم کان علی المنبر فنزل درجا منه وقال ینزل ربکم عن کرسیه الی سماء الدنیا کنزولی من منبری هذا
وهذا جهل لیس فوقه جهل وکل هؤلاء محجوجون بالکتاب والسنة ودلائل العقول واذا تعددت وجوه
الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجه الراجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقوله تعالی فاعتبروا یا اولی
الابصار ولقوله تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه وذهب سفیان الثوری
والاوزاعی وغیرهما الی انه یطرح التشبیه والتکییف ونقف عن تعیین وجه من وجوه التاویل انتهی
مین کہتا ہون کہ مراد شعرانی رح کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ وتکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ
وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف دربارہ صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے
اسجگہ نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہین اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی استطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیۃ وحذفت منہا کل مایخالف ظاہر الشریعۃ فلما اخبرنی
بانہم دسوا فی کتب الشیخ مایوھم الحلول والاتحاد ورد علی الشیخ شمس الدین المدنی بنسخۃ
فی الفتوحات التی قابلہا علی خط الشیخ بعربیتہ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایۃ الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتا ہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح اسبات پر ہے کہ مسائل اتحاد و حلول
ونحوہا مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بروجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شئ وھو السمیع البصیر ۵ نہ کوئی اوسکا شبیہ نظیر ہے اور نہ کوئی عون شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم مسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
ہین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیاء ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پہر وہ کام اوسیکی طرف چڑہ جاتا ہے ایسے دنمین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسینے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچہہ اہل عالم کرتے ہین اوسیکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
عصمت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم ستر واخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر محرک مسکن
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ اذہان تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہوسکتا وہ جلیل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے مشابہ ہوسکے یا طرف کسی اختراع وابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر مع اوسکے کسب کے قائم ہے لقد احصٰهم وعدهم عدا وکلهم اٰتیه یوم القیٰمة فردا لتجزی کل
نفس بما تسعی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنی خلق سے غنی ہے تربیت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجیر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچہہ واسطے جلب نفع یا دفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
وفکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ صرف اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور صاحب
عرش مجید اور فاعل لما یرید متفرد ہے ساتہہ قدرت کے اختراع اعیان وکشف ضر وبلوی وتقلیب اعیان
وتغییر احوال پر کل یوم هو فی شان جو بات مقدر جسوقت کی ہے اوسکو اوسیوقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتہہ حیات کے عالم ہے ساتہہ علم کے قادر ہے ساتہہ قدرت کے مرید ہے ساتہہ ارادہ کے سمیع ہے ساتہہ
سمع کے بصیر ہے ساتہہ بصر کے مدرک ہے ساتہہ ادراک کے متکلم ہے ساتہہ کلام کے آمر ہے ساتہہ امر کے ناہی
ہے ساتہہ نہی کے مخبر ہے ساتہہ خبر کے اپنے حکم وقضا مین عادل ہے اپنے عطا وانعام مین محسن متفضل ہے مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
بہولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکہتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب وسخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتہہ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسمٰوٰت مطویٰت بیمینه ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹہی مین لے لیگا کوئی طرف اونکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نا آئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیه یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتہہ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتھ سے لگایا درخت طوبیٰ کو اپنے ہاتھ سے بویا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اونسے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمٰن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو اُلٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان و زمین دن
قیامت کے اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکھدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جائنگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اسکو
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکہین گے کچہہ شک و شبہ اوسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لہم ویعطیہم ما یمتنون وقال تعالیٰ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ بندے دن
فصل کے اوسپر عرض کئے جائنگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک اور سات زمینین بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے پانی آسمان ہفتم
پر ہے رحمٰن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے وہے اوسکے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے
ہین اور جو کچہہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹہانیوالے ہین جو اوسکو اوٹہائے ہوئے ہین قال تعالیٰ الذین
یحملون العرش ومن حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے وتری الملٰئکۃ حافین حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی وسعت مثل وسعت سمٰوٰت و ارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہوا اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانون کے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچہہ زمینون مین اور اونکے درمیان ہے اور جو کچہہ تحت الثریٰ اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے وہ ہر درخت اور ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتے کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزہ و ریت اور وزن پہاڑون کا اور تول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکی اسرار و انفاس
و کلام کو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہئیے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمٰن علی العرش استویٰ
و قولہ ثم استویٰ علی العرش الرحمٰن و قولہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تہا کہ اللہ کہان ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تہا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ہو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب طلاق لفظ استوار کا بغیر تاویل کے چاہیئے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہین اور نہ بمعنے علو و رفعت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہین اور نہ بمعنے استیلار و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین کیونکہ یہ بمعنے شرع مین نہین آئے ہین اور نہ کسی شخص
سے منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہین بلکہ اونسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم مین آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک مین بہی مروی ہے امام احمد رح نے
مرنے سے پہلے کہا تہا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیہ و لا تعطیل دوسر الفظ اونکا یہ ہے
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شئ من ہذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تیسر الفظ یہ ہے نحن
نؤمن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء و کما شاء بلا حد ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحدہ حاد
کعب احبار کہتے ہین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی و عرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شئ من عبادی شیخ جیلی رح فرماتے ہین کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی مین جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالی
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ علو و قدرت و استیلار و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر چاہیئے یہ استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی ور سات آیتون مین اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ مین آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتہ ان صفات کے ہم سیطرح کتاب و سنت سے خروج نہین کر سکتے ہین بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکہہ کر اوسپر ایمان لاتے ہین اور کیفیت کو صفات مین سپرد علم الہی کرتے ہین سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرہا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ و نسأل اللہ العفو والعافیۃ و نعوذ بہ من ان نقول فیہ

وفی صفاته مالم یخبرنا به هو او رسوله صلی الله علیه واله وسلم اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اور جسطرح کہ وہ
چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس مذنب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندوں میں سے پسند کرتا ہے اوسکو
بخشدیتا ہے یہ نزول معنی نزول رحمت و ثواب نہین ہے جسطرح کہ معتزلہ و اشعریہ دعوی کرتے بلکہ حدیث
عبادہ بن صامت مین آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح و یعلو علی کرسیہ یہ حدیث بالفاظ
مختلفہ ابو ہریرہ و جابر و علی و ابن مسعود و ابو الدرداء و ابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبون نے
اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل
دیتے تہے اسیطرح شب نصف شعبان مین نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تہا ماھذا الاحادیث
التی تحدث بھا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد و یتحرک اونہون نے سائل
سے فرمایا تقول ان اللہ یقدر علی ان اللہ ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تنکرہ یحیی بن
سعین کہتے ہین جب تجہسے کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن
عیاض نے کہا کہ جب تجہسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل
ما یشاء ٢ ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب و وحی ہے جسکو جبریل علیہ
السلام لیکر حضرت پر آئے تہے بہ لغت رسول مین نازل ہوا ہے یہہ کلام وہی قرآن شریف ہے جو کہ
مخلوق نہین ہے یہ کسیطرح پڑہا جائے تلاوت کیا جائے لکہا جائے متفرق طور پر اللہ کی صفت ذات ہی
نہ محدث ہے نہ مبدل نہ مغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسکی طرف سے آیا اوسکیطرف عود
کریگا یہ حافظین کے سینون مین اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کفدست اور ناظرین کے ملاحظہ
مین اور اہل اسلام کے مصاحف مین اور صبیان کے الواح مین ہے جہان کہین مرئی و موجود ہو جو شخص یہہ
اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتہ
قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف
گئے ہین ٣ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ اصوات مسموعہ ہین کیونکہ انہین سے گونگا اور خاموش
آدمی متکلم و ناطق ہو جاتا ہے اللہ کا کلام حروف و اصوات سے منفک نہین ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے
وہ کور باطن اور مکابر حس ہے اللہ تعالی نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون
کو ذکر کے کتاب ٹہیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ومیم حرف ولام حرف اور فرمایا انزل القران علی سبعة احرف کلہا شاف اور بخاری مین عبداللہ بن انس سے رفعاً آیا ہے یحشر اللہ سبحانہ العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا الدیان دوسری روایت مین یون ہے اذا تکلم اللہ بالوحی سمع صوتہ اهل السماء فیخرون سجدا الحدیث ابن عباس کا لفظ یہ ہے صوتا کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون له سجدا محمد بن کعب کہتے ہین بنی اسرائیل نے موسیٰ سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا شبهت صوت ربی بصوت الرعد حین لا یس بجع اسکے بعد شیخ حنبلی رح نے فرمایا ہے وهذه الآیات والاخبار تدل علی ان کلام اللہ صوت لا کصوت الآدمیین الی قوله وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایة جماعة من الاصحاب رضی اللہ عنهم بخلاف قول اشعریہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے والله حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی امر ونہی واستخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام اللہ تعالی متواصل لا سکوت فیه لا صمت احمد بن حنبل سے پوچھا تھا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانه سکت لقلنا به ولکنا نقول انه متکلم کیف شاء بلا کیف ولا تشبیه ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیونکے کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقوله تعالے انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہو الی مالا نہایة له امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیساپور وجرجان کے لکھا تھا اور کہا ہے ومن قال ان حروف التہجی محدثة فهو کافر باللہ ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القرآن مخلوقا اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیهود اول ما هلکت بهذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو اسیطرح غیر قرآن مین بھی ثابت ہے ۵ ہم معتقد ہین اسبات کے کہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین جو کوئی اونکو حفظ کریگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آئی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ سارے نام سوا قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے اونکو نام بنام ہر ایک سورت سے نکالکر بتایا ہے اور غنیة الطالبین مین مذکور ہین عبداللہ بن امام احمد نے اسمار زواید کا بھی ان عدد پر ذکر کیا ہے

ابو بکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب سبات پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر نہ کرہ نام پائے اون سبکو شمار جانا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث ترمذی مین نو دو نہ نام بطریق سرد آئے ہین وہی معتبر مین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء وصفات کے ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گہٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہی توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات واحادیث دلیل ہین زیادت ونقصان ایمان پر ابن عباس وابو ہریرہ وابو الدردا کہتے ہین کہ الایمان یزید وینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت ونقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب ہے متضمن ہے علم کو ساتہ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتہ ہید وصفات الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات ونوافل واجتناب زلات ومعاصی کے اور یہ بہی کہا جاتا ہے کہ ایمان نام ہے دین وشریعت وملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات ومحرمات سے اگر یہ صفت ہے ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام بمعنی انقیاد واستسلام ہے ہر مومن مستسلم ومنقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن باللہ نہین ہوتا اسلئے کہ کبہی خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متناول ہے سمیات کثیرہ کو فعلاً وقولاً اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانینت قلب اور عبادات خمس کے امام احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رفعا مروی ہے جسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہی فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ لیعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچہا تہا کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام وتعریض ہے ساتہ قرآن کے اور جسنے کہا کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اسبات پر ہے کہ جس چیز کے ساتہ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ منقرض ہوگیا اور کسی ایک نے منجملہ اونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہے

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پہ واجب ہے کہ وہ
اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑ کر اون امور مین بحث و کلام و خوض کرنے سے باز رہے جنہین صحابہ و تابعین
و تبع تابعین نے خاموشی اختیار کی تہی اللہ تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہالک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتہ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہین ہے کہ انا مؤمن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے
انا مؤمن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انہ مؤمن فہو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح حذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق اور اونکی کسب ہین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچہہ ہی ہون لکن نہ اس معنی سے کہ اللہ نے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی بہی کی ہے
کوئی شخص اوس سے صاد و مانع نہین ہوسکتا ہے نہ زائد ناقص ہوا اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جاسکتی ہے اللہ
تعالی نے جسطرح رزق حلال دیتا ہے اسیطرح پر رزق حرام بہی دیتا ہے اسمعنی پر کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مر گیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی
اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل و صنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے ہمنے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی و خطاب ہے پر استحقاق
ثواب عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبرتم
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال ہذہ النار التی کنتم بہا
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے ٹہیراتے ہین کہ بند کیا کہولا آجیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
کتاب و سنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سو جب جزا منکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدایش بہی
انکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خلق کل صانع وصنعتہ حتی خلق الجزار
وجزرہ ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لیکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقہ مالم یخبرنا اللہ بمصیرہ ۱۰ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ بسبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین اوسمین استیفا اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جلیگی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلینگے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب دس طاعت پر نملیگا وکذلک قول الخوارج تنبالہم ۱۱ ہم اسبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نہتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہائے گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر ومقدور
سے گریز وپناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہوچکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرے
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکر
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کرسکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک
بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ حدیث ابن مسعود جسمین مذاکر خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت وعمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق لہ الخ دلیل ہین خیر

وحشر قدر پر ۱۲ ہم ایمان لائے ہین اسپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو انہین سر کی آنکھون سے دیکہا ہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور یہ اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابو بکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ بار دیکہا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور پچاس نماز مین کم ہوئین یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکہنا کتاب اللہ سے ولقد رآہ نزلۃ اخری جابر کہتے ہین آپنے فرمایا رایت ربی مشافھۃ لاشک فیہ وقولہ تعالے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ابن عباس نے کہا ہے رؤیا عین اریھا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکہتے ہین کہ منکر ونکیر ہر ایک شخص کے پاس آتے ہین سوائے انبیا کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتے ہین عقائد دین مین وہ جب قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح آجاتی ہے وہ اوٹہہ بیٹہتا ہے اوسکی روح بلا الم مسئول ہوتی ہے مردہ اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصًا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر وضغطہ قبر پر واجب ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہین مسئلہ منکر ونکیر وعذاب ونعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث ونشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشاء خلق پر قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بہی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبا لھم ۱۵ ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر و اوزار کے قبول کریگا واجب ہے یہہ شفاعت قبل دخول نار کے عمومًا واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے دلمین برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین ایکبار باخلاص اللہ عزوجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبھم ولکن ذلک فی السنۃ ۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چنگاری سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی پئینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط وقبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہ راہ ہے دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

۱۸ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
وعدلی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامة نزل الجبار علی عرشه وقدماه علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیه علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئی تو ہمراہ ہوئے کہاہان ۱۹ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ اوسدن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگوں سے مستور ہو جائیگا پھر اوس سے اقرار اوسکے گناہونکا کرائیگا پھر فرمائیگا عبد اسے
ذنوبک هذه فانی قد سترتها علیک فی الدنیا وانا اغفرها لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب و عذاب عمال کا عارف بقرارت سیئات حسنات وماله وما علیه کریگا وقد انکرت
المعطلة المحاسبة وقد کذبهم الله تعالیٰ بقوله ان الینا ایابهم وان علینا حسابهم ۲۰ ایک عقاد اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات وسیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلة مع المرجیة والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے وفی کتاب الله وسنة رسوله تکذیبهم یہ میزان ہاتہ مین رحمن کے ہوگی یا ہاتہ مین جبریل علیہ
السلام کے آہنت اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگی حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل اور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پہر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگی حسنات پر انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پہر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جسکے ننانوے سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل وسمع سے ثابت ہوئی ہے مقربین
سو وہ بےحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بےحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتھ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پہر مومنین مین کسیکا حساب یسیر ہوگا اوسکو حکم جنت کا
کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ پہر کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضی مین آیا ہے کل الخلق الا من اعتصم بالله فانه

فايس مى به الى النار ٢١ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت ونار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گہر ہین
ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت وایمان کے نعیم وثواب مقرر کیا ہے دوسرے گہر کو واسطے اہل معاصی
وطغیان کے عقاب ونکال ٹہیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونون گہرونکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین یہ کبہی فنا نہونگی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم وحوا اور ابلیس تہے پہر وہان سے نکالے گئے وقد
انکرت المعتزلة ذلك سو یہ معتزلہ جنت مین نجائینگے لکن نار مین خالد مخلد رہینگے اسلئے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا وفی کتاب اللہ وسنة رسول اللہ تکذیبهم الحاصل جنت ونار اسدم مخلوق وموجود
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے وہ لقا رکے لئے ہین ونکو کبہی
فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجہے اللہ وہ تو تیرے
پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چہوڑکر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت ونار وما فیہما کو فنا نہین ہے
تو پہر اللہ کسی کو جنت سے نہ نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر دن مزید نعیم مین ابدالآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت ونار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ٢٢ ایک عتقاد اہل اسلام کا قاطبةً یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا وسید المرسلین وخاتم النبیین ہین ہر طرف کافہ مردم
کے اور طرف جن کے عامةً مبعوث ہین اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیاء کو ملے تہے بلکہ زیادہ اونسے
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزے گنے ہین منجملہ اونکے ایک قرآن منظوم بروجہ مخصوص مفارق جمیع اوزان
کلام عرب ہے جسکی نظم وترتیب وبلاغت وفصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام نلا سکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت وفصاحت مین تہے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حقمین معجزہ ٹہیرا جیسے عصا معجزہ تہا موسے
علیہ السلام کا یا احیاء موتی وابراء اکمہ وابرص معجزہ تہا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تہی ٢٢ ایک عتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جملہ امم وافضل اہل قرن ہے انمین اہل بیعة الرضوان افضل اہل قرون ہین یہ ایکہزار چار سو

نفر تہی پہر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی ہتے بعد اصحاب طالوت پہر انمین چالیس شخص اہل دار خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پہر ان چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل ہین خلفاء اربعہ و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد و سعید و ابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پہر افضل ان چار یار مین ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی انہین چار نے بعد حضرت صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابو بکر کچہہ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس علی چہہ برس پہر انیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس تک والی رکہا تہا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ و اتفاق و رضاء صحاب ہوئی تہی انمین ہر ایک اپنے عصر و زمان مین سائر صحابہ سے افضل تہا کچہہ سیف و قہر و غلبہ سے یا افضل سے چہین کر نہین ہوئے تہے شیخ حنبلی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان خلافۃ ابی بکر ثبتت بالنص الجلی والاشارۃ وہو مذہب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث رحمہم اللہ تعالی عمر کو ابو بکر نے خلیفہ کیا تہا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا انقیاد کیا اور امیر المومنین نام رکہا بعد عمر کے سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبد الرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پہر علی نے پہر سب لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیہ ولا فسقہ ولا قتلہ خلاف ما قالت الروافض تبا لہم پہر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بہی باتفاق جماعہ و اجماع صحابہ ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انہ لم یکن اماما قط تبا لہم رہا قتال کرنا علی کا ساتہ طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے اسبات پر کہ ان مشاجرات سے جو باعث منازعت و منافرت و خصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے اللہ تعالی دن قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تہے اور اونکی امامت صحیح تہی بعد اتفاق اہل حل و عقد کے اونکی امامت و خلافت پر جسنے اونپر خروج بالنصب کیا وہ باغی خارجی ہے اس سے قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ و طلحہ و زبیر وہ طالب تہے ثار عثمان کیونکہ وہ ظلما مارے گئے تہے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تہے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے گیا فاحسن احوالنا الامساک ورد ہم الی اللہ عز وجل وہو احکم الحاکمین و خیر الفاصلین

والاشتغال بعيوب انفسنا وتطهير قلوبنا من امهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الامور
رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے آپس امامت معاویہ بعقد
حسن واجب ہوگئی آور اس سال کا نام جماعت ٹھیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھہ گیا آور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث امر خلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث مین
ہے تدور رحى الاسلام لخمس وثلاثين او ست وثلاثين او سبع وثلاثين مراد دوران رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے سو یہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا ہین منجملہ خلافت معاویہ کے ہین
اونیس سال و رچند ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے ساتہ
نسار نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نسار عالمین ہین اللہ نے
قول ملحدین سے اونکو بری کیا جسکی قرأت وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نسار عالمین
ہین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سویہی اہل قرآن
ہین انکا ذکر اللہ نے کتاب عزیز مین کیا ہے آور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہین جنہون نے دونون
قبلونکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول الله والذين معه الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین آہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اللہ ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذين
جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا غلا
للذين امنوا ربنا انك رؤف رحيم . قال تعالى تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون
عما كانوا يعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا يدخل النار احد بايع تحت الشجرة آور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع الله على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فى اصحاب رسول الله صلعم بكلمة فهو صاحب هوى ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے سمع
وطاعت ائمہ مسلمین پر اور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجابر کے جسکو لوگون نے والی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے اسبات پر کہ کسی اہل قبلہ کے لئے قطعا حکم جنت یا نار کا نلگائین مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی منقاد ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

ہے اسپر کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کریں اور اسباب پر کہ گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہون یا کواکب کما زعمت القدریۃ
والمنجمون ۲۶ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہو جائے اور لغزش آجائے پہر ہلاک ہو جائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت و جماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداہنت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعة فقد احبه سو نہ اونکے پاس بیٹہے اور نہ اونکو اپنے پاس بٹہائے نہ اعیاد و اوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم الله من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت
الله ان یغفر ذنوبه وان قل عمله سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط
الله حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سجستانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنة فقال دعنا من
هذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انه ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجہنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین اون سبکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت و جماعت کو ناجی کہا ہے
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جائے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم ہے
جو کہ ساتہ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

علامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کو ناصبہ کہتے ہین یہ سب عصبیت وعناد ہے واسطے اہل سنت کے حالانکہ انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہین وہنین کوئی نام انپر نہین چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی تسمیہ کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ وانس وجن ورسائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب عاہات سے بری تہے انظر کیف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا۔ اسکے بعد حضرت شیخ نے لکہا ہے هذا آخر ما الفنا فی باب معرفة الصانع والاعتقاد علی مذهب اهل السنة والجماعة علی الاختصار والقلادة انتہٰی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کرنیمین ان عقادات کے ادلہ کو حذف کردیا ہے الا ماشاء اللہ اگر کسیکو اطلاع دلائل پران مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے اسکے بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا اعنافت اون صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل وشک وظن وغلبہ ظن وسہو ونسیان وسنہ ونوم وغلبہ وغفلت وعجز وموت وخرس وصمم وعمی وشہوت ونفور ومیل وحرد وغیظ وحزن وتاسف وکمد وحسرت ولہف والم ولذت ونفع ومضرت وتمنی وعزم وکذب وغیرہا انتہی اب مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلاً وجزءاً اپنا اعتقاد درست کرلے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو ہرگز وہ اہل سنت مین سمجہا نجائیگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے بموجب مکتوب ۲۶۶ کے

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہین وہ یگانہ ہے ذات اور صفات اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتہ فی الحقیقۃ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچہ مشارکت اسمی ومناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات وافعال اوسکے ہمرنگ اوسکی ذات کے بیچون وبیچگون ہین اور اونکو صفات وافعال ممکنات سے کچہہ مناسبت نہین ہے ۱ مثلاً صفت علم کی ایک صفت قدیم اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد وتکثر کو اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد وتعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل و ابد منکشف ہین اور ساری
اشیاء کو مع اونکے احوال متضادہ و متناسبہ و کلیہ و جزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے آدسی ایک آن مین اوسی زید کو موجود جانتا ہے اور یہی معدوم اور جنین و صبی و جوان
و پیر اور زندہ اور مردہ و قائم و قاعد و مستند و مضطجع و خندان گریان و متلذذ و متالم و عزیز و ذلیل
سبکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد تعلق کا بہی
اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد تعلقات کا طالب ہے تعدد آنات و تکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الآن واحد
وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچھہ ضد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود
و معدوم جانتا ہے مگر اوسی آن مین یہ بہی جانتا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہے
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ہذا سائر الاحوال سو اگر ہم اللہ کے
علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوئے اور
وہ تعلق بہی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون و بیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہرچند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور مظنہ حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچھہ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی
نہی کہ تغیر و حدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد تعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی اوسیجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق ہین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اوسین

وآخرین وسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی احیاء ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتہ اوسی ایک فعل کے سیطرح اگر ایجاد ہے یا اعدام ناشی وسی فعل سے ہے سوا اوسکے فعل مین بہی تعدد و تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق سے ساری مخلوقات اولین وآخرین مع اوقات مخصوصۂ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکی فعل کیطرح بیچون و بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لا یحمل عطایا الملک الا مطایاہ شعری کو حقیقت فعل حق کی اطلاع نہوئی اسلئے اوسنے تکوین کو حادث کہدیا اور اللہ کے افعال کو حادث جان لیا یہ بات نجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اللہ کے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا فعل تو بیچون و بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الٰہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین مرایائی محدثات مین کہان گنجایش اسد بمظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

در تنگنای صورت معنی چگونہ گنجد | در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال و صفات کو اوسکی ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچہہ اوسکی ذات سے منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال و صفات کی ٹہیری نہ خود افعال و صفات کی ہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر اللہ تعالی محیط جملہ اشیا ہے اور ساتہ اشیاء کے قرب و معیت رکہتا ہے لکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچہہ کشف و شہود سے معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات و صفات و افعال کی حقیقت سے سوائے جہل و حیرت کے کچہہ نصیب نہین ہے ایمان ساتہ غیب کے لانا چاہیئے اور جو کچہہ مکشوف و مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین | کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

ہنوز ایوان استغنا بلند ست | مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ اللہ تعالے محیط اشیا ہے اور قریب باشیا ہے اور با اشیا ہے لکن ہم معنی حاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے
ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز
اوسکے ساتھ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی
مراد کے ہین اسلئے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فھو اللہ یہ ہے
کہ جب فقر تمام ہوا اور نیستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچھ باقی نرہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتھ خدا کی
متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالیٰ سبحانہ عما یتوھم الظلمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ رح نے
فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶
تغیر وتبدل کو طرف ذات وصفات وافعال حقتعالیٰ کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ وصفاتہ
ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچھہ
قبیل تغیر وتبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر وضلالت ہے بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالیٰ
مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر وتبدل اوسکی ذات وصفت وفعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ
غنی مطلق ہے ذات مین اور بہی صفات وافعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح
کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بہی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجھی جاتی
ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور کمالات اسمائی وصفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجھپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے
حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہے نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سواوس سے بہی مراد نہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف
ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالیٰ عن ذلک علوا کبیرا ۷ اللہ تعالیٰ
جمیع صفات نقص وسمات حدوث سے منزہ ومبرا ہے نہ جسم وجسمانی ہے نہ مکانی وزمانی ساری صفات
کمال اوسکے لئے ثابت ہین منجملہ اونکے آٹھہ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود ذات مقدس پر
زائد ہین حیات وعلم وقدرت وارادہ وبصر وسمع وکلام وتکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین نہ یہ
کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتھ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے
تعالیٰ وتقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۵

ازروئی تعقل ہمہ غیراند صفات + با ذات توازروئی تحقق ہمہ عین ++

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیان صفات نے جیسے معتزلہ وفلاسفہ ہین تغایر علمی واتحاد
خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم
قدرت وارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرین گے
نفی صفات سے باہر نہین ہونگی اور تغایر اعتباری کچھ انکے بکار آمد نہین ہوسکتا ہے ۸ اللہ تعالی
قدیم وازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم وازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو
شخص غیر کی قدم وازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا وفارابی وغیرہما کی
تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول وتقدم ہیولی وصورت کے ہین اور سموات ومابینہما کو قدیم جانتے
ہین ہمارے حضرت خواجہ رح فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسکو
ظاہر سے پھیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہ ٹھیرے ۹
اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبۂ ایجاب ومظنۂ اضطرار سے منزہ ومبرا ہے فلسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین
جانکر نفی اختیار کی کرکے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل وبیکار سمجھ لیا ہے
اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہ بھی ساتہ ایجاب کے ہے خالق ارض وسموات کو نجانکر وجود حوادث کو
طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکی
زعم فاسد مین انکو کچھ کام اللہ تعالی سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب واضطرار کے التجا طرف عقل
فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچھ تعلق
نہین بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بھی رجوع نہین
رکھتے اسلیئے کہ اوسکو انکے دفع بلیات مین کچھ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرق ضالہ
سے بھی بڑھکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان
احمقون کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت وبلاہت سے بڑہے ہوئے ہین ایک تو کفر وانکار
احکام منزلہ وعناد وعداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ وتلبیس دلائل وشواہد
باطلہ مین اثبات مقاصد ومطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بھی نہین ہو سموات
وکواکب جو ہر وقت بیقرار وسرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات واوضاع پر رکھتے ہین اور

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکھ بند کر لی ہے اور معاملہ نے دور
سمجھ لیا ہے عجب بخرد اور بیدولت ہین اسنے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب
فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف
ہے مساوات زوایائے ثلاث کی مثلث ہر دو قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماموتی کہ جانگاہ
انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء
متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اوسکے ذریعہ سے اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح بہ الغزالی فی
المنقذ من الضلال اہل ملت و متابعین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین
کچھ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق
تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے آپکو تقلید انبیاء سے باہر
نکالکر دیے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیہ السلام کی جب افلاطون
کو جو کلان تران بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مھتدون لاحاجۃ بنا الی من یھدینا یہ شخص عجب
بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہی
اوسکو دیکھنا اور اوسکے احوال کا تفطن کرنا چاہئے تہا نہ یہ کہ بے دیکھے بہالے بکمال عناد و سفاہت سے
یہ جواب دیدیا نجانا اللہ سبحانہ عن ظلمات معتقداتھم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم
نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثناء سبق مین قباحات ان بےعقلون کے خوب واضح ہوئے اور انپر
بہت سے فوائد مرتب ہوئے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت
رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت
فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین عجائب
کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اونکے جو مخالف آرائے اہل
حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطائے اجتہادی
کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کہ مین اونکو منجملہ مقبولین کے
جانتا ہون اور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور اونکے
علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور اونکے جمیع علوم کو صواب

جانتی ہے اور دلائل و شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون
فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار کی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے ہین شیخ کو کہ اولیاء مقبولین
سے ہین خطاء کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین اور مخالف آراے اہل
حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق ہو التوسط الذی وفقنا الله سبحانه به لمنه وکرمه
ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتھ شیخ کے شریک ہے ہرچند شیخ اس مسئلہ مین بھی
طرز خاص رکھتے ہین اما اصل سخن مین شرکت ہے سو یہ مسئلہ بھی اگرچہ بظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق
ہے لکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے مینے بعنایت آلہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو
ساتھ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے عائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین
کو دور کر دیا وہ بھی اس نہج پر کہ محل ریب و اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی الناظر ۱۰ سارے
ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا نفوس کیا افلاک کیا عناصر سب منسوب ہین طرف
ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین اللہ تعالی
کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بھی اوسکی احتیاج رکھتے ہین اسباب و وسائط کے وجود کو روپوش اپنے
فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹھیرایا نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا
ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹھیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیاء سے
سرمہ کش ہوئی ہے اسبات کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و وسائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین اللہ تعالی کے
محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکھتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے مین
جو مثل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اونکے جو اونکو
ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلاً جماد محض سے ایک فعل دیکھکر اسباب کا سراغ
پاتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک اوسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اس
جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماورا اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلیے فعل جماد کا روپوش
فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلا کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل بنظر بجادیت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر
فکذا ہذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد
محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا منکر ہے یضل به کثیرا

ویھدی بہ کثیرا آیہ معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت اسی
کمال کو دفع اسباب مین جانتی ہے اور ابتدا اشیاء کو بتوسط انہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے
مصالح ہین ربنا ما خلقت ھذا باطلا انبیاء علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین مع ھذا امور کو اللہ
کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تھی
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تھا اور کہا تھا ما اغنی عنکم من اللہ من شیئ ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل
المتوکلون اللہ نے اونکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انہ لذو
علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو بھی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین رہی تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالے بعض اوقات مین اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کردے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسباب کو
اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھ اثر ظاہر
نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لکن اوس تاثیر کو نشی وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالے سے جانے میری رائے اس مسئلہ مین یون ہی ہے آگے خدا جانے اس بیان
سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین
بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر حق تعالیٰ توکل ٹھیرایا تھا فرمایا علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون ۱۱ مرید وخالق ہر
خیر و شر کا اللہ تعالے ہے خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ و رضا
کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجھا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدا کے طرف
اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا اور
ایجاد کفر و معاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجھا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر و معاصی مرضی اسم مضل ہین سو

یہ بات بھی مخالف اہل حق ہے اور طرف ایجاب کے مائل ہے جسکا منشار رضا ہوا ہے جیسے یہ کہین کہ شراق واغبارت مرضی آفتاب ہے اور اللہ نے بندون کو قدرت وارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالیٰ کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالیٰ کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اللہ کی خلق اوس فعل سے متعلق ہوجاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد واختیار سے ہوا تو ناچار تعلق مدح وذم وثواب عقاب کا ساتہ اوسکے ٹہیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعف باعتبار قوت اختیار حقتعالیٰ کے کہا ہے تو مسلّم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ ادا فعل مامورین کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے فان اللہ لایکلف بمالیس فی وسعہ بل یرید الیسر ولا یرید العسر غایت مافی الباب یہ ہے کہ جزا مخلد فعل موقت پر مفوض بتقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا تو ہم ہی جانتے ہین کہ کفر کرنا بنسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ وباطنہ وموجد سموات وارض ہے اور جو بزرگی و کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہئے کہ سب عقوبات سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتہ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس وشیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا ہونا چاہئے کہ وہ خلود ہے تنعمات وتلذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتہ ایمان کے اسلئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو فقیر کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لیکن ایمان اوسکا عطا وفضل ہے اور دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابك من حسنة فمن اللہ وما اصابك من سيئة فمن نفسك دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتہ ایمان کے حقیقت مین ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا بڑا اجر اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول نار کا ساتہ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اِس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لهذا اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت و بے کیف وبے شبہ ومثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت وغیر اہل ملت وغیر اہل سنت

سب کے سب منکر ہین اور رویت بیجہت و بے کیف کو تجویز نہین کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بہی رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہین اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہین کرتے ہمارے حضرت شیخ رح سے نقل کرتے تہے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتہ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتہ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار انکا بیجہتی و بے کیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتہ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین جہت و کیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہین ہے ؎

یراہ المؤمنون بغیر کیف　　　وادراک وضرب من مثال

۱۳ ابعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگوارون کا متوسط نہوتا گمراہون کو طرف معرفت ذات وصفات واجب الوجود تعالی وتقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الٰہی کو عدم مرضیات خدا سے کون تمییز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات سے معزول ہین اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگوارون کے اس معاملہ مین مخذول ہین ؎

گر نہوتی ذات پاک انبیاء　　　حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہر چند حجت ہے لکن حجت ہونے مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت ہے انبیاء کی جسکے ساتہ عذاب وثواب خروی دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب وعذاب ساتہ بعثت کے منوط ٹہیرا تو اب بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ سبب معرفت ذات وصفات واجب الوجود تعالی وتقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادات دنیویہ واخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو مناسب اوسکے نہین ہے معلوم وممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ وکور جو امکان وحدوث سے داغدار ہے کیا جانے کہ مناسب حضرت وجود کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے ہمار وصفات وافعال کیا ہین اور نامناسب کیا ہے تا کہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمییز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ وباطنہ ہے بڑا بدبخت وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اوتعالی کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل و علا کے دعوت کرتے ہین اور بندہ کو سعادت قرب و وصول مولی جل سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالی پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا ملک و تعالی مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور بمقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو بصورت مین بعثت کا گناہ کیا ہے اور کسلیے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہر چند احکام الٰہی مین ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت و اتصال غیر متکیف ساتھ مرتبہ وجوب حق تعالی کے پیدا ہو جائے اور بسبب اوس مناسبت و اتصال کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت معیت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ عقل ہر چند اوس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اوسکو ساتھ اس ہیکر ہیولانی کے ہے بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ واہمہ اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے خیال کو نچھوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہیگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے اس نشاء فانی کے ہین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذہ اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے معصوم نہ ٹہیرے اور شائبہ نسیان و مظنۂ خطا سے محفوظ نہوے بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلیے وہ لائق اعتماد کے ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے معصوم ٹہیرے اور فرشتہ بعض اوقات مین محسوس بہی ہو جاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین کبہی اثنا تبلیغ مین ساتھ قوئے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہو جاتے ہین اسطرح پر کہ اوس وقت کچھ بہی تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبہی نہین دیتے اسلیے وہ علوم بسبب خلط اون مقدمات کے ہیئت کاذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتماد سے باہر آجاتے ہین یا یون کہا جائے

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا منوط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات وتعالیٰ ہین اور یہ بات
موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گزر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور
وہ صفائے جو کفار واہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس
سے سوا ضلالت کے کچھہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتہ نہین آتی اور کشف
بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی نفس کے کفار واہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود
اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ
البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی راہ سے ثابت
ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ وزنادقہ گمان کرتے ہین
اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو
امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر
مرتکب اوسکے خلاف کے ہوں تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف ندین اور چہوڑ دین
کہ کہائین پیین سوئین اور اپنے طور پر رہین سہین ان بیدولتون اور بیخردون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر
منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلاً بہی
واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اوس سے
سوائے شرارت وفساد کے کچھہ ظاہر نہو ہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتہ دراز کرے
اور ساتہ خبث وفساد کے پیش آئے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر
یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب
یا یون کہا جائے کہ یہ تعالیٰ مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو اب جو حکم وتصرف
وہ انمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لایسئل عما یفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او ۔۔۔ کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجدے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر
مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچھہ ظلم نہین ہے
ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اوسمین عین ستم ہین صاحب

شرع نے بواسطہ بعض مصالح کے اون املاک کو ہماری طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اللہ کی ملک ہین لہذا ہمارا تصرف او نمین وتناہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے اوس تصرف کو تجویز فرمادیا ہے اور مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچھہ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب صادق اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہر چند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر اونکے حقمین جائز نہین رکہی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر تنبیہہ کر دئے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا صواب سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلک الخطأ ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب دنیاوی کے رکہتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب اخروی کی رکہتا ہے کہ حقیقت مین عذاب اخروی ہے کریمہ النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حقمین عذاب قبر کے اتری ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکی زلات ومعاصی سے ساتہ کمال کرم درا فت کے درگزر کرین اور صلا مواخذہ نفرما دین اور اگر بمقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام ومحن دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دین اور اگر کچھہ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محنتین جو اوس جگہ مقرر ہین کفارہ ہوجائین تاکہ پاک وپاکیزہ ہوکر حشر مین اوٹہین اور جسکے ساتہ یہ کچھہ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے مگر ایسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لکن اگر مسلمان ہے تو انجام اوسکا رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہہ ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیٔ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ وحیوان ونبات ومعادن سب معدوم وناچیز ہوجائینگے آسمان پہٹ پڑین گے تارے بکہر جائین گے زمین پہاڑ ہبا منثور ہوجائینگے یہ اعدام وافنا نفخہ اولی سے متعلق ہے دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹہ کہڑے ہونگے اور محشر مین آئینگے فلاسفہ اعدام سموات وکواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہونا فنا وفساد کا انپر جائز نہین رکہتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین معذلک متاخرین انکی کمال بے خردی سے آپکو زمرۂ اہل اسلام مین بتاتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو اونسے باور رکہتے ہین اور بے تحاشا اونکو مسلمان جانتے ہین اوسپر طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس جماعت

ہین سے کامل جانتے ہین اور آونپر طعن وتشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے
ہین اور انبیار کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
وقال تعالی اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت وقال تعالی وفتحت السماء فکانت ابوابا
اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتہ کلمہ شہادت کے اسلام مین
کافی نہین ہے جو کچہہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے اور تبری کفر و کافر سے
بہی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ویلا ونہ خرط القتاد ۱۶ حساب ومیزان وصراط حق
ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیز
اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے آخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق
کرنا حقیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف
طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب
نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی
ہے ۷ بہشت و دوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے
اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص
القطعیۃ الموکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کل شئ کفار
کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پہر کہا کہ نار انکے حقمین برد و سلام ہو جائے گی جسطرح
کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہو گئی تہی اور وعید حقمین خلف کو روا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحب
طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بہی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت
رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتہ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک
نہ پہنچے گی کما قال تعالی انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اللہ تعالے نے بعد رحمتی
وسعت کل شئ کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذینہم بآیاتنا یؤمنون
شیخ نے اول آیت کو پڑہا اور آخر آیت سے کچہہ کام نہ رکہا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہو سکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر اسجگہ اسلئے ہو کہ
مراد وعدہ سے یہان تصرف رسل ہے اور غلبہ انکا کفار پر اور یہ ضمن وعدہ وعید ہے وعدہ خاص اسلئے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اِس آیت کریمہ مین خلف وعدہی منتفی ہوا ور خلف وعیدہی فالآیۃ مستشہدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور لائق شان باریتعالیٰ نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اوسنے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد نکرونگا معذلک واسطے مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین بڑی شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع المسلمین ۸ ملائکہ اللہ کے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا ونسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین اور زنی ومردی سے منزہ وبترآنذکیر ضمائر کی انکے حقمین اندر قرآن کریم باعتبار شرف صنف مذکور کے ہے صنف نساء سے جسطرح کہ اللہ نے اپنے حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اللہ نے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو ادمیون سے ساتہ اِس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی وامام الحرمین وصاحب فتوحات مکیہ قائل ہین افضلیت خواص ملک کے خواص بشر سے اور جو بات مجہہ فقیر پر ظاہر کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت بنی سے لکن نبوت ورسالت مین ایک درجہ ہے بنی کے لئے کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ بشر کے اور نیز مجہپر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہہ اعتداد نہین ہے کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ بنسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے انبیاء علیہم السلام کے ہے اور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہبات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی بنی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس ولی کا سر ہمیشہ بنی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیئے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل سے علما وصوفیہ کا اختلاف ہے جب اچہی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علما کے ملتا ہے اِسکا بہید یہ ہے کہ نظر علما کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات وعلوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصور ہے کمالات ومعارف ولایت پرنا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی اصوب
احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق
قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت وتواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بھی ایک رکن ایمان
کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکھتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر و کافری سے
اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے خصائص لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے اور
اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتھ کفر سے تبری نکرے تو یہ مُصَدِّق مُبتَلیٰ ہے کہ وہ داغ ارتداد
کے ساتھ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء سو
تحقیق ایمان مین تبرے کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنیٰ درجہ تبری قلبی ہے اور اعلیٰ درجہ تبری قلبی
وقالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکہنے سے ساتھ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دلسے ہو اگر خوف ضرر
کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب و قالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یاایھا النبی جاھد الکفار و
المنافقین واغلظ علیھم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ و رسول کی بے دشمنی دشمنان
خدا و رسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء
ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے
موالات دوستونکی شرط ٹھیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف اسبات کو تجویز نکریگا
کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تہے جنہون نے حضرت کی محبت مین جان و مال صرف کردیا
اور جاہ و ریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکیطرف کسطرح منسوب کرسکتے ہین حالانکہ محبت اہل قرابت
نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹھیرایا ہے کما قال تعالےٰ قل لا اسئلکم
اجراً الا المودة فی القربیٰ ومن یقترف حسنة نزد له فیھا حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر
بزرگی پائی اور شجرۂ طیبۂ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے سے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے
تبری کی قال تعالےٰ قد کانت لکم اسوة حسنة فی ابراھیم والذین معه اذ قالوا لقومھم انا
برءاء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوة والبغضاء ابداً حتی تؤمنوا باللہ وحدہ
کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل وعلا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو
ساتھ کفر و کافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات وعزی ونحوہا اور انکے عباد بالذات

دشمن حق ہین خلود نار اسی عمل شنیع کی جزا ہے اور آگہہ ہوائی افسانی اور سائر اعمال سیئہ یہ نسبت نہین
رکہتے ہین اسلیئے کہ عداوت وغضب بہ نسبت انکے کمدرجہ ہین اگر غضب ہے منسوب طرف صفات کے
ہے اگر عتاب وعقاب ہے راجع طرف افعال کے ہے اسلیئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹہیری بلکہ
انکی مغفرت کو منوط اپنی مشیت پر رکہا ہے سو جبکہ کفر وکفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و
رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچیگی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی
کو نہین اوٹہا دیگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی وارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا
تعلق صفت سے ہوتا ہے اسلیئے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص
ہے ساتہ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتہ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار
کو رحمت سے نصیب ہے تو اسجگہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے
کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر وصورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج وکید ہے
اونکے حقمین کریمہ ایحسبون انما نمدهم بہ من مال وبنین نسارع لهم فی الخیرات بل لا
یشعرون اور کریمہ سنستدرجهم من حیث لا یعلمون واملی لهم ان کیدی متین اسی بات
کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزاء کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم
کفر بجالاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ارتداد
کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو اب بموجب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص
آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا
اوسکو دوزخ سے باہر لائینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق تیرے نزدیک کیا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجالانے
مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لکن برکت سے اوس ذرہ بہر
ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت** معروف
فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کیطرف
توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہرچند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہون کچہہ نفع نہوا بعد

بعد توجہ بسیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہیں صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہیں اور منشا اونکا کدورات موالات سے ساتھ کفر اہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرینگی تنقیہ ان ظلمات کا مربوط ہے ساتھ عذاب نار کے کہ جزا کفر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذرہ بھر ایمان بھی رکھتا ہے جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیئے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیئے پس جو مسلمان کہ باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکی جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیئے اور اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیئے کما هو الحال الی الیوم اور اس بات کی امید رکہنا چاہیئے کہ آخر کو برکت ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان الله لا یغفر ان یشرك به اگر بندہ کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بھر ایمان رکھتا ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر الله چاہے گا بخشے گا نہین تو عذاب کریگا نزد یک فقیر کی عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتھ کفر و صفات کفر کے کما سیجیئ تحقیقه اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا مجرد عفو و احسان سے اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ انکو عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتہ اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچھوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کریمہ الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئك لهم الامن موید اسی بات کو ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے والله اعلم بحقایق الامور لکہا کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بھی عذاب دوزخ آیا ہے کما قال تعالیٰ ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فیها اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز فرض عمداً قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرین گے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتہ کفار کے نہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتہ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کافر ہے کما ذکره المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاهل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امة

مرحومة لاعذاب لها في الآخرة یہ اخبار اور آیت متعددہ اسکو مؤید ہین اور احوال اطفال مشرکین اور سکنہ شواہق جبال و مشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکھا ہے ۲۰ زیادت ونقصان ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لا یزید ولا ینقص اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید و ینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق ویقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم وبیش کی نہین ہے اور جو شے زیادت ونقصان کو قبول کرتی ہے وہ داخل دائرہ ظن ہے نہ یقین غایت ما فی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے سے اوس یقین کو ایک جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالحہ سے وہ یقین مکدر ہوجاتا ہے سو کم وبیشی باعتبار اعمال کے انجلا مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی کی کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکہا کہ رجوع اس کم وبیشی کا طرف صفات یقین کے ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد وناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص ان دونون کو دیکہکر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا ونمایندگی زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا ونمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون آئینہ برابر ہین کچہہ زیادت ونقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا ونمایندگی مین ہے کہ یہ صفات مین آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا دیر فع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے جو عدم زیادت ونقصان ایمان پر کرتے ہین دور ہوگئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل ایمان انبیا علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیا کا جو سراپا منجلی ونورانی ہے اوسکے ثمرات ونتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات وکدورات رکہتا ہے علی تفاوت درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار اوسی انجلا ونورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکہو انبیا نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت وذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار ا نہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکہتاہے وہ گویا اِس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص فضائل
سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم وبیشی نہین آتی ہے
اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت ونقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے
ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن ویقین ہے بصورت
مین کم وبیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے اسجگہ یقین واذعان قلبی
ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بہی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مؤمن حقا امام شافعی کہتے ہین انا
مؤمن انشاءاللہ تعالی حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب
ثانی باعتبار مآل وانجام کار کے لکن تحاشی صورت استثناء سے اولی واحوط ہے کما لا یخفی علی
المنصف ۲۲ کرامات اولیاء حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے
ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی وضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتہ
دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اِس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف
متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب
درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ وتابعین
ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ اونکے ایک امام شافعی رح
ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے
کہا ہے قد تواتر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر
افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پہر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح
اللہ الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا
خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انما
انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان
رجالا یفضلونی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری دارقطنی
کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی
روایات علی سے اور صحابہ دیگر سے متواتر مروی وثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبدالرزاق نے کہ اکابر شیعہ علیؓ سے تہے یون کہاہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاھما علی نفسہ والالما فضلتھا کفی بی وزراان احبہ ثم اخالفہ یہ سب روایات صواعق محرقہ سے مستفاد ہین ترتیبی تفضیل عثمانؓ کی سواکثر علماء اہل سنت اسی بات پر ہین کہ افضل بعد شیخین کے عثمان ہین پہر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہی ہے اور وہ توقف جو فضیلت عثمان مین امام مالک سے نقل کیا گیاہے قاضی عیاض کہتے ہین کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھہرایا ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وھو الاصح انشاء اللہ تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام اعظم رح سے سمجھا ہے کہ من علامات السنۃ والجماعۃ تفضیل الشیخین و حُبّ الختنین نزدیک اس فقیر کے محل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین مین ظہور فتن واختلال امور کا بہت ہوا تہا اور لوگون کے دل مین اس راہ سے کدورت ہوگئی تہی اس بات کو ملاحظہ کر کے انکے حقمین لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹھہرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی شائبہ توقف کا ملحوظ ہو وکیف کہ کتب حنفیہ مشحون ہین اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب خلافتہم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اسنے کم ہے لکن احوط یہ ہے کہ منکر افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہین کرین گے بلکہ مبتدع و گمراہ کہین گے اسلئے کہ علما کو اوسکی تکفیر مین اختلاف ہے اور قطعیت مین اس اجماع کے قیل وقال ہے یہ منکر قرین یزید بید ولت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن مین توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو براہ ایذائے خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے امین کے آپ کو پہنچی ہے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذ وھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یوخذ وقال تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ مولانا سعدالدین نے عقائد نسفی مین دربارہ اس افضلیت کے جو کچہ انصاف سمجھا ہے وہ انصاف سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے ماحصل ہے اسلئے کہ علما کی نزدیک یہ امر مقرر ہے کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب آلہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلاء کے نہین ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تہے یا تابعین مقدر

فضائل ومناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہین کسی صحابی کے نقل نہین کئے یہانتک کہ امام
احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابۃ من الفضائل ماجاء لعلی تعہذا امام احمد
نے حکم کیا ہے ساتھ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضلیت کی اور کچھہ ہے سوا
ان فضائل ومناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر مشاہدین دولت وحی کو میسر تھی کہ صراحۃً
یا قرینۃً اونہون نے یہ بات معلوم کی تھی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تھے تو یہ قول شارح عقائد نسفی
کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ
توقف کو اوسوقت گنجایش تھی کہ اوس فضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالۃً معلوم
نکیا ہوتا اور جب معلوم کرلیا ہے ثواب کیلئے توقف کرنا چاہئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پھر کیلئے
حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر
فضول سمجھے وہ خود بو الفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے
اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچھہ دلیل
مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضیلت اور بات سو اگر
یہ بات تسلیم بھی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات مین سے ہین لائق تمسک کے نہین
ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا جا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت
نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۴۲ جو منازعات ومشاجرات درمیان
صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہئے کہ یہ نزاع ہوی وتعصب سے دور رہے
تفتازانی نے باوجود افراط کے حبّ علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن
عن نزاع فی خلافۃ بل عن خطأ فی الاجتہاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویۃ
واحزابہ بغوا عن طاعتہ مع اعترافہم بانہ افضل اہل زمانہ وانہ لا احق بالامامۃ منہ لشبہۃ ھی
ترک القصاص عن قتلۃ عثمان رضی اللہ عنہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرۃ ولا فسقۃ لما لہم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے
اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن وتشنیع سے مرفوع اسلئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر
صلعم کو نصب العین رکھہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتھ نیکی کے یاد کرنا چاہئے اور حضرت کی دوستی سے

انکا دوستدار ہونا چاہئیے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے
کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجھسے ہے یہی حال بغض کا ہے
کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجھسے تعلق رکہتا ہے ہمکو ساتہ محاربان حضرت امیسے
کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لکن جو کہ وہ اصحاب حضرت
صلعم مین آور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکہین اور اونکے بغض وایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار
ہم سب کو دوست رکہتے ہین بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض وایذا سے بہاگتے ہین
کہ یہ بغض وایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور
مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تھے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچہہ کہنا سننا فضول
ہے انتہی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

بعد حمد ونعت کے شاہ صاحب نے لکہا ہے کہ مین اللہ کو اور اون ملائکہ وجن وانس کو جو حاضر ہین
گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ
رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال
کے منزہ ہے سارے صفات نقص وزوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع
معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا شبہ نہین اور
نہ کوئی ضد وند ومثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکہتا اور نہ استحقاق عبادت
مین اور نہ کوئی خلق وتدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء
مرض وعطار رزق وکشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہوجاتی
ہے لکن نہ اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو
شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچہہ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی
پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی حادث

اوسکی ذات انکے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے ہین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بھی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بحسب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالی حدوث وتجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہوسکے بلفظ اینجا وانجا اور نہ اوسپر حرکت وانتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات وصفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش کے کچھہ بمعنی تحیز وجہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
واستوا کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۳ اللہ تعالی دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر آئیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھہ ہی سے دیکھنا ہوا اگر یہ رویت
بغیر موازاۃ ومقابلہ وجہت ولون وشکل ہوگی اسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین سو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس بس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھون سے مع شکل ولون ومواجہہ
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رایت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھہ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیاناً دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ ورسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھہ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۴ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر ومعاصی اوسکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ انکی
رضا سے وہ اپنی ذات وصفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فہو ضامن علی اللہ اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنٰکم عبثاً اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین اوس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل و
حکم مین طرف کسی جور وظلم کے منسوب ہو سکتا ہے بلکہ خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
بات نہین ہے کہ وہ کسی شے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت وغرض لگی ہو کہ یہ
ضعف وقبح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھہ حکم و دخل حسن وقبح اشیاء مین نہین ہے
اور نہ اسبات مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب وعقاب ہین بلکہ حسن وقبح اشیار کا اللہ کی قضا وحکم
سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پہر کسی بات کیوجہ مصلحت کو عقل پالیتی ہے اور مناسبت
اوسکی واسطے ثواب وعقاب کے سمجھ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے
دریافت نہین ہو سکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق وتجدد ہے
یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین بمعنی مذکور ہے ۵

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست   در پردہ دار دین کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہین علوی مقرب وموکل ہین کتابت اعمال وحفظ عباد پر مہالک سے وہ
طرف خیرات کے بلاتے ہین بنی کو لمہ خیر کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اللہ
کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بہی اللہ کی
مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لمہ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسکو بطور
وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور
صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے
اجساد محشور ہون گے اونکے اندر روح پہیری جائے گی وہ بدن یہی بدن ہون گے جو شرعاً
دنیا ہی کے گرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہوگا یا الطف ہون جسطرح
کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچا جوان اور بوڑہا ہو جاتا ہے گو ہزار بار
اوسمین تبدل اجزار کا ہو ۱۱ مجازات وحساب وصراط حق ہین جنت ونار بہی حق ہین یہ
دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لکن نص مین تصریح انکے مکان کی نہین آئی ہے
بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچھہ احاطہ اللہ کی خلق وعوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال دنیا و آخرت مین دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق والعباد کے دوسرے بر سبیل خرق عادت سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی النظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہون گے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے آلہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین بر سبیل اجتماع نہین ہوتے ہین جو ہی امور دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیاء کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم ہین اللہ تعالیٰ عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو سری ہی سے کچھہ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اثبات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصئہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہو گا اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص کے جو مثل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالیٰ اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء **۱۹** ہم گواہی دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کے اور سائر صحابہ واہل بیت کی توقیر کرتے ہین اور اونکی عظم محل کے اسلام مین معترف ہین اسیطرح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی ادا کرتے ہین **۲۰** ابوبکر امام حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور پادشاہی گزندہ آئی ابوبکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت رکہتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم وامثالہا کو بہی عام وشامل ہو بلکہ بمعنی عظم نفع اسلام ہے دو امیر اور دو وزیر امت حضرت کے یہی ابوبکر وعمر تہے باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق مین کیونکہ حضرت صلعم دو جہتین رکہتے تہے ایک جہت سے اللہ تعالے سے اخذ کرتے دوسری جہت سے خلق کو دیتے سو ان دونون صاحبون کو بابت اعطاء خلق اس تالیف مجمع وتدبیر حرب مین ید طولی تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام وپیشوا ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب **۲۱** ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے مگر اوس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات دین ہو **۲۲** امر معروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی ہذہ عقیدتی ادین اللہ تعالی بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا واخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب انتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف چونکہ دار مدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا گیا لکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت کہتے ہین اقصی تذلل کو اور یہ اقصی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃً ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا یا نیتۃً ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے ہین ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا وسنے

ضرور ہی حقیقت شرک کی اونکو سمجہائی اور ان دونون درجونمین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ
الفاظ متقارب ہون پہر جو لوگ مریض شرک تہے وہ کئی طرح پر تہے ایک وہ مین جو بالکل اللہ کے جلال کو بہول گئے
اونہون نے سوای شرکا کے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات
نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تہے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کسینے یہہ اعتقاد کیا
کہ سید مدبر اللہ تعالے ہے لکن کبہی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف وتالہ دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کردیتا ہے
اور اوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف
سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوا‌ے امور عظام کے اوسکے سپرد کردیتا ہے اسلئے اسکے زبان
اونکو بندہ کہنے سے لڑکہڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹہراتا ہے پہر اس سے بہی عدول کرکے ابناء
اللہ و محبا حبیب خدا نام رکہتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبد المسیح و عبد العزی وغیرہما جمہور
یہود و نصارے و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسلیئے اشیاء محسوسہ کو
کہ مظان اشراک مین کفر ٹہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام و امثال ذلک الغرض
حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ
اعتقاد کری کہ صدور ان آثار کا اسلیئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتہہ کسی ایک صفت کے صفات کمال
سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی
مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہوکر باقی بذات خدا ہو جائے یا مانند اسکے
جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکہتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک
ٹہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے تہے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بہی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت
بغیر اللہ کرتے تہے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تہے واسطے بر آمد مطلب کے اور اونکے
نامون کو پڑہتے تہے بامید برکت اسلیئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نمازمین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین
اور فرمایا ولا تدع مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکا کا نام بنات
اللہ و ابناء اللہ رکہتے تہے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتہے یہہ کہ اونہون نے اپنے مولویون اور درویشون
کو اللہ کے سوا ارباب ٹہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد تہے کہ جسکو وہ حلال حرام کردین وہی نفس الامرمین

حلال وحرام ہے کما قال تعالے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ پانچوین یہہ کہ وہ ذبح سے اصنام و
نجوم کا تقرب حاصل کرتے تہے کبہی وقت ذبح کے اونکا نام پکارتے اور کبہی انصاب مخصوصہ پر ذبح کرتے سو اس
بات سے منع کیے گئے چہٹے یہہ کہ وہ سوائب وبحائر چہوڑتے تاکہ تقرب شرکا رکا ہاتہ آئے اللہ نے فرمایا
ماجعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ساتوین یہہ کہ حق مین کچہہ لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تہا کہ اونکے
نام مبارک ومعظم ہین اور اونکے نام کی جہوٹی قسم کہانا مستوجب حرمان ہے مال واہل مین اور اسیلئے دوسرون
کو اونکے قسم دلاتے سو ان باتون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک
بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث بمعنے تغلیظ وتہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک
مراد اس سے یمین منعقدہ ویمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹہوین حج کرتے تہے واسطے غیر
اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا رتہے وہان جاکر واسطے تقرب کے اوترتے شرع نے اس سے منع
کیا اور حضرت نے فرمایا لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد شمس
ونحوہا رکہتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکہا تہا یہہ وحی شیطان تہی
فہذہ اشباح وقوالب للشرک نہی الشارع عنہا لکونہا قوالبہ واللہ اعلم **ف** جسطرح اللہ پر ایمان
لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ اللہ ساتہہ صفات علیا
کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتا ہے اور اللہ کے مجد وکبریا کا
انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور اون عبارات کے استعمال مین لانے
پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اونمین استعمال سے زیادہ کچہہ بحث نکرین اجماع ہے قرون
مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص
اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین
وان الی ربک المنتہی فرمایا لا فکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا
اونمین اسیقدر ہے کہ حق ساتہہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے
حدیث ید اللہ ملأی مین کہا ہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر ولا یتوہم ہکذا قال غیر واحد
من الائمۃ منہم سفیان الثوری ومالک بن انس وابن عیینۃ وابن المبارک انہ تروی
ہذہ الاشیاء ویؤمن بہا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء ہذہ الصفات

كما هي ليس بتشبيه وانما التشبيه ان يقال سمع كسمع وبصر كبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہیں لم ينقل عن النبي صلعم ولا من احد من الصحابة من طريق صحيح التصريح بوجوب
تاويل شئ من ذلك يعني المتشابهات ولا المنع من ذكره ومن المحال ان يامر الله نبيه بتبليغ ما انزل
اليه من ربه وينزل عليه اليوم اكملت لكم دينكم ثم يترك هذا الباب فلا يميز ما يجوز نسبته اليه تعالى
مما لا يجوز مع حثه على التبليغ عنه بقوله ليبلغ الشاهد الغائب حتى نقلوا اقواله وافعاله واحواله وما
فعل بحضرته فدل على انهم اتفقوا على الايمان به على الوجه الذي اراد الله تعالى منها واوجب تنزيهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله ليس كمثله شئ فمن اوجب خلاف ذلك بعدهم فقد خالف سبيلهم انتہی میں کہتا ہوں کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوار کے کچھہ فرق نہیں ہے کیونکہ مفہوم ان سبکا نزدیک اہل لسان کی غیر لایق جناب قدس کے ہی
کیا ضحک میں کچھہ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہی اسیطرح کلام میں یا بطش ونزول میں کوی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونوں خواہان دست وپا ہیں یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہیں واسع
اعلم پر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون على معشر اهل الحديث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا انهم المستترون
بالبلكفة وقد وضح لي وضوحا بينا ان استطالتهم هذه ليست بشئ وانهم مخطئون في مقالهم رواية ودراية
وخاطئون في طعنهم ائمة الهدى **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع برسی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے اللہ
کا بندوں پر اسلئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے انکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندوں سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سائر اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہیں **ف** بنیاد شرایع کی تعظیم شعائر خدا پر ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالى ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب انتہی میں کہتا ہوں تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہاں کہ شریعت وشعیرہ میں کوئی زیادتی ونقصان طرف سے کسی
انسان کے ظاہر نہیں ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ملا دیا ہے وہاں یہ
تعظیم بالکل مفقود ہے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمیں اب کچھہ کم وبیشی نہیں ہوسکتی
ہے اب جس کسینے آراء رجال یا قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹھرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس نعمت
کی اور کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی نسمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوائی نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرايت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بھی ایک حجت بالغہ ہے والله اعلم ۔

فصل بائیمین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی مطابق کتاب فارسی مالابد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین
اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہی ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہی کیکو کسی امر مین اوسکی ساتھہ
شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہمجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت
و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیا و مخلوقات کے مجانس و مشارک ہی سوا مشارکت نام کے کوئی مجانست مشارکت انکو ساتھ اوسکی نہین ہے
اوسکے صفات و افعال اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلا علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہی کہ
ساری معلومات ازل تا ابد کو مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اوسے
معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ و ہکذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی
تفصیل یہ تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتہ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا
کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد سبکے سبکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط
کو اپنا ر و پوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹہرایا ہی چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پا لیتے ہین
اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہی اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی
بصیرت سرمہ شریعت سے کتحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو گو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی
عرض منجملہ اعراض کی پیدا نہین کرسکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان
لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت
اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے
اور وجود مین لاتا ہے اسی صورت و ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و
عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع
اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بہی کفر ہے اسلیئے حضرت صلعم نے قدریہ کو مجوس اس
امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ سارے
اشیاء کا محیط ہے ساتہہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکہتا ہے ساتہہ اشیاء کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کہ یہہ لائق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچہہ کشف وشہود سے معلوم کرین
اوس سے بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچہہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ و مثال ہے اوسکی نیچے لائے
نفی کی رکہی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حقتعالے محیط جملہ اشیا رہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ و قرب و معیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سما نا دلمین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پائین پر کہ احادیث و نصوص مین آیا ہے اسیطرح ہات منہہ
جسکے ساتہہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق نجان لی اللہ تعالے کی صفات و افعال مین سوائے جہل و حیرت
کے بشر کو کچہہ حصہ نہین ہے بلکہ ملائکہ کو بہی کچہہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ہے
دوربینان بارگاہ الست ٭ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ٭ اللہ کے قرب و معیت کی ایک اور نوع بہی ہے
کہ اوسکے ساتہہ نوع اول کے سوائے مشارکت اسمی کے کچہہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیا اولیا عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سے بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین ٭ ای برادر بے نہایت درگہی ست ٭ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ٭ جو خیر و شر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر و ایمان و طاعت و عصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سے ہے لیکن حق تعالے کفر و معصیت سے خوشنود نہین ہے اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت و ایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز ٭ اگر انبیا علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سے افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سے آسمان ہفتم
وسدرۃ المنتہی تک حق ہے آسمانی کتابین جو انبیا پر اوترین توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید اور صحیفہای ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیا اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی ملحوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر و کبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہو چکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سے معصوم ہین مردی و زنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیا و ملائکہ با وجودیکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ ہین لیکن مثل مخلوقات کے کچھہ علم وقدرت نہین رکھتے ہین مگر اوتنا علم جو اللہ نے اون کو
دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہے یہ بہی اللہ کی ذات وصفات پر ویساہی ایمان ہے کہتے ہین جیسا کہ سارے
مسلمان رکھتے ہین اور دریافت کنہ مین عجز وقصور کے معترف ہین اور ادائے حقوق بندگی مین ساتھہ شکر توفیق الہی کے
ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اللہ کی صفات واجبی مین شریک رکہنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح
اور کفار بسبب انکار انبیار کے کافر ہوگئے اسیطرح نصارے نے عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے
ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہوگئے انبیار وملائکہ کو صفات الہی مین شریک نہ کرنا
چاہیئے اور غیر انبیار کو صفات انبیار مین شریک بنانا نچاہیئے عصمت سوا انبیار وملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اصحاب و
اہلبیت سے ثابت نکرے اور متابعت کو انبیار پر مقصور رکھے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے
اور جو کچھہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سی منع کیا ہے اوس سی باز رہے اور جس کسی کا قول وفعل بانئ بر
قول وفعل پیغمبر سے مخالفت رکھتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سؤال منکر ونکیر کا قبر مین حق ہے اور
عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گناہگارونکے حق ہے اور اوٹھنا بعد موت کے دن
قیامت کو حق ہے اور نفخ صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پھٹنا آسمانون کا اور بکھرنا ستارون
کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولی سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان
کا پہر نئے سرسے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا
اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سی زیادہ باریک
حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا
انبیاء اولیا کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
میٹھا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا
ف اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص
اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین معذب
رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین
گے اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین
ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج **ف** انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

بچہو زنجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہوون اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع
نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا
دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکہین گے بے جہت و بے کیف و بیمثال وایمان عبارت ہے
تصدیق دل سے ہمراہ گرویدہ ہونیکے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے
ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگر کسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی
تو وہ تائب و مغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن وحدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی
مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت و رحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت و درشت تہے جو کوئی صحابہ
کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی و غصہ رکہے تو
قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین
منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات و متواترات پر ممکن نہین ہے صحابہ کے اجماع و نصوص سے ثابت
ہے کہ ابوبکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابوبکر سے
خلافت عمر پر بعد ابوبکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان
رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین
والضار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ
مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیئے اور
ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت و اعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہین عقائد اہل حق کے اکثر مبانی و معانی اس
عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب **۲۶۶** حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ
مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ ابادی ثم المکی رح کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کی ہے مطابق کتاب و سنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے
قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلئے کہ عقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ و آرا

اہل کلام مین اسقدر رہ گیا ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہین اوٹہاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے والی
اللہ المشتکے شرالی اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجائے تو پہر کیسکے قول کی مخالفت
سے کچہہ نڈرے کانّنا من کان ؎ اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ؛ ؛ فلا زال غضبان علی لئامہا
تکلیف ایمان کی مفہوم ومنطوق کتاب وسنت پر ہے اور ون کی رائے کی پیروی کرنا منظور نہین ہے **ف**
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہ اوسنے
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے ثابت کو
ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچہ کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیاتؔ وعلمؔ وقدرتؔ وسمعؔ وبصرؔ وارادہؔ وتکوینؔ وکلامؔ **ف**
یہہ سمع وبصر وصفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی کی سمع وبصر منتفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچہہ پوشیدہ نہین ہے **ف** یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جسطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سی
آغاز ہوا اوسیکی طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوا ے نقل وبلاغ کے اور کچہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچہہ گزرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سچ مچ

سنکر اوتارا اور یقیناً وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہی کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اللہ کے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا
بمخلوقاتہ فی شئ من ذاتہ و صفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غریق
گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب و سنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تھا
تسبیح و تکلم کرنا سنگ و سنگریزہ و درخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پر تہا پس
اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام نفسی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب و سنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تمیز اوسکا صفت
علم سے بجز اعتبار معتبر کے ہو نہین سکتا **ف** اللہ تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش و ماحواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اوسکا محیط کائنات علوی و سفلی ہے
ماکان و مایکون سب اوسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شئ علما آیہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح پر
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اوسکو اسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہئے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہئے اور اوسکو اوسکی
صورت سے پہیرنا نچاہئے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب و قولہ رافعک الی و قولہ بل رفعہ اللہ الیہ
و قولہ تعرج الملائکۃ و الروح الیہ و قولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ و قولہ یخافون ربہم
من فوقہم و قولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم و قولہ ءامنتم من فی السماء اور قول اللہ کا جو فرعون
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاہامان ابن لی صرحا لعلی
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی و انی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلۂ علو علی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین اور یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق و فوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی و مراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے و ذلک لا یجوز قطعا الا عند المعارضۃ بمثلہ
و دونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شئ کچہ منافی اسکی نہین ہے اسلئے کہ مماثلت
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

قول ہے تو یہ دونون صورتین مماثلت کی اسجگہہ مفقود ہین اور اس سے کچھہ تغیر باری تعالے کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اُسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالموجد سے کچھہ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اُس عرش پر مستوی ہے کچہ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچہ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہئے اور صرف و تاویل عقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث[١] بخاری و مسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حقمین اوس لوحکے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فھو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوبۃ عندہ آیا ہے دوسری[٢] حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بہی ہے قال لہ موسی ارجع الی ربک
یہ بہی اسی قصہ مین ہے کہ فعلا بہ الی الجبار تبارک وتعالی فقال وھو مکانہ تیسری[٣] حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچھا این اللہ فقالت فی السماء قال انھا مومنۃ چوتھی[٤] حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین[٥] حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چھٹی[٦] حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹھوین[٨] حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی
فیہ ربک تبارک وتعالی علی العرش نوین[٩] حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیہم من فوقہم دسوین[١٠] حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارہوین[١١] حدیث
نزول رب تعالی کی ہر طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اسباب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع اونکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا
کتاباً وسنۃً میرے رسالہ احتوا مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ وسلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین
وتلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آئے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد
والشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس رح مین منقول ہین لکن آیات واحادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یغنے عن المصابیح بیہقی رح نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین
مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمانین
ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہو گیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع
سموات ہے شیخ ابوالحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوئے ہین اور
شیخ عبدالقادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر تہے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ اونکی بدائع تحریرات
مقدسہ کے ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان
رکہتے ہین اور امام ہمام ابوحنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین
اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہمرنگ اس عقیدہ والونکے ہو جائین اور دوسرونکے
آرا و اہوا کیطرف نہ جہکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکہائی دیتا ہے
حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ رویت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتہ اور نہ
ثبوت مسافت کے ساتہ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین رویت کی بتواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع
کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتہ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین
ملتین رویت و استوا و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد
باطل مین جد و اجتہاد رکہتے ہین فعلیکم باتباعہم فانہم مع الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتہہ
ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور بو نہین ملتی مگر اسیقدر
کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نانی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا
قائل ہے اور جو کہ لاعین ولاغیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے اوسنے ایسے امر مین خوض کیا
ہے جسکے ساتہ وہ مکلف نہین ہے اور اوسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے
عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے
کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اسکی کتم عدم سے منصۂ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اسیکی تقدیر
سے مقدر ٹہری ہے اور اندازہ پایا ہی جو کچہ اوسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز
نہین کر سکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

ف بندے اپنے افعال مین اختیار رکھتے ہین کہ اُسکے سبب سے مثاب ومعاقب ہوتے ہین اور حسن اُن افعال کا اوسکی رضا ومحبت سے ہے اور قبح اُنکا اوسکی رضا ومحبت سے نہین ہے بلکہ محض اوسکے ارادہ سے ہے ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سیئات پر اوسکا عدل ہے کسینے اُسپر اسکام کو واجب نہین کیا ہے مگر یہ وہ خود اپنے اوپر واجب کرلے ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ آیات واحادیث اسی بات پر دلیل ہین

ف صحت تکلیف کے معتمد ہے فعل وتمیز وبلوغ پر یہ جو کہتے ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و حدیث اسکے ساتہ ناطق ہنین ہے بندہ کو اُس چیز کی تکلیف نہین دیجاتی ہے جو کہ اُسکی وسع مین نہین ہے

ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد مین واللہ خلقکم وما تعملون اسی طرف مشیر ہے خلق کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگونکے کیا اور یہ جو کہتے ہین کہ فعل طرف سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچہ عقل مین نہین آتا اور کتاب وسنت یہ حکم نہین کرتی ہے

ف مقتول اپنے اجل سے میت ہے اور اجل ایک ہے ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا کئی آیات شریعہ مین یہی ارشاد ہے لوگ جو کچہ حلال وحرام سے کہاتے ہین رزق ہے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اسیطرف اشارہ کرتا ہے عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکرو نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال وحساب کا ہونا اور حوض وصراط حق ہے

ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے اور یہ جو لوگ انبیاء وصلحاء کے قبور پر آتے ہین اور اُنکو وسیلہ ٹہراتے ہین اور شفاعت کے خواہان ہوتے ہین یہ کچہ چیز نہین ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہین رکہتے ہین کہ بے اذن خدا کے شفاعت کرین اور جب اللہ چاہیگا کہ کسی شخص کے حق مین کچہ مکرمت کرے تو اُنسے فرما دیگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب وہ اُسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئین اور شفاعت چاہین صاحب قبر ہرگز شفاعت نہین کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال تعالی مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع اسطرحکی آیتین اور بہی ہین جو دلالت کرتی ہین شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچہ مانگے وہ اللہ ہی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اور اُسیکی رحمت اور آمرزش چاہے اور اُسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اُسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

گور پرستو پر گران گزریگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب فی الحال اور باقی رہینگے اور انکو یا انکے اہل کو فنا ہوگی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا وغیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیار علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض انبیار کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے وکان امر اللہ قدرا مقدورا کو نظر مین رکہنا چاہیئے **ف** فضل انبیار محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے نکہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیار کی حق ہے کوئی ولی درجہ نبی کو نہین پہنچتا ہے افضل اولیار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہتر عمر بن خطاب پہتر عثمان ذی النورین پہتر علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ اور سیدۃ النسا فاطمہ زہرار و امام حسن و امام حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے انکے حق مین گواہی جنت کی دینا چاہیئے نہ انکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچھے ہر بر و فاجر کے روا ہے ہر ایک کے انمین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیار و غیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بہی جائز ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ انمین سے سمجہ مین آئے اور اطلاق اسکا عرف مین جائز ہو اسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو اسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا و رسول پر اسکو مقبول رکہے اور اطلاق سے ان صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شے دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اسکا اطلاق اوسی طرح پر بے تکییف کرے

یہ بات بعض مسائل میں ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رؤیت وغیرہ امور میں جو کہ
متعلق آخرت ہیں راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھ وارد ہوا ہے اوسکو بلے کیف قبول کرتے ہیں اور
معتزلہ حیات کی نفی نہیں کرتے ہیں اور اُنکے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت
کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیے وعلی ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہیں ہر باب میں
یہی اعتقاد رکہتے ہیں اور جو کچھ وارد ہوا ہے اُسپر ایمان لاتے ہیں اور اوہام عوام میں جو کچھ لازم آتا ہے
اُسپر نظر نہیں کرتے ہیں فعلیکم الاسوۃ فیہم فاہم اہل رسول اللہ صلعم ہ

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ❊ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اُس جماعت کی ہاتہ سے داد بیداد ہے جو کہ اعتقاد لانیکو اُن الفاظ پر جو کہ قرآن و حدیث میں آئے
ہیں بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالے سے نہیں ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ
پر ایمان لایا ہے اُسنے اپنے طرف سے کچہ ایجاد نہیں کیا آخرت میں اگر اُس سے اسبات پر مواخذہ
کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آرا فاسدہ سے
اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے ماورا کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن و حدیث میں ہوں حقیقت میں تخطیہ
کرنا ہے قرآن و حدیث کا حقتعالے نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بہیجا ہے اور حضرت صلعم افصح
الناس تہے وہ کسطرح ظاہر میں ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ اُنپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی
جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمیں جوان بنگیا اور جوان بوڑہا ہوگیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے
اُس سے جاہلی بے تفتیش حقیقت کے شل کور و کر کے طرف اُسکے اذعان کے دوڑ پڑے اور اپنے حاصل
ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز انکی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیے اگرچہ لوگونکی نظر میں اعلم
علما و شیخ المشایخ کیوں نہوں واللہ حق تعالے عادل ہے ہرگز اُس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب
و سنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن و حدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اوسکا عدل مقتضے ظلم کا
نہیں ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چاہی
کہ اُس جماعت سلف سے ایک حرف بہی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہیں کرسکتا **ف** میزان و وزن
اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت میں امور حسیہ سے ہوگا اور معانی و اعراض جسم و
جواہر کے صورت میں ہو جائینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست میں دیے جائیں گے

اور نامۂ اعمال کفار و فجار کے بائین ہاتھ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتھ کہ خلاصہ
کتاب و سنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہو جائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہیے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جسکام کو کہ پیشنہاد خاطر رکہتا ہو اُسمین اس تقوے سے انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑہ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکراً و ثناءً کوی چیز تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بہی بہت کچہہ تفصیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اُسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اُسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اُسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اُسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بہی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے نے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اُسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اُسکو چاہیے کہ وہ عاشق تقوے کا ہے اور اُسیکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اُسکو نروک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور ایسی اُسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب و سنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی تباکر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بہی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہیے تاکہ استعمال اُسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اُسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
یہ صورت زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے آدنے اُسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید خلود
فی النار ہے آعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقتعالے سے باز رکہے اور منقطع الے اللہ ہونے سے

مانع ہو اوس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کریمہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور رہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوی قرینہ موجود نہین ہوتا تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹہرتا ہے قول ہو یا فعل یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکہے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات و امور ماموره کو بجالائے ان منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے کہ آنکہہ طرف نادیدنی کے نکہولے ناشنیدنی پر کان نرکہے ناگرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے ناخوردنی کو نہ کہائے ناآشنامیدنی کو نہ پئے ناآلایعنی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے ناپوشیدنی نہ پہنے سجدہ ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام مین مستعمل ہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے تمام بدن فاسد ہو جاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئے کہ ہر امر قبیح کو اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مد نظر ہوگا تو رفتہ رفتہ یہ منکرات مبدل بمعروفات ہو جائینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جائینگے اور تحلیہ ساتہہ فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگیگا اور بجائے اُسکی اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائیگا اور تمام و کمال طرف جناب حقتعالے اسکے مائل ہو جائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دل پر کہولدینگے اور جو کچہ بطریق علم کے معلوم کیا ہے وہ سب بطور کشف و عیان کے مشاہدہ ہونے لگیگا ہندلال ہدایت ہو جائیگا اور طرف مافی الکتاب والسنتہ کے مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا ۵

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ــ گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالہ کلام در رسالہ نجاتیہ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

۲۲ فصل بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالےٰ کے مطابق کتاب

علمار دین کہ ورثہ انبیا علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہار و صوفیہ اصحاب حدیث نے
بعد اعتصام کے ساتہ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے
بقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور
نقل کرین اور لکہین اور صحیح و سقیم مین تمیز دین احادیث آحاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث
کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہار نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث
کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث
کو بدقایق نظر دریافت کرکے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر و
خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد
ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہین ساتہ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور معانی
ورسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بہی انکے اجماع
پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولے کو اختیار کرتے ہین قال تعالے
فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ
ہی لباب الشریعۃ لا غیرہا اور بزرگانکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلئے کہ اختلاف علمار کا
رحمت ہے کسی صوفی سے پوچہا تہا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب
اللہ تعالی المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع
دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت **ف** بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے
فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچہا کون فرمایا ما انا علیہ
واصحابی یعنے اہل سنت وجماعت سوان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد
حقیقی ہے کوی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکہتا ہے کیونکہ ان چیزونکی گنجایش واحد عددی مین
منصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور
جوہر بہی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بہی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات و اشارات بیان مین کنہ حقتعالے کے نہین پہنچتے اور افکار و ابصار اوسکو نہین پا سکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان و مکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت و کمیت سے منزہ انہین جو خبر
آسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات بہی جسم و جوہر و عرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اُسکی ذات ہے آئمہ کشف و اساطین مشاہدہ کے سامنے اسمار و صفات یہ دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزنۂ اسرار وحدت جنہون نے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے اُنہون نے تعلیم حق و تعریف حق سے یہ بات دیکہی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہ سے ہین کہ مفہومات اُسکے علے الاطلاق مختلف ہین حی و عالم و مرید و قادر ایسے اسمار
ہین کہ معانی انکے ساتہ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل بصیرت کے وہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرح کے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چارون نام چار رکن الوہیت
کے ہین رب ہے معز و مذل و محیی و ممیت و معطی و مانع و ضار و نافع سو یہ نام نسبت سے اُٹہتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام و قدوس و غنی مین سلب عیوب و نقائص و احتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار و صفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
و آخر و ظاہر و باطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ و ید و نفس و سمع و بصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلا تمثیل و تعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اُسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اُس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے **ف**
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے
زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتہ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ و زیدیہ و خوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر **ف** اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اُنکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت و دوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بہی ایمان لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پاینده رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے **ف** اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد کا جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے واللہ خلقکم وما تعملون لکن بندہ کاسب ہے ساری خلائق اپنی آجال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوئی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکوکار ہو یا بدکار کسیکے لئے حکم قطعی بہشت کا بسبب اوسکے حسنات و خیرات کے گو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اُسکے شرور و سئیات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا **ف** ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکھتے ہین اسبات کا کہ انبیا و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیا و رسل سے افضل ہین خداوند تعالے نے پیغمبری حضرت پر ختم کردی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکہا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری امت کے بحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بہی انمین ہون فرمایا تو انہین مین ہوگا پہر ایک دوسرے آدمی نے کہڑے ہوکر بہی درخوست کی فرمایا سبقك بہا عکاشۃ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتہ ستر ہزار آدمی اور ہونگے یعنے جو کہ بحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتون سے افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور عمل کرنا ہے ساتہ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اللہ تعالے کا دل سے بے اقرار زبان کے کچھ فائدہ نہین دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچھ کمی و بیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے مین زیادتی و نقصان ہوتا ہے اور دل کی تصدیق مین کچھ نقصان نہین ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے **ف** اجماع کیا ہے اباحت کسب و تجارات و صناعات پر بسبیل تعاون علی البر والتقوے مگر اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بہی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بہی رزق ہے اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے **ف** دوستی و خشم واسطے اللہ کے ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیاء کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علماء مذہب اہل سنت و جماعت کہ اصحاب حدیث و طائفہ فقہاء و جماعہ صوفیہ مین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکہتے ہین تجکو اے سنی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے اسلیے کہ تو اللہ تعالے کو نہین دیکہتا ہے اور فرشتے بہی تجکو محسوس و مرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین انبیاء و رسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوئے اور امور آخرت و احوال قیامت کے آنے والے ہین تو اب ان سبکو نادیدہ ساتہ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حقسبحانہ کی تلقین و تعلیم پر شریعت محمدی و دین احمدی ایک طریق سلیم و جادہ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے اولیاء و اصفیاء و شہداء و صدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو اونہون نے خار و خاشاک شکوک و شبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام و منازل اس راہ کے معین و مبین کر دئے ہین ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق کے بدرقہ ہمت ساتہ کر دیا ہے اگر کوئی مہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلائے اوسکی بات سننا نچاہیے بلکہ دفع کرنا اوسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت و ضلالت ایک گروہ ہے کہ آپکو لباس اسلام مین تلبیس کر کے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکہتا ہے اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا ہے اور آپ کو صورت علماء محققین مین خلق کو دکہاتا ہے اور حیر

جگہہ داؤ اوسکا چل جاتا ہے وہان قواعد مسلمانی کو ساتہہ افساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کردیتا ہے اور سادہ و پاک دلونکو طہارت فطرت سے پہیر دیتا ہے آور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچہے چہپاتا ہے اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے آور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے آونکو عبارات فصیحہ و کلمات صحیحہ سے دیکہکے لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین و مشایخ اسلام کے نور سے ظلمات انکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن بنجاتے ہین لکن علماء ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ رکہتے ہین اور انفاس نورانی اُنکی جو کہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان مسترقان شریعت کو ہر جانب سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم و قذف کے پراگندہ کر دیتے ہین اَے بہائیو جاننا غوامض اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقائق آثار بدعت کا بجز نور ایمان و تسلیم اور بدرقہ محبت و تعظیم کے محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا و قطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جو امر معقول نہین ہے وہ معتقد و بہی نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل و تحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہے خفین پر مسح کرے یعنے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان و قصور کے آور محبت شیخین کے ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت و فتور کے سارے اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین و متاخرین مین شایع ہے قاضی شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلئے کہ ابوبکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیا سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین جو کوی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوی اُنکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

نہی ہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت ہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل خلفائے راشدین منکے دشمن نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت وماہیت اون فضائل کی جانین تو متحیر و مضطر رہجائین اور مقدر و معین نکر سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناؤ کے دریا مین تیرتا پہرتا ہے فراخی آسمان اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک آسمان کا دوسرے آسمان تک پہر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پہر کرسی بنسبت فراخی عرش عظیم کے یہی حکم رکہتی ہے پہر عرش بنسبت دلہائے خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتہ علی مرتضے بہی متفق تہے تو مفضلہ اپنے اعتقاد مین غلط پر ہین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ نرا گمان ہے کہ نتیجہ محبت کا ساتہ مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہو ساتہ مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور اونکے مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سائر اصحاب نے چشم پوشی کی اور اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹہی اور متغلب وخائن ہوگئے یہ امر اُنسے محال ہے آئنے اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر یہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے اقتدا کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف ومنافی اجماع اصحاب کے ہین وہ سربسر نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جسکو کچہ رجوع طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلا سے حرام یا تارک صلوٰۃ و صیام و نحوہا دخول دارالسلام و خیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بہی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتہ اور انکے ساتہ کہے جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہوگی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور علماء ملت و سلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہا لا اغنی عنك من اللہ شیئا اور حق ازواج مطہرات مین آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلك علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے خطرہ عظیم درپیش ہی آنکا عقاب بہ نسبت اوروں کے بصورت ارتکاب ذنوب و ہتک حرمت سیادت کے باشتغال معاصی زیادہ تر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیاء و رسل اوسکی شفاعت کرین کچہہ فائدہ نہوگا

اگر خدائے نباشد ز بندہ خوشنود ۞ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آسکتی ہے

در آندم کہ از فعل پرسند و قول ۞ اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول
بجائے کہ دہشت خورند انبیا ۞ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتہ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آج انکو منہیات دینی سے باز نہین رکہتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات و درکات آخرت سے کیا انکو باز رکہے گی اور جبکہ وہ اس آتش دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اوسکو دوچند ہوگا مخدوم جہانیان جہان گشت جنکے ثبوت سیادت مین کچہہ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تہے اللہ نے پسر نوح کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلك انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابوحنیفہ رح مین بہی لکہا ہے عشرہ مبشرہ ہرچند بالقطع خیریت خاتمہ رکہتے تہے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تہے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغنای حق سبحانہ سی ترسان لرزان گریان بریان رہتے تہے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر فخر و مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

پہر اور دلکی کیا بات ہے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکہا ہے سادات ہون یا غیر سادات آب جو کوی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتہ شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات شرع مین ثابت نہین ہے اُسکو کوی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچہ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچہ نہوا حدیث مین آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب یطیر منہ او کما قال صلعم وجود ک ذنب لا یقاس بہ ذنب انساب واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامت آخرت کی منوط ساتہ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا خیر الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتہ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب و احساب مین رسالہ نکیہ مین کہا ہے وھذا النظم وغیرہ یفید الحصر انظر الی حال المستدرجین ابلیس وبلعام وبرصیصا مع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم ع

لو کان فی العلم من دون التقی شرف ۝ لکان اشرف خلق اللہ ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادۃ ونقص بالجملہ جو خطرہ عظیمہ آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا خطرہ عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہین ہے آحادیث صحیحہ ذم علماء سوء مین آئے ہین انکو بنسبت عامۂ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کی ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے والعاقبۃ للمتقین

فصل بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لائے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور
کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف اللہ پر جو کتاب وسنت مین آئے
ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین اللہ پر اور اوسکے اسمار حسنے وا
صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے
ہین کلم کی اوسکی جگہون سے اور نہ الحاد کرتے ہین اوسکے اسمار وآیات مین اور نہ اوسکی صفتونکو مثل صفات
مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ انکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ اللہ پاک کا نکوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر
اور نہ انکا قیاس اوسکے خلق پر ہو سکتا ہے اوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق
مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین ولہذا فرمایا ہے سبحان
ربك رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ
تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ سلامتی
مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل
سنت وجماعت اس چیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین و
شہدا وصالحین کی یہی ہی منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی
ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین
ارشاد فرمائے ہین ولہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑہ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اوسپر
ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اوسکے قریب نہین جاتا وہی اول وآخر وظاہر و
باطن اور علیم ہر شے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت
اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود
ورحمن ورحیم اور واسع ہرشے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت واسعہ ہرشے اور غفور و
حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد غاضب ولاعن اعدار ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان
فی الغمام اور جائے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہردو دست خود اور مبسوط الیدین
اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومری اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو و

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام و بے ندو انداد و بے ولد و شریک اور صاحب ملک وحمد اور منزل فرقان
اور صاحب سموات و ارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب و شہادت اور متعال عن الشرک سے
سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھہ دن مین بنایا پھر عرش پر مستوی
ہوا یہ استوا مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پھر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتھ کیا ہے
اس مسئلہ کی دلیلین سنت و آثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و
احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب و سنت ہے اور صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات
آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہین اور سات زمینین بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان
زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
اتنا ہی فاصلہ ہے یا ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر
ہے کرسی جگہہ ہے اُسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچھ ساتون آسمان اور ساتون زمین کے
اندر اور تحت الثرے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچھ ہر کشت و روئیدگی
کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور
وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان اُنکے قدمونکے اور اُنکا کلام اور اُنکی انفاس اور ہر
چیزان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انمین سے کوئی شے اُسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے
عرش پر بالائے ہفت آسمان ہے ورے اُسکے حجاب مین نار و نور و ظلمت کے اور جو کچھ کہ اُسکے علم
مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب و معیت سے یا مانند اُسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے
تو جواب اُسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے وہین سے سب
کچھ اوسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہہ اوسکے علم سے خالی نہین ہے اسکے یہ معنی
نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اُسکا حاوی حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت وائمہ
ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے
خلق سے جدا ہے اُسکی مخلوقات مین کچھ بھی اُسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اُسکی ذات مین کوئی
شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اُسکا ہر مکان مین ہے
ابن مبارک سے پوچھا تھا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالائے عرش

سب خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بھی ہے شافعی نے کہا خلافت ابو بکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر
سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیاء کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دئے اب جو کوی یہ اعتقاد کرے کہ
اللہ تعالی جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل
استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوی الہ معبود
نہین ہے اور نہ عرش پر کوی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور
حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل
فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی آسمانوں مین کہ اللہ فوق سموات ہے یا
ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا
اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اسمانوں کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات
ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے
علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز کی چاہو یہ حدیث
بطولہ صحاح مین آئی ہے سو جو کوی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما الصلوۃ والسلام
کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف
اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اسمین کوی تشبیہ نہین ہے جیسے کلم
طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا عیسے و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع
کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اسمانوں پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب
ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت
اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ قصد اللہ کا بجانب
تحت نہین کرتے منشار ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل
صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹہتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار
عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ بادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لین تو وہ
گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور
حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے انتہی

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اُسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
و استوار رحمٰن عرش پر وغیرذالک آور وہ الفاظ نفی واثبات کے جو ابتداع واحداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
وغیرذالک سو کوئی نص اسبارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سے
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا نہ جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچھ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پہر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبھی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول واتحاد داخل ہوئے ہین آور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہ مین ہے آور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول واتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان وتوحید وسنت حلولیہ کا قول یہی ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے آور عین مخلوق ہے آہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم آور نہ
مباین خلق آور نہ فوق عالم آور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اُسکے طرف کچھ صاعد ہو نہ کوئی
اُس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے آور نہ کوئی اُسکو دیکھے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلمہ تو کسی شے کے عابد نہین ہین آور عباد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعالیٰ واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پہر ان مین ایسے
لوگ بہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین آور نہ اونہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین و لہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح اُنسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جرید وپاپوش سے مارو آور قبائل و
عشائر مین اُنکی تشہیر کرو آور یہ بات کہو کہ هذا جزاء من ترك الكتاب والسنة واقبل على الكلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق آور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علمار کلام کو زندقہ کہا ہے پہر حال معطل عابد عدم ہے آور ممثل

عابد صنم یا معطل اعمی ہے اور مثل اشعری اللہ کا دین تو درمیان غالی وجافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات
پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ
وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص وعیب وزوال سے کوئی شے صفات
کمال مین مثل اُسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل آئمہ
اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک وشافعی وثوری واوزاعی وابن مبارک وامام احمد واسحق
بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشائخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی
وسہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد
امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب وسنت بہی اسیکے ساتہ
ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ
صلعم ولا نتجاوز القرآن والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا وللہ الحمد اللہ نے اپنا نام حی علیم
سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو بہی یاد کیا ہے لکن صفت خالق ومخلوق
مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم
تمامہا اور کلام صحابہ وتابعین وسائر ائمہ دین بکلہا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل ہین
اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے
خلق سے سمیع ہے اُسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان
وسہو قریب ہے بلا غفلت ولہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو
غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین
وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیساکہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیساکہ بعض
محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اُسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے
فوق عباد فرشتے اُس سے ڈرتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق ہین
حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب وسنت
مین جتنے ادلہ قرب ومعیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو وفوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب
مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا تہا اللہم اشہد انتہی قصہ معراج کا صحیحین وغیرہما مین متواتر ہے اس قصہ مین عظیم دلالت ہے علو وفوق حق سبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا ہے بدعت ہے اور جس کسی شخص کو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کیا انسے کیا مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر وضلال ہے اور انکے لئے کوئی تاویل وتوجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مثل کہیعص کی ہین اور یہ خیال کرے کہ طریقہ سلف کا اسیطرح پر تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ مذکورہ کے نہ تہے تو یہ گمان کرنے والا اہل مردم ہے ساتہ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سارے سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار رجاہل بے علم تہے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ ملت اور احسن العمل واتبع للسنن تہے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اسکے معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے عیاذاً باللہ منہ **ف** صفات الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجی وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستوا وقوت وقرب وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ ومشیت وسمع وبصر وفوق ومعیت وفرح الی غیر ذلک رسالہ قائد الی العقائد مین جملہ الفاظ صفات کے استقراء مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین ادلہ صفات مذکور تفصیلاً مندرج ہین اور انتقاد رجیح مین ادلہ علو علی العلی مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کر کے سبپر ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل وتعطیل وردّ وجحد بخلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہین بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے درباره صفات جسطرح کہ درباره افعال حق تعالی کے وسط ہے درمیان حروریہ وقدریہ کے اور درباره اسماء ایمان ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور درباره اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان رافضہ وخوارج کے وللہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
هو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے و
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا ہین خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکنہ کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اُسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام الٰہی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرأت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ ہوکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹھہرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسےٰ علیہ السلام سے باتین کین تھین اور اپنے ہاتھ سے اُنکے ہاتھ مین توریت دی تھی اور توریت
کو اپنے ہاتھ سے لکھا تھا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتھ سے
رکھی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالے الٓمٓ ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ وقال المص والمر وکھیعص وحمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعۃ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعاً آیا ہے من قرء
حرفا من کتاب اللہ عز وجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ لا اجد **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیھم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
ائمۃ واستشہد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحرف والصوت
وہی کثیرۃ لا حصر لہا بالجملہ قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
از اول تا آخر زبانون پر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم اذان

مین مسموع ہے وللہ الحمد **ف** اللہ تعالےٰ خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسبات پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اُسکا شبہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق و امر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے وہ اپنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتھ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتھ
وجعلوا لہ من عبادہ جزءا ان الانسان لکفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اُسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اُسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اُسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیاء مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتھ الوہیت وربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے **ف** ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع الخ مین قول وعمل دونون کو ایمان ٹھہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بیجا ہے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفر یہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہچاوے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹھہرایا
ہے اگرچہ وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم **ف** بنیاد اسلام کی پانچ
چیز وپر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوٰۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹھہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین رفعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور اسبات پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

فعلت ذلك فقد امنت قال نعم رواه مسلم وابوداؤد وغيرهما زہری نے کہا ہم کہتے
ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص فی العمل **ف** ایمان لانا قدر
پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا اسکی تدبیر کے
صادر ہوئی ہے اسکی قضا کی جاری ہو کسی بشر کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین
اوسنے لکھہ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے
بناکر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بناکر گمراہ کیا یہ اُسکا
عدل ہے ہر کسیکو جسکام کے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق و عباد و مقدر
رزق و اجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ماو شما کو
اوسنے بہت سے جن وانس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لکن اُسکو
تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شئے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے
وہ پہلے سے کتاب مین لکھہ گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اللہ
ہی کی حجت بالغہ ہمپر بانزال کتب و بعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل
و ترک کی ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر
فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور
فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے
کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف**
ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتھ علم قدیم اپنے
کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے از انجملہ اونکو ساری طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا احوال معلوم
ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکھہ رکھا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکھہ جو کچھ کہ قیامت
تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً و تفصیلاً ہوتی ہے
شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکھہ دیتا ہے رزق
و اجل و عمل اور سعید ہی یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تہے
اب تہوڑے ہین دوسرے ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اُسیکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اُسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شے پر
قدیر ہے موجودات ہون یا معدومات غرضکہ جو مخلوق زمین میں ہے یا آسمان مین ہے اُسکا خالق اللہ ہی ہے
اُسکے سوا نہ کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب معہذا اوسنے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست
رکھتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگونسے راضی ہوتا ہے اور کافرونکو دوست نہین رکھتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشا کا حکم نہین دیتا اور بندونسے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکھتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرحکے ہوتے ہین مومن و کافر و برّ و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا ہے
لکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین
جنکا نام حضرت نے مجوس ھذہ الامۃ رکھا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام و حکم
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کے طرف سے ہے اوسیکی یہ قضا و قدر ہے بندون مین
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکے
لئے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اُسی کام مین پڑتے ہین جو انپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضا و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ اپنے
علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک آسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کر کے اُنکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تہے اور
جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفے احمد مجتبےٰ صلعم خیر خلایق افضل بشر اکرم علے
اللہ اعلے درجہ اقرب الے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بنا کر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت
اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جائے گی ایک شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیا کے

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کرکے جنت مین
داخل کرائین گے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتھ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پہر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجاپائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہیدار وصالحین وسائر مؤمنین وملائکہ وعلمار واطفال وغیرہم شریک ہونگے لکن یہ شفاعت
اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچہ نفع ندیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
وتکذیب وجحود وکفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذا باللہ منہم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جاچکی ہوگی اور جل بہنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچہ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر ورحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچہ اقوام پیدا کرکے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
واجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذا الذی یشفع عندہٗ
الا باذنہ سو سارے شفعا نیچے اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخصکے شفاعت بدون
اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتھ اللہ کے ہے دوسرےکو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور
علمار اہل دین کا اُنکے فضائل ومزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پچہلے اصحاب
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر اور بایعین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور
ثابت بن قیس اور اہل بیت وازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت وبشر بجنت ہین اور ترتیب
فضائل خلفار اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تہا پہر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضے رض

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفار ثلثہ کے اس مین دلیل
ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت تامہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ
علما کا زیادہ ہے اولیاء اللہ سے مراد علمار آخرت ہین جو صاحب عمل ہیں نہ علمار سوء دنیا طلب بلکہ امام
شافعی نے کہا ہے کہ اگر علمار باللہ اولیار اللہ نہین ہین تو پہر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل
حدیث دوست رکہتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو انکے حق مین یاد رکہتے
ہین یہ وصیت غم غدیر مین دو بار فرمائی تہی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اور دوسری حدیث مین
بمقدمہ عباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یومنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح
اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین
حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصاً خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت
پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی برارت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف انکا کافر باللہ و
مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سبّاب اصحاب ہین اور نواصب وخوارج جو کہ موذی
اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث انسے بیزاری رکہتے ہین اور جو مشاجرات وخصومات ومنازعات
ومخالفات ومکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین انمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے
امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت ونقص وتغییر وتحریف وجہ صحیح سے
ہوگئی ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور رہے یا مجتہد مصیب یا مخطی معہذا
عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچہ کبائر وصغائر اثم سے معصوم نہ تہا بلکہ جریان ذنوب کا
اُنپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق وفضائل ہین جو موجب ہین انکے مغفرت ذنوب کو
یہانتک کہ جتنے سئیات اُنکے لئے بخشدئے جائینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور نہونگے اور اونکے
حسنات ماحیہ سئیات بہی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول
خدا صلعم اور دوسرونکی تعدیل امت نے کی ہے فاین ہذا من ذاک حضرت نے اونکو خیر قرون
فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ انکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹہرایا ہے اون مین اگر
کسی سے گناہ ہوگیا تہا تو اُسنے توبہ کرلی تہی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تہا یا بسابقہ
فضل وقصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہوجائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ احق

بشفاعت یہی قوم اصحاب ہے یا کسی بلا ر دنیا مین مبتلا ہو کر کفارہ اُنکے گناہ کا ہوچکا سو جبکہ یہ بات
دربارہ ذنوب محققہ ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر لین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچہ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل اونکی نہین ہو سکتا وہ صفوہ
امت و خیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اُنمین سے جسکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرھم الی اللہ ان شاء عذبھم
علی المعاصی وان شاء غفرلھم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انشاء اللہ تعالے **ف** ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحاء امت کی
پائی جائیگی لکن یہ کرامت و کشف احکام شریعت مین خصوصًا اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زیّ و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت رکہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعاء استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات واجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہلہ صوفیہ
مبتدعہ کی ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال و قال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور ملکار فقیر صوفی کا حال اکثر لوگو پر نہین کہلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافرجام اُسکے معتقد ہوکر دین
سے نہیں سست ہوجاتے ہین اسیلئے کتب سنت مین علم کو عبادت پر فضیلت نمایان دی ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب وسنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکہا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علمار کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ معارف صوفیہ
کے مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علمار کی شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچتا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہوسکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتہ اولیار وصلحار کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئے
طرف تقرب و توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے اٰتِ محمدا الوسیلۃ مراد اس وسیلہ سے
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت سے ثابت وصحیح ہوا ہے اُسکا اتباع اور اسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمی کی
سنن مین آئی ہے اسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواہ احمد والحاکم اسکو
بہی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین معہذا قصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہہ دخل نہ دے یا جیسے التماس
تبرک کا اُس چیز سے جسکو صلحار نے ہات لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونہم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین
امنوا اشد حبا للہ ٹہری مومنین نے اللہ کو انداد واضداد سے منزہ پہچانا ہے اور اوسکو منعم ورحیم
ورؤف وودود وکریم ولطیف وخالق ورازق سمجہا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ وہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اللہم اجعل حبك احب الی من نفسی واہلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم وعقل کو حال حُب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتہ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم ہے ابلیس نے اُنکو تہوڑا تہوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ اُنکو اس توسل کی
عادت ہوگئی اور بوجہ اس تقلید کے اُنہون نے نظر کرنا کتاب وسنت مین ترک کر دیا لکن اگر کوئی شخص

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراحۃً اُسپر مخفی نہین رہتا مدآئن اسلام وبلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ واستعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ واولیاء کا پکڑا انا للہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر ونیاز کرنا ہے اولیاء
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحاء کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
نہ قضا کو پہیرے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذر وقباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فهو رد یہ حدیث دلیل ہے بطلان عقود
غیر مامور بہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم وباطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ ومسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
اُنکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیاء کو مسجد ٹہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحاء ومشاہد
اولیاء وضرائح اصفیاء کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پائے اُسکو زمین کے برابر کرے
حضرت کی قبر شریف جو مسنم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا تہا نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد و
قباب کا حرام ہے اور استعانت واستغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر ونیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیاء کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رؤیا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

س چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ف قائلین اخبار ومومنین بالاثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصے کو بنص قرآن گئے پہر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پہر تیسرے پہر چوتھے پہر پانچوین پہر چہٹے پہر ساتوین پہر سدرۃ المنتہے تک مع جسد وروح کے پہنچے پہر قبل صبح کے مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ اسرار کا ایک جماعت صحابہ سے بتواتر ثابت ہے ہان روئت رب مین اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ وتابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالے شانہ کو دیکہا امام احمد واہل حدیث اسیکے قائل ہین آسبارہ مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماول نہین ہے **ف** جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے حقائق پر مطلع ہون یا ہون اُنپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت وخروج دجال ونزول عیسے وظہور مہدی منتظر وخروج یاجوج ماجوج وطلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ الارض ونفخ صور وقیام قیامت وبعث موتے وحشر ونشر واشباہ ذلک منکران اخبار کا کافر ہے **ف** موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر وعذاب قبر ونعیم قبر وضغطہ قبر وسوال منکر ونکیر ونصب میزان ووزن اعمال حسنہ وسیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد وتخلیہ رب سانۃ عبد مومن کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب وسنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر اُنکو اُنکے اعمال پر واقف کرکے اقرار اُنکے اعمال کا کرا کر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دوبار ہوگا ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ وقلم وقضا وقدر وذبح موت بعد دخول جنت ونار کے حق ہے جنت ونار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا نہوگی اور نہ اُنکے اہل واشیاء کو **ف** عرصۂ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول وعرض یک ماہہ راہ ہے اوسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا وہ پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار وابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اُسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گذر کریگا کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلیگا اور سب سے پہلے آپ کی امت اُسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

آئی ہے بلکہ جہان کہین اللہ کو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیار کا گہر ہے اور نار اللہ کے
اعدار کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عقاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** ایماندار لوگ قیامت مین انہین آنکہون سے
اللہ کو دیکہین گے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکہتے ہین کچہ شک اوسکے دیدار مین نہ
کرینگے پہر بعد دخول جنت کے بہی گاہ گاہ دیکہا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد ونحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتہ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالے
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات و حسنات کے
بلاتے ہین اور بندہ کو لمہ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور اونمین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ و جن
و شیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اوس شخص
سے جو بے توبہ کئے مرگیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیار علیہم السلام کا
اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتہ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیار معصوم ہین کفر و اصرار
کرنے سے کبائر پر اللہ انکو محفوظ رکہتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن و انس
کی عام ہے بقولہ تعالے لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اوسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزار عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیار ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اوسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

سے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیئے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بہی اسقوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائی اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور اُنپر خروج
نہ کرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و متسلط
ہو جائے اور اُسکے صرف وعزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز پر
قائم ہو لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتہ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیئے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیاء و عدول و اخیار نہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے و مکانمقاسے
اور اُسکی طاعت سے ہاتہ نہ کہینچے اور تلوار لیکر اوسپر بر آمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالےٰ کوئی فرج
و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے اُنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اُسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتہ و زبان سے بلکہ ہاتہ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور آپس سے راضی ہوئے اور اُسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تہا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا پادشاہ اسلام ٹہر گیا تو اوسکی طاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اُسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اُسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بہی نہ کرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تہے یہ کچہ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر اسے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے
یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالےٰ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ وغیرہم اسیطرف گئے ہے **ف** اہل حدیث منکر ہین جدال و مراء و خصومت و مکالمہ

کہ دین و قدر میں اور روایات صحیحہ و آثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہیں جبکہ وہ حضرت تک بسند متصل مرفوع پہنچ جائیں کیف و لم کا کہنا بدعت جانتے ہیں انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہیں دیا ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک و کفر و معاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسکے ارادہ سے ہوتے ہیں حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہیں کتاب و سنت کے ساتھ معتصم و متمسک ہیں فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یوں ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد طرف رسول کے یوں ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال و اشتغال بالقیل والقال کو ناجائز جانتے ہیں انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر امر حضرت اور سنت نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد و طرد کے ہے ہاں اتباع سلف و اقتدار ائمہ دین کو ان امور میں جو موافق کتاب و سنت کے ہیں پسند رکھتے ہیں اور جس چیز کا اذن اللہ نے نہیں دیا ہے یا رسول اللہ صلعم نے اسکا حکم نہیں فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین میں نہیں کرتے اور اسبات کے مقر ہیں کہ اللہ دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید و جمعہ و جماعات پیچھے ہر امام سنی کے نیک ہو یا بد جائز رکھتے ہیں اور مسح کرنیکو موزہ پر سفر و حضر میں سنت بتاتے ہیں اور جہاد کرنیکو ساتھ مشرکین کے کوئی ہوں کہیں ہوں فرض جانتے ہیں جسطرح کہ سنت صحیحہ میں آیا ہے اور فتنہ سے بچنا ہر زمانہ میں ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعاء صلاح و سداد و نصیحت کرتے ہیں اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ میں روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دعا و صدقہ بعد موت کے اموات مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہیں خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہیں کہ شیطان انسان کے دلمیں وسوسہ و شک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین کو ساتھ بعض آیات اپنی کے خاص کرے. **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم و ارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃ و تفصیلا علم حاصل ہے اور سنے پہلے ہی سے یہ لکھہ رکھا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر میں اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اسکو

امر و نہی کو بجالانا اور عمل مین اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیرخواہ رہنا اور دیانت فی العبادۃ کرنا اور
ناصح جماعۂ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر
و سرقہ و قول زور و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و ازرار و عجب و تفاخر بنسب و طعن فی الحسب
ف انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ سے بچے اور قرات قرآن مین تدبر معانی اور
کتابت آثار اور درس سنن مین مشغول رہے ہر حال سخط مضامین متبع قرآن و حدیث ہو سنت
مین نظر ساتہ تواضع و استکانت کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ
و سعایت کرے ماکل و مشارب کا تفقد کرے کہ حلال ہے یا حرام **ف** مکاسب و تجارات و
مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ سارے مکاسب وجہ حلال سے جائز ہین اللہ و رسول
نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء و صلحاء مین داخل ہین آپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے
اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے **ف** دین
عبارت ہے کتاب و آثار و سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروفہ
آئے ہین اور بعض احادیث مصدق بعض ہین یہانتک کہ منتہی ہون طرف آنحضرت صلعم اور طرف
قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحاء کے جو کہ معروف ببدعت و مطعون فیہم اور مرمی بخلاف
اہل حق نہ تہے اور جسکو اونے تمیز ہے اُسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرائح سنت کے
واجب ہے کبھی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر مین وہ تالیف علوم سنت
و کتاب مین ہوتی ہے لکن معذلک وہ شخص جامد تقلید رجال پر ہوتا ہے آپنے امام مذہب کی نصرت
مین رہتا ہے گو تعسف و تعصب کے ساتہ ہو اللہ و رسول کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف
کو پاتا ہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکہتا ہے اُسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت و
جہل مین یا آسا مذحق ہے اُسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بہی چاشنی اخلاص کی یا شمہ
خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اُسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا و لکن
قدر اللہ وما شاء فعل جن فرق ضالہ کو جتنا بُعد اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اوتنا ہی جہل و
ضلال اونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو اس بلا
سے عافیت مین رکہا وللہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ

اہل مذاہب اربعہ سے لکن تین فرق اوسلے ہین کچہ زیادہ اختلاف بابت اصول دین وفروع اعمال
کے نہین ہے الاماشاء اللہ لکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروع مسائل مین چار سو مسئلہ سے
زیادہ ہے شعرانی رح نے اِس اختلاف کو میزان تشدید وتخفیف مین وزن کرکے ایک طرحکی تطبیق وتوفیق
دی ہے لکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر وبرکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے
وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکہہ کر سُنّی خالص متبع صحیح محمدی
مخلص احمدی صرف ہوجائین اور سوا اللہ ورسول وکتاب وسنت کے کسیکو واجب الاتباع
مفروض الطاعۃ نسمجہین فقط قرآن وحدیث کو امام جانین ٥

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ❊ بگزارند وسر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران ومباینت اہل بدع وترک جدال وخصومات ہے دین مین اور ہر محدث
بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین
نظر نکرے اور اُنکی بات اصول وفروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی
کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت ہین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول وفروع مذہب مین
شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین رہی فروع سو
اختلاف انکا اُنین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد وابتدا رین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب
وسنت کی اُنکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہ واسطے تبیین ادلہ قرآن وحدیث کے تہا جسطرح کہ
صحابہ وتابعین بہی باہم مختلف ہوجاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا
حجۃ عند قوم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہراً و
باطناً ہر قول وفعل وعمل وحال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین
اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المھدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ
ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلاف کی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو اب
ہمپر بعد اس تجربہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ کسیکا

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ رہت نہین ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پہراب بعد اس کلام کے
کسکی بات پر ایمان لائینگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر ہدے حضرت کے ہدی ہے
اور شر امور محدثات دین ہین آسی جگہہ سے اس گروہ صدق پژدہ حق ابنوہ کا نام اہل حدیث اہل
اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال واعمال ظاہرہ و باطنہ اہل
علم کا کسی امر دین پر اجتماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہین اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جب سلف
صالح تہی سلف سے مراد عصر صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے پس بعد سلف کے کثرت سے اختلاف
ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع جداگانہ پایا نہ گیا و لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع
کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن
المنکر کرتے ہین بموجب شریعت اور جمعہ و جماعات پر محافظت تامہ رکہتے ہین ناصح ولاۃ و امت
ہین معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہین اور اس حدیث کے قائل ہین مثل
المومنین فی توادہم وتراحمہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکے منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالحمی والسہر بلا پر صابر رخا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن
اعمال کے جانب منادی رہتے ہین کہتے ہین اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جو خلق مین احسن
مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والیکو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتہ نیکوکار ہو
صلہ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتہ رفق سے
پیش آئے فخر و خیلا و بغی و استطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل
کرے سفاسف عادات سے نہی فرماتے ان سب امور مین تابع کتاب و سنت ہو انکا طریقہ وہی دین
اسلام ہے جسکے ساتہ حضرت مبعوث ہوئے تہے لکن جبکہ حدیث مین یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ
ہو جائیگی بہتر فرقے آگ مین جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہین اور اس فرقے
کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن
الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت و جماعت ٹہرا انہین صدیقین و شہداء و صالحین ہوتے ہین
یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ و فضائل مذکورہ ہین انہین کو حضرت نے
فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کرسکیگا حضرت نے انکو

وعائے سرسبزی دی ہے اُنکی تعدیل فرمائی ہے وللہ الحمد تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ
مین قید ترجمہ الفاظ وعدم زیادت ونقصان کے بعینہا رعی نہین رکہے گئے فقط بیان مطالب ومقاصد کا کتابت
مین آیا ہے والحمد للہ اولاً وآخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کے مُطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اُنہواء سے سالم ہو قلب زندہ و ذاکر خدا نے اوسکو چنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے
جو مزین بتقوی و موئد بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے آثار اوسکے نور کا جوارح وارکان
پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب
دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار
الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ
اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے آور اوسکو وہ کمال توحید سمجھتے ہین لکن
جب کوی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ مسلک اونکا تقلید ہے آور وہ مقلد ہین
جن مشایخ وائمہ کے حقین اونکو قوت علم وظفر بالصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکو
علما کے ساتہ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ وشہر والون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سی
لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیونکے ساتہ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ
عام البلوی ہوگیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف اللہ کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا
مقتدی ہو ۲ قلب صحیح وعقل سلیم وعلم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس بات کی اللہ اور ملائکہ اور علم والون
نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کوئی اُسکا ضد وند
وشبہ ومثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ آور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر آوسکے کنہ عظمت کو
اوہام نہین پاتی آور نہ اُسکی کبریا رتک افہام پہنچتے ہین آور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والآم واسقام وسِنہ ومنام وافتراق والالمام نہنچ سکین وسواس وحواس وقیاس وخیال ومثال وزوال وانتقال ولحوق فکر وحصر ذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی ودیوم سرمدی ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتہ متی کے ہوسکے نہ اوسکی ابدیت منقید ساتہ حتے کے ہوسکے نہ تعیین کو اسپر انطباق نہ تاین کو اوس تک راہ زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم بنسبت اُسکی عظمت کے ایک دانہ رای سے بہی بنسبت سارے عالم کے کمتر وحقیر تر ہین آب دل کو اِس قیاس سے خالی کرنا چاہیے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکہہ کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر وہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو ۵

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ؛ وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم

مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ؛ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

۳ اللہ کے لئے اسمار حسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود اُسنے اپنا نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کرین مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسمار حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے اُسکی آثار ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ لوازم کمال ذات مقدس ہین اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلئے کیا ہے کہ ہم اُسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا ندیتا اور نہ سمجہاتا تو زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ اُنکو بیان کرسکتی ایک صفت اُسکی حیات ہے قال تعالے ھو الحی لا الہ الا ھو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن و ظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اُسیکے مخلوق ہین دوسری صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اُسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی کَون بی اُسکی قدرت کے متکون نہین ہوسکتا ہے وہ چاہے تو سارے کَون کو عدم کردے اور اوسطرحکا دوسرا کَون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی پیشانی اُسکے ہاتہ مین ہے سارے مقدورات اوسیکے قدرت سے قائم ہین اور اوسیکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف کُن سے اُنکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی وفانی کردے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم محیط جمیع معلومات ہے بعلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اُسکے علم سے

غائب نہین ہے ۵

بر د علم یکذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنھان بہ نزدش یکیست

اُسکو گنتی اعداد ریال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تہی تو وہ جانتا ہے جو کچھ کہ ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیاتکو جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ وکلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتہ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو کچھ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و خالق سائر علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب والشہادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور ذرات ہبار لوح بہیر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین منتہی سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و مالم یشا لم یکن کفر و ایمان طاعت و عصیان عطا و حرمان و عمد و خطا و نسیان جو کچھ اوسکے ملک مین جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل ہے اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف ساتہ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی قضا کو روک سکے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتہ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتہ بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشئ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون وقال واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا وقال فاراد ربک ان یبلغا اشدھما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع الندا مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پرکی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتھرونکے شکم مین مچھلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چہٹی صفت بصر ہے چلنا مور چہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے مین سیاہ پتھر پر دیکھتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش خروش مین نظر کرتا ہے اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتہ سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر

ساتوین صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتہ کلام قدیم کے فصحاء اُسطرحکے کلام لانے سے عاجز و قاصر رہے کیا ذکر ہے کہ بلغاء ایک آیت بہی تو ویسی لا سکین لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید ۴ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے اللہ نے اُس مرد قادر کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پر عذاب کیون کرتا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اسیطرح اوس خلق کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین ہے یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل و هم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ کیا تو یہ حکم کرنا ساتہ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اسیطرح مومن کو بنایا اور اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا تکرم محض ہے حالانکہ اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت و فضل سے جنت مین ساکن کیا کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور و دود ہے تو دیکہتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے پاک و ملک ہین اب تیرا یہ قیاس کرنا کہ یہ کیلئے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا جل امرہ سبحانه عن القیاس و عظم من ان تحیطه بحقیقته افهام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلیئے خلق کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادی کو دل مین پیدا کرتا ہے اسلیئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ
اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بہی اللہ کے ارادی سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ
کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُروش جنایات و اقامت حدود ات کی طرف بندہ کی ہوتی
ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام
اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریایر سے کبیر اور اوسکے وعدہ
وعید وحدود و احکام و اخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ وغایت وعظم شان وقہر سلطان و
سطوع نور وضیار کے بعید ہے اسکلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے
عظم شان کے لئے یہ قول اللہ تعالےٰ کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا
بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا مثال اوسکی عالم شہادت
مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اُسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے
کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہوسکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف وصوت
ہے اسلئے کہ اُسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا با حرف وصوت ہے اسلیئے کہ اُسپر غائب ہونا اُسکا دشوار
آیا لکن سبیل اشل وطریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کر دے بندہ نے جب
یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر و نہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام
کرنا اُسکے احکام وحلال وحرام کا اور سنا اوسکے وعد و وعید کا اور قیام کرنا ساتہ اوسکے
حقوق وحدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچہ تعرض اسبا تکا نہ کیا کہ قدم وحدث و
تلاوت و متلو وحرف وصوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچہ اُسکو مضرت رسان نہین ہے اور نہ
کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسبا تکا اُسکے دل مین خطرہ
تک نہو تو بہی کچہ ڈر نہین ہے فھذا الطریق القویم والمنہج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا
ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر و نہی
ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی
ہے اور اسکی فصاحت وبلاغت کس قسم کی ہے لکن اُسکے معانی سمجہنے اور عمل مین لانے سے
ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

کہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے آسکے سوا ید و قدم و تعجب و تردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید مین آدمیٔن تصرف کرنا ساتہ تشبیہ و تعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول
ان صفات کی خبر نہ دیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا و لُب الالبا ورے اُسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اُسنے
خبر دی اور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اُسکے نفس پر اُسنے ایک حجاب وجہ کبریا سے اُٹہادیا
اور کچہ سبحات عظمت و علا سے کہولدیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ و کشوف و الطاف
جلیہ ہین جسنے اُنکو سمجہا سمجہا اور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا اتو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے اور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استوار کا اطلاق
کر اور کیفیت سے اعراض و ھکذا اسائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے اور عقول اُسکی ادراک کنہ و کیفیت سے قاصر رہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے ماجور ہین کہ
قصد اُنکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے اُنہون نے عدول کیا ہی اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے اُگئے ہین اسلئے تو ہوی و عصبیت کو چہوڑکر اپنے فکر کیطرف بغیر فظاظت
و غلظ کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف
تاویل کے گیا ہے وہ بسبب توہم تشبیہ و تمثل کے گیا ہے کہ مبادا کہین یہ تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نلجائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کرلیتا تو کچہ حاجت اُسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اُسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی و تعطیل سے ڈرگیا ہی
اسلئے اُسنے اتنا مبالغہ و اصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہوگیا آپسمین تم دونوکو صلح کرلینا
چاہیے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کردے اُس سے
ایمان بالاستوا فوت نہوگا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کرکے تاویل پر بجہے اعتراف کرنا
ساتہ مجرد استوار کے کچہ اُسکو مضرت نہ دیگا پہر دونون قائل ہوجائین اثبات وغیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے اور یون کہین امنا بما قال اللہ تعالی علے ما اراد اللہ ویلیق باللہ و امنا بما قال
رسول اللہ صلعم علے ما اراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کیونکہ علم

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجھولۃ
والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت ایضاح و توطیۂ صلح کے لئے مین یہ بات کہتا ہون
اور اللہ جانتا ہے کہ مقصد میرا صلح ہے اور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سو اس
ایضاح کے لئے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار
مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت
غرائز و جبلات نہ تہی بلکہ بعض بنسبت بعض کے اقوے اور اتم تہے علم و فہم مین اور اکمل تہے
استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بہی متنوع ہوئے اللہ نے
کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن تو ان حکمت
ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے اور ان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے
دوسرے بواطن صالحہ کے اور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور ونکے حضرت صلعم لوگون سے بقدر
اونکی عقلو نکے بات چیت کرتے اور نور باطن صافی سے اونکے بواطن پر اشراف رکہتے تہے ہر
برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہئے کہ جہان کہین
حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے اور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت
جتنے سننے والے نزدیک آپ کے تہے وہ سب فہم مین برابر تہے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان
متفاوت الفہم تہے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہو کے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر
اور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکہا ایک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تہا حضرت
نے اسیقدر پر اوسکے ایمان و توحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن سایۂ قباب
عصمت مین تہے اور وقار نبوت اور راہبت رسالت انکو ڈہانپی ہوئی تہی اسلئے انمین
کوئی نزاع ظاہر ہوا اور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال و طیش و سرعت نفور سے
راکد راقد رہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا اور اشعہ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بُعد عہد رسالت
متواری ہوتی گئی خلاف و اختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش ہو
منکشوف ہوگیا اور نوبت تکفیر و سباب کی پہنچی اور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے
اور صفو عقائد کے متکدر کرنے پر شیطان ظفرمند و کامیاب ہوا اسس راز کے معلوم ہوئے

سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ غرائز وطبایع باوجود اختلاف وتنوع کے ہرگز موافق ساتھ بواطن کے
صفا وفہم پر نہین ہوسکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولا یزالون
مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقهم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیئے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری واجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال وحرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ اُنپر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لیکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین اُنکے ملتزم اُنکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار ما فی الضمیر کو مکروہ رکھتے
ہین کہ مبادا کہین اُنکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیئے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیئے تہا ۷ حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ۷۷ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اومین سے اوٹہا دے تو سبحات اُسکی وجہ کے
جسکو پائین جلادین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رؤیت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رؤیت ہوگی یہ حدیث مشترک الدلالۃ دلیل ہے منکر رؤیت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہے اور دلیل ہے مثبت رؤیت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق وفناد
اہلاک کے ساتھ لگایا ہے جبکہ یہ رؤیت محل قابل فنا وہلاک پر وارد ہو لیکن بندہ جب دار القرار مین جائیگا پہر ہوا اور اُسکو خلعت
بقا واستقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹہا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا وزوال سے اُسنے رہائی پائی تو او سدم وہ حجب
اُٹہہ جائینگے اور سبحات متجلی ہونگے اُسکو ایک ایسی جگہ ہاتہ آئے گی جو کہ زوال واحراق
وآفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی نرہینگی بلکہ جسقدر ساغر
تجلی بہر بہر کر سامنے آئین گے اُتنی فریاد ہلم دہات کی زیادہ ہوگی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اللہ تعالے کو نظر ایمان سے دیکہتے ہین کل آخرت مین ابصار اُسکو بنظر عیان
دیکہین گے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رؤیتہ صحیح ہے اسجگہہ نظر کو ساتہ نظر کے تشبیہہ دی ہے نہ منظور کو ساتہ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اُنسے اعلے رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا تہا نبی صلعم نے اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تہا
اصبحت مؤمنا حقا یہ اسلئے کہ انکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تہا
اسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تہے تعالوا نؤمن ساعۃ آوا ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان پر جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و کل قائل فلق لہ وجہ و مخرج ایک جماعت علما متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہو جاتا ہے کہ گویا انکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہو جاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رویت کا اور بہی زیادہ ہو جائیگا اوس سے بڑہکر جو کہ دنیا مین حاصل تہا اے برادر منکر
رویت جو بات کہ تیرے سمجہہ مین آئی ہے وہ اسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تو نے یہی سمجہا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹہتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا رشفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تو نے سمجہا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت مفہومہ
فی الدنیا پر باقی نرہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع والوان واکوان خلاف
تیری فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا اے محصور
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہو اور منقعر جہات وادوات و آلات سے اوپر
کو حجرہ مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکہین گے اور کفار اوسکی رویت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رویت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہوگی
انبیار کا رتبہ رویت مین اور ہوگا اور اولیار کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رویت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہو جائینگی اولیار آخرت مین
اسطرحپر دیکہین گے جسطرح انبیاء دنیا مین دیکہتے ہین پہر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیار اوسطرحپر دیکہین گے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکھا تھا حضرت کا رتبہ رویت مین سب سے زیادہ ہوگا لگتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہوگا ۸
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے اُنکو ہدایت و دین
حق دیکر بھیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینو پر غالب ہو جائے اگرچہ مشرک بُرے بُرا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پھٹ گیا پتھر نے سلام کیا آمم جن ستمرو ین نے
بیعت کی شیاطین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہوگئے ذراع زہر آلودہ بول اُٹھا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کھل گئے اونٹ نے بات کی کوئیں کا پانی تھوک سے میٹھا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ بہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کھلم کھلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ سوُر قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کھلتی ہے جو کہ ایمان و عرفان سے ریّان و سیراب ہو اور اُسکا دل مورد الہام اور اُسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بھوٹی نکرے اور حکم بدے مگر ساتھ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہوگئے آپکی کتاب نے سائر کتب بمنزلہ سالف ونمان کو زائل
کردیا **سہ** یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانۂ چند ملت بشست
سہ نگارین کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتونسے بھرے ہوئے ہین پھر کوئی اُنمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض اُنمین کروبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین یہ بنی ادم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنۂ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکھتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور پردہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تھا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپ کے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیار آپکی امت کے ہین اُنسے کرامات واجابات ہوتی ہین حضرت
کے زمانے مین بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات وخوارق عادات کا ہوا تہا اولیار کی کرامات
تتمہ ہین معجزات انبیار کے جسکے ہاتہ پر کچہ اشیار مخرقات ظاہر ہوں اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر واستدراج
ہے اولیار کے کرامات انواع طرحپر ہوتے ہین جیسے سماع ہواتف کا ہوا سے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے مجانا ارض کا اور تقلب اعیانکا کہ تہر سونا ہو جائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکوّن کے یہ سب برکات ہین متابعت انحضرت صلعم کے اور سب
لوگون مین سے اوفر الحظ ساتہ صحت وقرب وعبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہہ
نشان صحت حال نہین ہے کہ اگر یہ کرامت نہو تو حال صحیح نہ ٹہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہین ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف وکرامات سے اور یہ ایک عزیب بات ہے کیونکہ جس
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہین کہ اُنکے دلون سے حجب اُٹہہ گئی اور بواطن اُنکی
مباشر روح یقین وصرف معرفت ہوگئے ہین اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات ورویت قدرت و
آیات کے نہین ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشایخ وصادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت ومجاورت نبوی ونزول وحی وتردد وہبوط ملائکہ کے درخشان تہے اُنہون نے
آخرت کا معائنہ کرلیا تہا اسلئے دنیا مین زاہد تہے اُنکے نفوس سترکی اور عادات متخلع اور مرائی
قلوب مصقل ہوگئے تہے وہ رویت کرامات واستماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزار عالم حکمت مین وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

قدرت مین دیکھتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
متجرد ہو کر منکشف ہو جائے تو بہی اُسکو کچہ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیاء صالحہ ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیاء و صلحاء
مومنین کو انکی منامات مین لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبھی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ ابتک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اُسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے تاکہ تجکو یہ بات بتائی کہ کوئی تیرا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا فعلیک بحسن الاقتداء و قد ظفرت بکمال
الاھتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجہیر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو چہوڑ کر
یہ ہوئی ہے اشتغال ساتہ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتہ استدراج کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم نہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کار آمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئے تو اب کسطرح یہ محبت ازنکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسولخدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول بہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر فرمایا تہا اعلی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور اُنکا علم و عمل و تجربہ مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو بہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مین ہین اگر یہ صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتہ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین اور انکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بہی پر ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لاتحصر ہین اور تبرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل عال کیونکہ نسبت قرابت
کی صوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتہ مثل ایک
جان وتن کے ستہے اُنہون نے اپنے اموال وازواج صرف کردئے اور اوطان سے ہجرت
کرگئے اور ہمسرون اور یارون ہمعمرونکو محبت نبوی مین چہوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اوسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہ احقاد وضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کرلیا اور متجسد ومنجذب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ درشاخ ہین سو تو ای مبرا ہو لے
وعصبیت سے آسمانکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تہے وہ بہی نفوس رکہتے تہے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو وُہ رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تہے اُنکی آثار نفوس مین سے کچہ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادم
قلوب تہے اسلئے اُنکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ انہون نے اسی حیثیت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تہا اوسیکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوے اور ہر آب غیر
سائغ کو نوش کیا اور صفا قلب اُنپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکہتے تہے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تہے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کرلیا تو انمین حدوث

بغض وعداوت کا ساتھ اُنکے ہوا انکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکھہ کسیکی محبت کو انین سے کسیکی محبت پر ترجیح ندے اور
تفضیل وغلو سے بہی باز رہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدۂ سلیمہ کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکہے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حدّ سواء رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل ساب کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکہتے
تہے واللہ ینفعنا بمحبتھم وبحشرنا فی زمرتھم امین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد موت
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلانے والیکی سختی ونرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہو گئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو امر میت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پائیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کر دی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرمادیا ہی
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسؤل ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلاء
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت وموافقت آخرت کے
ہمکو ضغطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شترک ہین قالب بعد خاک

ہو جانے اور سفال و خشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم و عذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالے دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اُسوقت آنکہہ کہلے گی اور انسان خواب و غفلت و جہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت و نار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت و دوزخ اسدم موجود و مخلوق ہین جو کچہ دربارۂ عظم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیے
کہ جب کوی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بہی بڑہکر ہے جو کہ
کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلمین اوسکا خطرہ گزرا و انما اخبر ن بیسیر
عن کثیر علی قدر وھمک و خیالک و ضیق وعائک اسلیے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقید اپنے عقلون
کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شی جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جو امر بے
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف و ہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ و زنادقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین اُنکا آخرت مین کچہ حصہ نہین ہے آنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آراء کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیاء پر یہی اتفاق انبیاء کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد
رکہتے ہین کہ اللہ تعالے دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کرکے نقیر و قطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا و ضرب بینھم بسور لہ باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچہ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ خبر واحد اہل سنت و جماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

ثابت کیا ہے ناریں جانے سے کچھ خلود لازم نہیں آتا رہا فرقہ ناجیہ سو وہ ذائق نار نہوگا اور نہ خوار
اُسکا نار میں ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار میں جاکر پھر نکلیں گے اسلئے ہم اس امر کے
معتقد نہیں ہیں کہ مصلی صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیا روز قیامت کے شفاعت کرینگے اُنکی سفارش سے ایک خلق آگ سے باہر
آئی گی اولیا اور مومنین کے لئے بھی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اُنکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بھی معتقد ہیں کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بھی حق ہے اُسکے پلے ہیں اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان میں کچھ تعجب کی بات نہیں ہے تجھے بھی جواہر و اعراض معلوم ہیں اسلئے تو وزن اعراض سے
عجب کرتا ہے اور خائل وزن پر ہنستا ہے اور جنکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین امنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہوکر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بھی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتھ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہیں ہیں کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہیں کہتے ہیں بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُنسے تجاوز کرے اور اُنکے سیئات کا
کفارہ کر دے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کریں بسبب اُسکے اعمال صالحہ
و خرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اُسکے لئے امید جنت کی رکھتے ہیں جائز ہے کہ اللہ اُسکو نار پر وارد
کرے ہاں مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل نے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اُتریں گے اور دجال برآمد ہوگا اور سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا یہ سب بلا شک و شبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش میں ہے قیامت تک غیر اُنسے اس بارہ میں
مجادلہ نہیں کر سکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہیں وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
میں سے اور واسطے سائر ولاۃ کے جو اُنسے پہلے تھے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہیں جمعہ و جماعات و وجوب قضاء حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی حق چیز

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا بہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چھوڑ کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتھی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصا وفاحسنہ واتقنہ وافقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے بحسب فرمائش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم و مستجار مین دعا مانگنی اور ارکان و استار کے ساتہ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدۃ ارباب التقوے کہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبائر حسنہ پر مینے اسجگہہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکہی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل و عرفان صادق کے ہے نفس مسائل اعتقاد کو حبتہ حبتہ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان ہین اختلاف وانتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے باختصار تمام موجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقہ اکبر ق تلفظ ہمارا ساتہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے انتہی ص یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے اسمین بحث نہین کی ہے کہ لفظ وتلاوت وکتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے ق وہ بلا آلہ وحرف کے کلام کرتا ہے حرف مخلوق ہین ص یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف وخلق حرف کی ٹہیک نہین حرف وصوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا رقدیم ہین نہ حادث ق وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض ص مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف سے ثابت نہین ہوا ق سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم وبیش ص زیادت ونقصان ایمان کا کتاب وسنت سے ثابت ہے پہر انکار اسکا بیجہ ہے اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر وجبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے **ق** ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوائے یدکی
ص یہ استثنار بے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** نقدم الکلام علے ذلک
ق ایمان غیر عمل **ص** لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ مین مختلف ہین **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین **ص** حرف مین بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے بلکل ساکت ہے **ق** قصر وافطار
رخصت ہے سفر مین **ص** اسمین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکہنا چاہیئے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلاکیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ونحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمین خوض کرنا فضول ہے **۲ عقیدہ اشعری**
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسمین کبہی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین قطعیہ علے غرہ اولی **ق** قرارت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسمین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے بس بس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے سو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملتا ہے مگر قول شعرار
مین والشعراء یتبعہم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہین کہ رویت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسمین خوض کرنے کی کچہ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع رویت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسیکے ساتہ ناطق ہے واللہ اعلم **۳ عقیدہ ماتریدی** **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت **ص** یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفایدہ ہے
ہمکو امرار و اجرار صفات کا کما جاء کفایت کرتا ہے **ق** وہ محتاج گوش نہین سوراخ
گوش و حدقہ و مژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے **ص** یہہ
ٹھیک ہے لکن صفت اُذن و ید حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ و تمثیل اور اس عبارت سے
ایک ائمہ نفی ید و اُذن کا نکلتا ہے سو کچھ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے **ق** نہ ایسی
آواز سے نہ ایسی حرف سے الخ **ص** اس تقریر مین نفی حرف و صوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شقتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف و صوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
و صوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقاً نفی ہے حرف و صوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے **ق** موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف و صوت
کے سنا **ص** یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچھ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسی تکلیما **ق**
اللہ جوہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت **ص** ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہون اور جہت فوق و علو و استوار کتاب و سنت سے
ثابت ہے انکار اُسکا انکار قرآن و حدیث ہے **ق** نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف و صوت ہے گو مثل حرف و صوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف و صوت کا مجرد قال و قیل اہل کلام ہے **ق** تکلیف
مالا یطاق دینا جائز ہے **ص** اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا و لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
نازل ہے **ہم عقائد نسفی** **ق** نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اُسپر کوئی زمانہ جاری ہو **ص** یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

اور مبتدعین اسلام کے ہین انہین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکہا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب و سنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ و عبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون ق اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر ص ہمکو سرے ہی سے کچہ خوض و بحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جنبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اُسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچہ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجہ
بیٹھے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اُسکے صفات جانین ق اللہ کا کلام
جنس حرف و صوت سے نہین ہے ص مکرر گزر چکا ہے کہ نفی حرف و صوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب و سنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول و کلمہ و کلمات و حدیث
و حرف و صوت کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے جس لفظ و عبارت کو اللہ و رسول اطلاق
و تلفظ کرین کسی بشر کو انکار اُسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر بانکار کتاب و سنت ہوتا
ہے ق نہ کسی مکان و جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت سے ص بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب و سنت سے فقط رؤیت
ثابت ہے نہ یہ قیود ہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ مین بسبب اس حیص بیص
کے راہ صواب سے دور جا پڑین و باللہ العصمۃ ق استطاعت ہمراہ فعل کے ہے ص
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا ق ایمان
نہ بڑہے نہ گہٹے ص کتاب و سنت شاہد ہین زیادت و نقصان ایمان پر کچہ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن و حدیث پر ایمان لانا کافی ہے ق انا مومن حقا کہے نہ
انشاء اللہ تعالی ص سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچہ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ کتاب و سنت مین موجود ہے ۵ عقیدہ حنابلہ ق ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء الہی
عین الٰہی ہین ص گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت و حدیث صحیح دلالت صریح اسپر
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقیدہ تعرف

ق نہ جسم ہے نہ شبہ الخ ص اسجگہہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ وپرداختہ ہین آنکی کچہ ضرورت نہ تہی آسلیئے کہ الفاظ وعبارات آیات کتاب وسنت مستطاب واسطے اثبات تنزیہ وتقدیس کے کفایت کرتے ہین ق صفات نہ عین نہ غیر اسیطرح اسماء ص احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جس کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی ہمکو اُسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے ق اللہ کا کلام حرف وصوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ کی نزدیک حرف وصوت ہے ص یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب وسنت کے ہے نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئ کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سرے ہی سے واجب نہین ہے ق اُنکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے ص یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق وہی ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلیئے کہ مجتہد کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین ق جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اُسکا کوی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے ص ہمکو کوی سند اس قول کی نہین ملی ظاہر حدیث جو در بارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسیکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا عزیمت ہے ے عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ ق نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ اُسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقاء ص یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون اُنکا مخالف شرع نہین ہے لکن یہ الفاظ بہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن وحدیث کا ہے یہ صحیح ہے کہ لفظ جہت و تلقاء کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استواء وعلو وفوق بنصوص کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے آس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات مذکورہ کی ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولے واحوط ہے واللہ اعلم

عقیدہ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم محسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب نہ ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ابلاغ تقدیس کے لکھے جاتے ہین اگرچہ شرع مین صراحۃً وارد نہین ہین تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو بخوبی ساتھ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دھوکے مین نآئے **ق** یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تھے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحمہ نے کتاب حادی الارواح مین بہت بسط سے لکھا ہے اور دلائل فریقین ذکر کرکے کسی جانب کو ترجیح واضح نہین دی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہین لیکن وقوف اولے ہے اسلیئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ مین نہین آئی ہے جسکی بنیاد پر ہم حکم قطعی اسبات کا دے سکین کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تھی اگرچہ کوئی استبعاد بابت اس قول کے نہین ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہین اگر آدم اُسی جنت سے نکالے گئے تو کیا دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تھے اُنکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی مین آیا ہے خلقت الخلق لاعرف **ص** یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہین ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعات حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اُسکے وجود مقدس پر زائد ہین **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علے الذات ہین یا نہین سطوی علے غرہ ہے اسلیئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے استشمام نہین ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ وصفاتہ **ق** یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف مَن کا کاف پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح وغیرہ معہذا توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کے نہین ہے **ف**

گفت پیغمبر باواز بلند ❊ بر توکل زانوے اشتر بہ بند

ق وعید و وعد دونون مین خلف نہین ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علے قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہین

اور کہتے ہین ~~~~~~~

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ٭ لمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہو سکتا ہے فتامل **ق** تحاشی صورت استثناء سے ایمان مین اولے واحوط ہے **ص** نہین بلکہ استثناء ہی احوط واولے ہے اسکی تحریر امام غزالی ودیگر علماء ربانی نے بجائے خود اچھی طرح کی ہے اور پہر جبکہ اس مسئلے مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پہر کوئی وجہ عدم استثناء کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے واللہ اعلم ۱۰ عقیدہ شاہ ولی اللہ رح **ق** - نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت مین نہ اُسکے طرف اشارہ ہو سکے **ص** بارہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین اللہ تعالے انے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر کو جانتے تہے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اور لیس کمثلہ شئ پر اکتفا کرتے تہے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بہی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اسی لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستواء ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اُسنے کہا تہا فی السماء حضرت نے اوسکو مومنہ ٹہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف آسمان کے اشارہ فرماکر اللھم اشھد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستواء پر بلا کیف وبلا مکان ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے لازم ہے واللہ اعلم **ق** حبطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی **ص** قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای برھان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شے کسی حدیث مین نہین آئی ہمکو رویت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما قال الشوکانی رح فی فتح القدیر ۱۱ عقیدہ سبع سنابل **ق** اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین ص دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
مخترعۂ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما وصوفیہ وفقہاء کے زبان وقلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون ومدلول ان الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت وقوت دربیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب وسنت مین ہے وہ ان الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی اونہین الفاظ سے جو کہ قرآن وحدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین ق اسما وصفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت عین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچھہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین ۱۲ عقیدۂ قاضی ثناء اللہ ق وہ سارے
اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب ومعیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی ۱۲ عقیدۂ قطف الثمر
ق مراد قرب ومعیت سے اسجگہہ علم ہے ص چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کئے گئے۔ پہلا عقیدہ یعنے احاطہ وقرب ومعیت ذاتی ہے ائمہ سلف وخلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب ومعیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین وعامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت وقرب واحاطہ کی تفسیر علم ومعونت وغیرہ سی کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کی یہ ثابت کیا ہے کہ آیات قرب ومعیت وغیرہا کے تاویل ساتھہ علم ومعونت ونصر وغیرہ کی کچھہ ضرور نہین ہی
فقط ایمان لانا کافی ہے۔ رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب وہمراہ ہے یا صفت سی سو یہ اوسیکو معلوم ہی واللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیانمین شرک وکلمات کفر وریا کے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقۂ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ وعملہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک وکفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان وعقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک وکفر خفی وجلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک وکفر سے ناجی نہین ہوتا ہے پہر کبائر کو اہل علم نے

دو طرح پر قسمت کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر
باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ
کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحث کبائر
باطنہ کہا ہے انہا اخطر ومرتکبہا اذل العصاة واحقر ولان معظمہا اعم وقوعا واسہل
ارتکابا وامر ینبوعا فقلما ینفک انسان عن بعضہا للتہاون فی اداء فرضہا فلذلک کانت
العنایة بہذا اولی ولقد قال بعض الائمة کبائر القلوب اعظم من کبائر الجوارح لانہا
کلہا توجب الفسق والظلم وتزید کبائر القلوب بانہا تاکل الحسنات وتوالی شدائد
العقوبات ولما ذکرہا اوصلہا الی اکثر من ستین قال والذم علی ہذہ الکبائر
اعظم من الذم علی الزنا والسرقة والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتہا وسوء اثرہا
ودوامہ فان آثارہا تدوم بحیث تصیر حالا للشخص وہیئة راسخة فی قلبہ بخلاف
آثار معاصی الجوارح فانہا سریعة الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبة والاستغفار و
الحسنات الماحیة والمصائب المکفرة وان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری
للذاکرین سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکی مراتب
پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اوسکی
نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل
مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تہا تو پھر کچہ امید نجات کی باقی نہین ہے
واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ
الجنة وماواہ النار وما للظالمین من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر
الاشراک باللہ الے قولہ فما زال یکررہا حتے قلنا لیتہ سکت دوسری حدیث مین منجملہ
موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین
نزدیک امام احمد وبخاری وترمذی ونسائی وابو داود وطبرانی وابن حبان وحاکم وبیہقی
وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

بہی اعظم عذاب و اشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین اور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین
اور زبان عامہ پر الفاظ شرک و کفر کے اکثر جاری رہتے ہین اور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب کفر سے سارے اعمال حبط
ہو جاتے ہین اور نزدیک جماعت علما کے قضاء واجب اوسکی لازم آتی ہے ابو حنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے اور بہت سے جملے
لکھے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے اور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہو جاتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچہ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضاء واجب مین اور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبراء دین اور نفس کا احتیاط و مراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصًا اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم اسجگہہ معتمد و غیر معتمد سبکو بلا قید مذہب خاص کے لکھتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے م اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کرے م سب شیخین و تفضیل علیؓ سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت ہے انتہے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بھم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے م خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے م مجسمہ و مشبہ کفار ہین م اگر کلمہ کفر اپنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہو جائیگا معذور نہوگا اور اگر بے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہو جائے تو فی الفور
تائب و مستغفر ہو کر کلمہ طیبہ پڑہ لے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہو جائیگا م اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو تو فی الفور کافر ہو جائیگا م اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہو گیا م ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

ہے کہ معصیت مین کہے والا فلا مین کہتا ہون اول راجح ہے م اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بہی
ہو جائیگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے بہر لونگا تو کافر ہو گیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تجہپر
چلتا ہی نہین ہے پہر میرا بس کسطرح چلیگا تو بہی کافر ہو گیا م اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر
خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہو گیا م اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو
کافر ہو جائے گا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہو گیا م اگر مظلوم نے کہا کہ اے
خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہو جائیگا م اگر
کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہو جائیگا م اگر کسینے نکاح کیا اور کہا مینے
اللہ و رسول کو گواہ کر لیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہو جائیگا م اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست
راست و دست چپ کو گواہ کر لیا تو کافر ہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا م اگر کسی جانور کی آواز
پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا
ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے م اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین
تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی
مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون اسکی
تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد مین کاذب ہے تو کفر ہوگا م اگر کہا کہ رزق طرف
سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہو جائیگا اسلئے کہ خدا
کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسباب
سے نہین ہے **بیت** رزق ہر چند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا
م اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو بہی نماز ادا نکرون
اور اگر فلان نبی ہو تو بہی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس
انبیا و پر تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت
ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا م اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے م
ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ
کفر ہوا حق مین شخص دوم کے م اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہوجائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تھے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہوگیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترانا سنت ہے دوسرے نے کہا گو سنت ہو مین
نہین کرتا کافر ہوجائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امر معروف کیا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچار کہا ہے اگرچہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہوگیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بھی قرض بھر لون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر نہو گا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگیا م اگر فتوے
کو دیکھ کر کہا یہ کیا بارنامہ یعنے پروانہ فرمان تو لایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہوجائیگا م ایک نے کہا فلان سے صلح کر لے اوسکو جواب دیا بابت کو سجدہ کر لونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر نہوگا اسلئے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہوجائیگا م اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہو آبو بکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہوجائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہوگئی م بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجھے مسلمان مار چاہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجھپر فراخ کر ظلم نکر آبو نصر نے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوجائے گا اسلئے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جھوٹا ہے کافر ہوگیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو موئک کہا کافر ہوگیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہوگیا ابو القاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلئے کہ شاید کبھی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہوجائیگا کذا فی الحمادیۃ و
السراجی م اگر کہا کہ مجھے علم غیب ہے تو کافر ہوگیا م ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہوگیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بھی مین نمانون کافر ہوگیا م ایک نے کہا آؤ کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا ہوتا تو تجھسے کیون ملتا نزدیک بعض کے کافر ہوگیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر نہوگا اسلئے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی نے کہا کہ

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہو جائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر
ہو گیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجہہ لے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ
محبوب ہے کافر ہو گیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایکنے کہا کہ مجھے مسلمان کر واعظنے
کہا فلان روز میری مجلس مین آ اگر مسلمان ہونا تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ
کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہو گیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو
مجہسے دریغ نہ کر کہہ کافر ہو گیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہو جا اپنے شوہر سے جدا ہو جائیگی
کہنے والا کافر ہو گیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا
کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہو گا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے
بیٹہہ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہو جائینگے م اگر یہ آرزو
کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین
کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہو جائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جہوٹ بولنے
کو کفر جانتا ہے تو کافر ہو گا ورنہ فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا
ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین
نے کہا ہے جسچیز کا ردت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا دیا جائے گا
اور جسمین شک ہے اوسپر نہ دیا جائیگا بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی
کرنا نچاہیے کیونکہ علمانے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر
نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے
جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض
علما کے کافر نہو گا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا اسلیے کہ
یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو
نزدیک بعض علما کے کافر نہو گا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر
ہو گیا احد الزوجین کے مرتد ہو جانے سے نکاح فی الحال باطل ہو جاتا ہے کچہہ حکم قاضی
پر موقوف نہین ہے یہ روایت منتقی کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی پانہد

کا سا جامہ پہنے گا نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہو گا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنے گا کافر نہو گا مین کہتا ہون اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فھو منھم و بدلیل قولہ تعالے ومن یتولھم منکم فانہ منھم یہی حکم مشابہ ہونے کا سا تہ
جملہ اقوام کفریہ کے ہے م اگر زنار باندہے قاضی ابوحفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتہ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہو گا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہو جائیگا م مجوس دن نوروز کے جمع ہون یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا م ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہو جائیگا م مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا م فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا م فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکباد دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہو گئے م لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہ کافر
ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسکا بہہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
م حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت م ایک آدمی
اونچے مکان پر بیٹہے اور لوگ اوس سے بطریق استہزا کے مسائل پوچہین اور وہ بطور استہزا
کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکان پر بیٹہنا شرط نہین ہے استہزا
ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے م اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچہہ
علما کہتے ہین وہ کون کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا
م اگر کہا ہمراہ میری شرع مین چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہو گیا م اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوٰۃ تنہی کافر ہو گیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا م بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
م اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا م بادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہو گیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا موید الدرایہ شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہیں ہے اور دوسری طرح پر
خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کہڑا رہنا یا ہاتہ چومنا یا جہک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا
ہون کہ کوئی سا سجدہ بہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے اور جہکنا بہی حرام ہے
ہان ہاتہ چومنا جائز ہے اور سامنے کہڑا رہنا حرام ہے **م** ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی یا
دریا یا نہر یا گہر یا ندی نالہ یا چشمہ وغیرہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے
جدا ہو جاتی ہے اور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر
اللہ فقد اشرک لفظ غیر اللہ شامل جملہ ما سوا اللہ ہے بلا استثنار کے اسیطرح کریمہ ما اہل بہ
لغیر اللہ عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر
کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل وقائل انکا مشرک **م** اعیاد کفار مین جیسے نوروز
دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتہ کہیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے **م** ایمان
یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راؤا باسنا مراد حالت غرغرہ ہے
اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے **م** شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم
یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شے کا ضروریات دین سے انکار کرے گا تو وہ بالاتفاق
کافر ہے اور اگر مسائل اعتقادیہ مین جنمین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکہتے
ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے منتقی مین
امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین ابو اسحق اسفراینی نے کہا
کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم بہی
کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت
عرض کے کتاب وسنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون
فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع وضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا
تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لکن بحث خلود و عدم خلود
نار مین ہے نہ دخول نار مین کہ وہ تو بنص سنت متعین ہے اور نہ ورود علی النار مین کہ وہ
بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ واللہ اعلم **م** جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگاوے خواہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر م یہ قول روافض کہ حضرت نے خوف سے دشمنونکے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالا بدمنہ للقاضی رح **ف** شعرانی رح نے متن کبرے مین لکھا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات التی ینطق بھا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النظر فی جملۃ من الکتب نصیحۃ للمسلمین و قد حبب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہ او النظر فیہ فاقول و باللہ التوفیق پہر کہا ہے کہ وہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہو جاتے ہین ایک یہ قول ہے یامن یرانا ولا نراہ اور یہ قول یاساکن ھذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایھام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص وان قال ھذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتالہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اھل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابوبکر باقلانی رح کہتے ہین ما لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوھم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوھم شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین فقد اتفق الاماماں علی منع کل اطلاق یوھم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعھما العلماء علی ذلک قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ھذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوھم اطلاقہ محظورا وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان یطلق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف والاذن الشرعی حذرا ان یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیأثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

یادلیل الحائرین یامن لیس له دلیل یادلیل الدلیل ونحو ذلک وکله لم یرد به شرع ولا ینبغی ان یقال یا جیسے یہ
قول یامن لایوصف ولا یعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہہ
قول یامن هو فی عرشه یرانا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہئے یامن
استوی علی عرشه کما ینبغی بجلاله وحما یمتنع شرعا الطلاق بعضهم علی الله تعالی الخمار والساقی
وراهب الدیر وصاحب الدیر والقسیس ولیلی ولبنا وسعدے واسماء ووعد وهند والکنز الاکبر
ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعرا رعادین استعمال
کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفا پیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین معاشیق
فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لایجوز اجماعا ارادته انه تعالی بقول بعضهم

شعر انا من اهوی ومن اهوی انا ❊ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضهم شعر تمازجت الحقائق بالمعانی ❊ فصرنا واحداً روحاً ومعنی

سویہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا
تہا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی
خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اسکو
باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل وانبیاء ہوتے
ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹہرائین اس سلئے
محبین ومحبوبین کے ساتہ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتہ قیس ولبنا وغیلان ونحو ذلک انتہے
فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اوسنے حق مین
محمد بن رزیق کے کہا ہے شعر

لوکان ذو القرنین اعمل رایه ❊ لما اتی الظلمات صرن شموسا

اوکان لج البحر مثل یمینه ❊ ما انشق حتی جاز فیه موسی

اوکان للنیران ضوء جبینه ❊ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے شعر

دل از عشق محمد ریش دارم ❊ رقابت باخدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا ؎ تا مجمع امکان و وجوب نتوشتند ٭ مورد نتعین نشد اطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا ؎ یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ٭ سواک عند حدوث الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا ؎

ماکان یعرف الواحا ولا قلما ٭ وکان یعرف مافی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر مین تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا ؎

بقلم گر نرسید انگشتش ٭ بود لوح وقلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوٰۃ کے جو دلائل الخیرات مین ہین کیونکہ یہ معانی شرع مین نہین آئے اور نہ ان مبانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود فکل ھذہ وامثالہ یفہم التہاون بمعجزات اللہ تعالیٰ الانبیاء فلا یجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری و ابونواس و ابن ہانی مین واقع ہوئے ہین مومن کو سماع سے انکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتہ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اسبات پر کہ سوا انبیاء کے کوی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین باجماع امت خطا ہین **حکایت** ابوالعاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تہی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تہا ؎

اللہ بینی وبین مولاتی ٭ ابدت لی الصد والملالات

کسینے خواب مین اُسنے کہا اما وجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالیٰ وہ جاگ اوٹہے اور توبہ کی پہر کبہی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ مجتنبات کے ایک یہ قول ہے فلان حجۃ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص بمرتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اُسکا نچاہیے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین ہین اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضھم فی کتب المراسلات الاعظمی الاقدس الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃً جارے استعمال مین خاص بحق تعالیٰ ہین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق وعموم ہے حق مین

حق وخلق دونون کی اور یہ ممتنع ہے اسی طرح یہ قول مافی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی
طرح یہ قول لا موجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے
ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین مین
کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات
شطحات فقرا ہین انسے قطع نظر کرنا اور درپے تلفظ وتکلم نہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجایش
تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار
نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قولہ تعالے ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم
بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسبات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع
ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا زمان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا الدھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس
مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتہ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے
لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعرا رات دن غاوین شکایت چرخ و فلک
وسپہر وزمان وروزگار ودہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی
ہے جو اللہ کا شاکی ہو اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بدکردار کہے وہ
اجماعا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت وشکایت سے باز نہین آتی الا من
رحمہ اللہ تعالے وعصمہ بمنہ اسیطرح قول بعض خطبا کا سبحان من لم یزل معبودا عند
من لم یعلو کی نہ معبودا بالقوۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا
اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچہ متقید بزمان نہین ہے
بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعلہ اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود
شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچہ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح
یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علی
حدیث سوء **حکایت** ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تہا لا تقاتل اعداءک
حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا وھی قمرھم ایضا ای کما یکون لنا بطلوعہ سعد

کذلک یکون لھم لان لطلوعہ علی الجیشین واحد اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض
پر اللہ یجمل عنک اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے اللہ یدفع عنک او یصرف
اسیطرح یہ قول فلان یطلع علی الغیب ولہ کشف او اطلاع علی الغیب اسلئے کہ یہ موہم باطل
ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان لہ فراستہ صادقۃ او کشف او اطلاع فقط تاکہ رسل
سے مقام علم و قطع مین مزاحمت نہو فانہ لیس للاولیاء الا الظن الصادق فقط خلافا
لبعضھم وھذا الظن ھو الذی یسمی نہ الھاما وفتحا وکشفا اسیطرح یہ قول باعک اللہ
او اقالک اللہ وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلک
کفر اسیطرح تصغیر کسی شئ کی منجملہ شعائر آلہی کے جیسے مصیحف مسیجد توریح ونحو ذلک اسلئے
کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکہنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن و وحی کہ یہ شرعا
جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسراء والمعاریج یا جیسے مفاتح الغیب یا آیات بینات کیونکہ اسمین
ایہام مزاحمت کا ساتہ نبی صلعم کے اسراء و عروج الی السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالے کی
علم غیب مین انتہی کلام الشعرانی رح **ف** ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکہا ہے کہ انواع
کفر و شرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے
یا زبان و دل پر کوئی شے کفر کی گزرانے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہوجائیگا
یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا
عناد سے یا استہزار سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات
اللہ کے لئے ثابت ہے باجماع و ضرورت دینیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار اللہ کے علم و قدرت
کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر اللہ سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم ونحوہا حاصل
یہ ہے کہ اتصاف اللہ تعالے کا ساتہ کسی نقص کے صریحاً یا لازماً اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً
ایسا اعتقاد کرنا اجماعاً کفر ہے اور لازماً مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً
مجسم یا جوہری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا
یا مصرح ساتہ اوسکے ہو یا مثلاً کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر
اوسکے عذر پر دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بہی ہے کہ کوئی

ایسا فعل کرے جسپر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مصرح
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکھا ہوا ہے نجاست مین پھینکدینا یا کسی قذر
ظاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفو عنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر مین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توصل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا مکہ یا
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوۃ وصوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کرلینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اُسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹھہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا اُنکی قریشی عربی یا انسے ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبہ نبوت تک صفائے قلب
سے ہوجاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزا کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لمس اصابع یا کسی
نقص کو اُنکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازراء یا تصغیر شان تشبیہ دے یا اُنسے چشم پوشی کرے یا اُنکی لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق اُنکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم اُنکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف و ہجر و منکر و قول زور سے عبث کرے یا محن و بلا یا جو اونپر
گزری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض بشریہ جائزہ و معہودہ کے ساتھ حقارت کرے
کہ انہین سے ہرایک امر بر اجماعًا کافر واجب القتل ہو جاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا عند صاحبکم خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجھکر اوس شخص کو قتل کرڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ ندے یا کافر نے کہا مجکو
کلمۂ اسلام سکہا دو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہو جاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو اوّ کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہا ہوا یا مسخراپن کیا اللہ کے نام یا نبی
سے یا امر یا نہی یا وعد یا وعید رسول سے مثلاً یون کہا کہ اگر مجکو اسبات کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجھپر یہ ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کے یا کہا کہ لاحول و
لاقوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا بساتہ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاءً ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسینے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافًا یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابوبکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جسوقت ربوبیت ظاہر ہوئی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہو گئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور دوبدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجھسے ساقط ہو گئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
انسان کو عمل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہو سکتا ہے یا رج

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو نسیا د مذاہب اربعہ پر مینے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام مین استقرا لکہا ہے اگرچہ ان مین بعض اقوال ضعیفہ بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو گویا لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما طبرانی کا لفظ یہ ہے کفوا عن اہل لا الہ الا اللہ لا تکفروہم بذنب فمن کفر اہل لا الہ الا اللہ فہو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو پانی فلان نچہتر سے ملا کفر ہے بموجب حدیث کے

ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ مین وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور سیاہ ہو گیا ہو گا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال ونضارت وحسن عظیم عطا فرما کر بہشت مین لیجائینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ چاہے تو ابتدا رمین عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ کا کہ وہ ختما مخلد فے النار ہو گا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی جائز نہین ہے تقول وافترا ہے اللہ تعالے پر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون علوا کبیرا اور آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فے النار ہے مثل سائر کفار کے

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھیریگا کما تشہد بہ النصوص الشرعیۃ والمواد
اللغویۃ یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کر دیگا
کما علم من قولہ و یغفر مادون ذلک لمن یشاء و قولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور
جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہین ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے والا نصوص
کتاب وسنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالاولے
اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ افترا ہے اللہ
پر اور جو ادلہ اسکی تائید کرتے ہین مراد اُنسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی
البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ ایک جماعت
عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص
قطعی الدلالۃ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا
اور زعم کیا کہ یہ توریہ مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ
متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا شب عارض ہوا اور وہ کارہ ہے
بکراہت شدیدہ اور قادر نہین ہے اوسکے دفع پر تو اسپر کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہہ
طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہے اسکو ابن عبد السلام
وغیرہ نے ذکر کیا ہے وللہ الحمد **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتھ
کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے
اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پہر اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پہر جس شخص کا
کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب
تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ الی کافۃ الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ
اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا امنت بالذی
لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امۃ محمد صلعم یا انا احبہ یا انا من المسلمین او مثلہم
یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ کہتا تہا وہ اگر امنت

بالله یا اسلمت لله یا الله خالقی او ربی کہکر پہر شہادت آخری اداکریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان بالبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہہ بہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب
ورسل ویوم آخر کے تصدیق کرے پہر اگر ان باتوں پر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابداً مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہراً جاری رکہین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کرلیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینۂ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالے فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا سنة الله التی قد خلت فی عباده وخسر
هنالك الكافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہوچکی ہے لقولہ تعالے
الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا ومتعناهم الی
حین یہ اس بنیاد پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثناء سوجہ ہے اور وقوع
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت اونکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہوسکتا ہے علماء ومجتہدین معتدین امت نے آیہ باس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی و
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق الله یحیی بن زکریا فی بطن امه مومنا وخلق
فرعون فی بطن امه کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ آمنت انه لا اله الا الله

الذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کچہ اوسکو نافع نہین ہے اسلیئے کہ اللہ تعالے نے بعد اسکے فرمایا ہے آلاٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی عبد الصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ وقت معاینہ عذاب کے ہوا تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تہے یعنے ۵۰۰ہ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان علماء متقدمین ومتاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب بعد زمانہ متقدمین کے تہے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا صحیح بہی ہے اور ہمراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہو سکتا ہے تو بہی یہ مذہب اس وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچہ اسی ایمان عند الباس پر نہین ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نلایا تہا اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکہے ہین وہ سب مخدوش ومدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکہا ہے اس جگہہ حاجت ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان لانے مین بحث کرنا مصادمت ہے ساتہ سنت مطہرہ کے اذا جاء نہر اللہ بطل نہر معقل **ف** آیت وحدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچہ خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا ما دامت السمٰوات والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریمہ کا یہ ہے کہ مدت اونکے عقاب کی مساوی مدت بقاء ارض وسماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے وہ مخلد رہین سو علماء نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض وسما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثنار ومعنی استثنار کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایکقوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہو جائیگا اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

حد فاصل درمیان متقدمین ومتاخرین

احقابا ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہوگا تسو فخر رازی سنے اسکا
رد اپنی تفسیر مین بسط سے کیا ہے حدیث ابو نعیم مین مرفوعا آیا ہے ان الله یعذب الموحدین
فی جہنم بقدر نقصان اعمالہم ثم یردھم الی الجنۃ خلودا دائما ابدا بایمانہم
الحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب وسنت واجماع جمہور علمار امت وائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہین یا بعض سلف جو اسکے قائل ہین اونکا قول
ماؤل ہے یا خطائے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب وسنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین ھم
یرأون اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہین اور فرمایا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے عمل مین ریا نکرے یہ آیت
اوس شخص کے حق مین اوتری ہے جو عبادات واعمال سے طالب اجر وحمد کا تہا وقال
تعالے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث مین آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیامۃ اذا
جزی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا انظروا ھل تجدون
عندھم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشھوۃ الخفیۃ والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابو نعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلۃ
الظلماء وادناہ ان تحب علی شئ من الجور او تبغض علی شئ من العدل وھل
الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ قال اللہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ احادیث ذم ریا اور اوسکے شرک ہونے مین اور بیان مین عقاب وعاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہین روایت احمد وطبرانی مین آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایھا الناس اتقوا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیہ
فرمایا کہو اللھم انا نعوذبک ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ
دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کرو دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
ذہبی کا لفظ رفعا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خداد
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تہا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ واحادیث سیدہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفا وخلفا اجماع ہو چکا ہے و لہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہین اور امت کا تحریم وتعظیم پر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے بیٹھا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچھ گردنون مین نہین ہوتا ہے وہ تو دلون مین ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکھکر کہا انت انت لو کان ھذا فی بیتک
یعنے اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گھر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی یستھزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکھنا چاہے تو مجھے دیکھے یہ بھی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منھما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا مراد وہ اعمال ہین جنمے قصد غیر اللہ
کیا گیا تہا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہبار منثور کی طرح ہوگئے مراد ہبار سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب مین نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریار مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت وکمال پر مطلع ہون اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنار حاصل ہو لاغرے وزردی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موے سر اور بذاذت

ہیئت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکھنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین
ہو یا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتہ امر
اہمّ کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکھے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے
روگردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسدم اقبح ترین اراذل مردم ہے
مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ اُنکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ
دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے بازیّ صلحا ظاہر کرے جیسے
چلنے مین سر جہکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتہے پر گٹہ سجدہ کا جائے اور صوف
اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسبات کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ
حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ
سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا
تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن و لقاء
مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بہی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے
غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال وزہ
و حج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پہر کبہی ریا کار شدت حرص
سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بہی یہی کام واسطے تألف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی
عادت جلوت مین بہی رہے کچہہ خدا کے خوف و حیا سے یہ کام نہین کرتا کبہی یون ریا کرتا
ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس
سے تبرک حاصل کریں اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکہے
ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے فہذہ مجامع ابواب الریا الحامل
ایثارہا علی طلب نحو الجاہ والمنزلة واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن
بالثناء علیہ و یجلب الحطام من سائر الآفاق الیہ **ف** مراد ریاکار کی اگر نری
ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی مشکل
تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

سے ہے کہ اوسمین استہزار ہے ساتہ حق کے و لہذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین ستاکد
ہتی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین و فیہ قربۃ
وای قربۃ یہ حکم علمار و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہئیت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہوا ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بریٔ ھو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماؤل کیا ہے استوار ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقد اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر نرا قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو و لکن بمقدار قصد ریا پر عقاب اور
بمقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

وصلوٰۃ مین قصد اجر و محمدت کا جمیعا کریگا تو یہ وہ شرک ہوگا جو کہ منافق اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبد السلام ہی راجح ٹہرا حاصل ترجیح متجہ یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹہریگی بلکہ مقدار مقصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط من اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلیے کہ اوسکی تقصیر سلنے جو کہ عبارت ہے قصد امر محرم سے سقوط اجر کو جب ریا ہے
اب ایک ذرہ برابر بہی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہوگی **ف** بندہ نے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پہر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچہ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہو چکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر تبکلف اوسکا مظہر و متحدث نہین ہے پہر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فہذا مخوف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پہر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مراآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثنار عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہوگیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علی العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث وارد وہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچھ نہو مگر بہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پر کہ قصد ریا کا مساوی

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر بنسبت اوسکے یہ قصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور نہ نماز لائق فساد کے ٹھہریگی اور اگر مثلاً ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پھیرنے تک مستمر رہے تو پھر اوسکے قضا کرنے مین کچھ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتد بہ نہوئی اور اگر اثناء نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پھر سرے سے پڑھے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا اگر تحرم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچھ بھی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلیئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتدا ساتھ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصاً اول
ہر دو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتداء عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا ابعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندھا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تھا
اور اگر ایسا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑھتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بھی نماز
پڑھتا اور اچھی طرح صحیح طور پر پڑھتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹھہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلیئے کہ مسلمان کے ساتھ گمان نیک رکھنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بھی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بھی درست اگرچہ اوسکے ساتھ دوسرا قصد بھی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پھر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور اگر ہر ایک باعث اسطرح پر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ شکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ ہتی وہ پائی نگئی یا یون کہا جائے کہ واجب امتثال امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین ہتی جو کہ باعث عمل پر ہوتی ہے رہا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے هذا ما نراه لائقا بقانون الفقه والمسئلة غامضة من حيث ان الفقهاء لم يتعرضوا لها في الفقه والذين خاضوا فيها لم يلاحظوا قوانين الفقهاء بل حملهم الحرص على تصفية القلوب وطلب الاخلاص على افساد العبادات بادنى الخواطر وما ذكرناه هو القصد فيما نرى اه والعلم عند الله تعالى فيه انتهى **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوت ہین اقبح ریا وہ ہے جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے نے کثرت سے کتاب عزیز مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبح احوالهم شيء انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک عبادات ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر موددی ہے انکے قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین ملامین نکرین تو ناقص ٹھہرجائین اور خلوت مین ایثار کسل وعدم رغبت اوسکے ثواب مین ہوتی ہے آنسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان واظہار تخشع واستکمال سائر کملات جلوت مین اور اقتصار ادنی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ مخطی ہین کیونکہ اسمین بھی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پھر کبھی اسکے فاعل کو شیطان اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح چرا چہاکر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن احوال اوسکے توصاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچھہ نہین ہے مگر یہی نظر خلق کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لیے ریا کرتا ہی اوسکے بھی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع وزہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف باین صفت جانکر متولی مناصب و وصایا وودائع اموال کا کردین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کری یا مذکر و واعظ و عالم ومتعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پھر اظہار طاعت وصدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین آنسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا آنسے متصل وہ لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع وتخشع ونحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر حقارت وچشم نقص نہ دیکھین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچھہ اعتنا رساتہ نوافل کے

نہین ہے فهذه اصول درجات الریاء وہی اتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و
جمیعهم تحت مقت الله وغضبه وهو من اشد المهلکات انتهی **ف** حدیث مین
آیا ہے کہ ریا چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو
لغزش ہوجاتی ہے عباد جہلا رکا جو کہ آفات نفوس وغوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر
ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل وباعث ہوتی ہے عمل پر
دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کردیتی ہے جس طرح کسی شخص کو
ہر رات عادت نماز تہجد کے ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے
گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل
ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہوجاتا ہے تمہذا وہ عمل الله ہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو
امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر
مطلع نہو ٢ اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل وتخفیف پر بھی نہو معذلک
اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتھر کے چھپی ہوئی ہے اوسپر
اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی
عبادت وطاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے ٣ اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع
چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا بسلام کو دوست رکھے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتھ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کے طرف مبادرت
کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتھ مسامحت بجالائین اور جب وہ پاس اونکے جائے تو
اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو
تو اوسکے دلپر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا
ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام
ہے یہانتک کہ اگر فرضا وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بھی نہوتا تو اب اسنے
الله کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذلک
یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منه الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

ریا رخفی سے خائف رہتے تہے اعمال صالحہ کو ایسے چہپاتے تہے جیسے کسیکو اخفاء فواحش پر
حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تہے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن
قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزاء اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اللہ اوسی
عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت اور فاقہ
کو بہی دن قیامت کے معلوم رکہتے تہے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع
صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ
ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع وضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک لہ
ہے اور بین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار وغیرہم یکسان و برابر ہوتے
اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چہوٹے آدمی کے متاثر نہوتا لکن یہہ
بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبہی محمود ہوتا ہے اسطرحپر
کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال
جمیل میرا اور اپنا لطف ساتہ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت
ومعصیت کو چہپایا تہا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکہی اور طاعت ظاہر کی و لہ
لطف اعظم من ستر القبیح و اظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و وسیع لطف خدا سے
ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل
اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسبات کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے
اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بہی اسیطرح
کریگا لحدیث ما ستر اللہ علی عبد ذنبا فی الدنیا الا سترہ علیہ فی الآخرۃ یا یہ گمان
کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے
اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخراً بسبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اولاً
ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے
اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ اُنکے اجور مین کچہ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے
سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لا محالۃ یا اسبات

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے
ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت
کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس
فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بھی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے
ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسبات پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون
مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار
ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و
نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتداء اور ترغیب فی الخیر کا ہے لکن
اوسمین آفت ریا لگی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات
فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے
کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان
جس جگہہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج و جمعہ
و جماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت
کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ
ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہو گی اور
اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت
کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علماء و صلحاء کے ہے جسکے اقتدا کے طرف
سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے
ورثات کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتہ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار
کا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا
الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہوگئی تو پھر اسرار افضل ہے اسی
تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے ہان مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۃ قدم
عُبّاد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویاء ہوتے ہین اور اُنکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلیئے اجر اونکے لسبب ریا کے حبط ہو جاتے ہین اور اسکا تفطن کرنا
غامض ہے علامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریا کار ہے کیونکہ اگر بلا خطہ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کرسکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خداع النفس فانہا خدوع والشیطان منرصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلیئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان بھی ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کردیتے ہین یہ کچھ مطلقاً محمود نہین ہے اسلیئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسپر نیت تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کردے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثناء عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہراً جبراً پھیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کردیتا ہے تو پھر
وہ طرف ریا کے بلاتا ہے جب اُس سے بھی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اُسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریاکار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچھہ نفع نہ دیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا چھوڑیگا اور پھر دوبارہ اسکو نکریگا

الحاصل اس طرح پر شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منہ علی حذر فانہ لا امکرہ
والزم قلبک الحیاء من اللہ تعالیٰ اللہ نے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے
اب تو کیون عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نآوہ تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق ہے اس قسم مین آفات و اخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت ہے پہر
قضا پہر تذکیر و تدریس و افتار پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ پکڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ واخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باقتا ہا اوسکے حق مین سخت مضر ہین تو وہ انکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نآئے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا و طمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیئے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذ تر جاہ و ولایات سے نہین ہے کچھہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتے تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتار یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
و تنزہ مین خطرات ریا سے بجالائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

ہین ایک و لایات انکا فتنہ اعظم فتن ہے ضعفاء سرے سے اسکو ترک کر دین دوسری
صلوات و نحوہا اسکو ضعفاء ترک نہ کرین اور نہ اتو یا اگر دفع شوائب ریا مین کوشش
کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو
مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس سے
حق مین ضعفاء کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال و انفاق مال ہے سو
بعض علما نے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس
اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بہی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و
تمیز نفس باعطاء پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لئے جمع و انفاق
افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین و کفایت مستحقین و تقرب بالبر طرف رب العالمین
کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اولے اوسکے لئے یہ ہے کہ بملازمت
عبادات و استفراغ وسعی آداب و تکملات عبادات مین کرے **ف** ایک علامت
اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا
کثرت علم مین ظاہر ہو اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اسکے تو یہ اپنے جی مین خوش
ہو اور اوسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آئے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس
کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بہی اسیطرحکا علم ہوتا اور اگر اکابر اوسکے مجلس مین آئین تو
اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ
اپنے راہون مین چلنا دوست نرکہے **ف** آیات و احادیث و کلام ائمہ سے یہ بات
ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب
ہے لعن و طرد کو اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے
ہے کہ ہر موفق ساق جد سے اوسکے ازالہ مین ساتہ مجاہدہ کے کمر باندہے اور مشاق
شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اوس کے
طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہوسکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی
خالص شوائب ملاحظہ اغراض و مخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

مستغرق رہتا ہو وقلیل ماھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھ
نہو تا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہو جائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائین گے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہو جاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پہر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطاء وہی ہے فلا رازق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجاء کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چہوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ یہ رجاء و وہم کبہی مصیب اور
کبہی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اُس ریا پر اطلاع ہو جو انکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکہین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو دوا
علمی ہوئی رہے دوا عملی سو وہ یہ ہے کہ اخفاء عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہو جائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفاء مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک بتکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہو جائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بندہ کے طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے اور اللہ کے طرف سے ہدایت و فتح ان
اللہ لا یضیع اجر المحسنین وان تک حسنۃ یضاعفھا ویؤت من لدنہ اجرا
عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتابہ الزواجر ملخصا وقال رح لما تکلمنا
بحمد اللہ علی ہذہ الکبیرۃ العظیمۃ وما یتعلق بہا مما یحتاج الخلق الیہ وبسطنا
الکلام فی ذلک وان کان بالنسبۃ الی احیاء العلوم مختصرا احببنا ان نختم
الکلام فیہا بذکر شیٔ من الآیات والاحادیث الدالۃ علی مدح الاخلاص و
ثواب المخلصین وما اعد اللہ لہم لیکون ذلک باعثا للخلق علی تحری الاخلاص
ومباعدۃ الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کما لا وضدہ الا باضدادھا انتہی لکن اسجگہہ
کچھہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریاکی
اس مقام سے زیادہ تر لکھی گئی ہے اور رسالہ قواطع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر
ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ
فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین و فقہاء مسلمین و صوفیہ متبعین و زمرہ محدثین
محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دارمدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ
درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہوجاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے
اخلص دینک یکفک القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ
فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لا یقبل
من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات
وتاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے
کہ شرک و کفر و ریا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی عبادت و حسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ
دعوے اسلام کا اور ادعا ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز و روزہ
و زکوۃ و حج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک و حقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات
کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور
کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

کہ شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین اور نہ کوئی رسم
کفر کی ہماری گہر مین ہوتی ہے اور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز و روزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس
طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگے سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ
شرک وریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح
ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زنا کاری شرا بخواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع
نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے اور شرک
کے ستر دروازے ہین اور بدعت کے بہتر دروازے ہین اور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب
تک کہ انسان تمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک
ناجی ہونا اوسکا ان آفات سے نہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے
رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص و ادلہ بخوبی ہوگئی ہے اب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت
کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہو جاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے
وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکاوش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام تحقیقات
فحول محدثین و فقہا جامعین یکجا جمع کر دئے گئے ہین ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ٭ مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مراء ہین اور اکثر اعمال خلق کے شرک و ریا ہین حرف شناسون
کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فرعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے
کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب
و تکملات و تتمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحاء کے سیکہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا
نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہون
اور اوقات فرصت مین دقائق و حقایق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت
کر کے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین اور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچاوین اسلئے کہ طریق
حق اور سبیل صدق ایک ہے اور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جسطرح کہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پر ایک شیطان بیٹہا ہے وہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے آور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک
کر نجاؤ الفاظ اس حدیث کے مشکوۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب واعتساف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
آور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقۂ خلفاء راشدین مہدیین پر جمے
رہین تہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے آور ایک عجب ہنگامہ دین مین برپا
ہوا تہا کل نفس ودینہا لکن حجت بالغہ الہی نے ادن سبکو منقرض کردیا سوائے دو ستہ فرق
ضالہ کے جیسے روافض خوارج وغیرہا ہین آب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا آور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعدار ومخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئی آور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقہ نے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے آور درمیان غالی وجافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا آنکے مقابل مین کچہہ ایسے
لوگ بہی حادث ہوئے ہین جو کہ طریقۂ اہل بدع وفرق ضالہ سابقہ وسالفہ پرچلتے ہین آور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ وعبارات قرآن وحدیث کے تکذیب وتحریف کرنا
چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی آور ان شاء اللہ تعالے بمقتضائے
حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خالفہم آیندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مار اکرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام وجہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین وآخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہوکر بندہ دینار
ودرہم اور طالب مال وجاہ بنگئے ہین آور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین وکان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد وپیمان لیا ہے کہ وہ آیات

کتاب و احادیث مستطاب کی تبلیغ و تبیین عباد اللہ کو کردین و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵	۶	ما	مآ	۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
″	۱۶	الملائلۃ	الملائکۃ	۲۸	۲۳	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
۷	۴	زبجی یہ	نانجی یہ	۲۹	۲۱	سنہ ۳۳۷	سنہ ۴۳۷
۱۲	۱۳	وجیرہ	وجیزہ	۳۰	۱	مذاہب	مذہب
۱۳	۹	ہو یہ	ہو کہ	″	۶	واثبات	ونفی اثبات
۱۵	۸	محل	تحلیل	۳۲	۱۶	طبایع	طبائع
۱۶	۱۵	جاصہ	خاصہ	۳۳	۱۵	العلیم	البصیر
″	۱۷	لان	لئن	۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۱۷	۲۵	قربت	قریب	۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہہ
۱۸	۱۶	والون	لوگون	۳۸	۱۳	اثنین	اثنتین
۱۹	۸	نو اصعا	نی اضعا	۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۲۰	۲۲	مع	دمع	۴۳	۲	کرےگا	کریگا
″	″	برا	بُرآء	۴۹	۱۴	نکوئی	نہ کوئی
۲۱	۵	ذکر سے	×	۵۰	۱۲	وبجت	بحث
۲۲	۱۵	مبادلۃ	مبادرۃ	۵۳	۷	میزان	نیران
۲۵	۲۰	کو	×	″	۱۶	درود	وارده

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۸	ئ ستیٔ	شیٔ
۵۶	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا
〃	۲۲	ایجاد	ایجاد
۵۸	۱۸	الیمین	الیمن
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا
۵۹	۱۲	ظاہرو	ظاہر
۶۰	۵	خبر	خیر
〃	۲۳	جزر	جزر
۶۱	۲	لذات	لذات کا
۶۳	۹	کی گئی	کئے گئے
〃	۱۵	العلیم	البصیر
۶۶	۱۱	تشبہ	مشبہ
〃	۱۲	وساون	وساوس
〃	۲۲	ثاثیر	تاثیر
۶۹	۱۸	بنی	نبی
۷۲	۴	پوچہ	پوچھہ
〃	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا
۷۳	۱۷	دری	پری
۷۹	۳	جادی	حاوی
۸۰	۱۴	ایتسان	اتیان
۸۱	۲	لانذدکم	لانذرکم به
〃	۱۲	اسکا	اوسکا
〃	۱۲	لوزی	نوری
۸۳	۱۹	عانہ	عائۃ
۸۶	۲	۲۱	۲۲
۸۸	۲	مقبل	مقرب
۸۹	۱۴	اور نہ	اور نہ کوئی
〃	۲۰	دن تک	دن تک کا
〃	۲۱	احتراع	اختراع
۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
〃	۱۴	یخ	ربح
〃	۱۶	عذاۃ	غداۃ
۹۲	۲۰	امطامر	امطار
〃	۲۱	للهمر	اللهمر
〃	۲۳	شبہ	شبہہ
۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۹۴	۲	تن	ثمن
〃	۳	ناقلہ	تأمّلہ
〃	۲۰	نقف	یقف
۹۶	۱۴	سکی	پرکی
۹۷	〃	حل	من حل
۱۰۰	۹	خداہین	خداہے
۱۰۲	۱۶	فعل	فعل و
۱۰۳	۵	جزورہ	جن اساتہ

صفحہ	سطر	غلط	صواب
١٠٥	١٩	رحجان	رجحان
١٠٦	٢٣	قرن	قرون
١٠٧	٨	صحابہ	صحابہ سے
״	٩	حیلی	جیلی
١٠٨	١٣	مساوی کا	مساوی سے
١١١	٦	الاٰن	الا آن
١١٢	٢٠	اوسکے	اوسکو
١١٣	٢٢	ذات سے	ذات سے ہے
١١٤	١٨	رکہتی	رکہتی ہین
״	٢٢	اثات	اثبات
١١٥	٨	عحاب	عجائب
١١٦	٢٤	لمنہ	بمنہ
١١٧	٨	المؤمنون	المتوکلون
״	١٨	״	״
١١٩	١٤	بیوغ	بلوغ
١٢٠	٦	بعثث	بعثت
״	١٠	معیت	بعثت
١٢١	٣	صعالے	صفائی
١٢٢	٥	متنبہہ	متنبہ
١٢٣	١٦	وعید	وعید کے
١٢٤	١٣	لبشر سے	بشر پر
״	١٧	قطرہ	قطری کو

صفحہ	سطر	غلط	صواب
١٢٥	٨	تری	تبری
״	٢١	نومنو	تومنوا
١٢٦	١٦	چاہیے	چاہیئے
١٢٨	٢	حبال	جبال
״	٣	عامہ	عامہ کے
١٢٩	٢١	مفتری	مفترٍ
١٣٠	٢٠	عقائد	شرح عقائد
١٣١	١٦	دور رہے	دور ہے
١٣٢	١١	لعنت	نعت
١٣٣	٩	اونیر	اونپر
״	٧	لقس	نفس
١٣٤	١٠	نمائی	نمای
١٣٦	١٩	اقصی	اقصٰی
١٤٠	١٨	حیوان سے	حیوان کے
״	٢١	احاط	احاطہ
١٤١	٢	اوسکے	اوسکو
״	١٠	״	״
״	١٨	حق	جاناحق
١٤٢	١	مثل	مثل ساری
١٤٣	٣	والیمان	ایمان
״	٤	گردیدہ	گرویدہ
١٤٤	״	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۴۴	۴	لهاما	لئامها
،،	۲۳	تقدس	تقدس
۱۴۶	۱۱	جحش	جحش
۱۴۷	۷	ہرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	ابغیر	بالغیر
،،	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
،،	۱۸	ہدایت	بداہت
،،	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	کہنہ	کُنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
،،	۱۷	کے اسی	سے اسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
،،	۱۳	جواہر	جوَامر
۱۵۸	۸	ہے مقابلہ	ہین مقابلہ
،،	۱۹	دنیکھ	دینکھ
۱۶۰	۷	اکرمکو	ان اکرامکو
،،	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	السہ	الہیہ
،،	۲۲	جاے	جائی
۱۶۵	۱۰	تجاوز	تجاوزن
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
،،	۲۰	شبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
،،	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفور	لکفورہین
،،	۲۰	اگروہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
،،	۷	جسکام	جسکام کے
،،	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	بندہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفرا	اغفر
،،	۲۲	کے ہین	کے ہے
۱۷۲	۳	زیادہ	زیادہ
۱۷۴	۷	شی	شی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
،،	۲۰	مثبت	مثبت
،،	۲۲	رائی	رائی
۱۷۷	۱۲	اومین	اونمین
۱۷۹	۱۵	ہین	مین
،،	۲۲	صاصل	حاصل
۱۸۰	۲	ماصح	ناصح
،،	۱۰	اور	الہ
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہین ہے
۱۸۱	۱۶	سوۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصورہ	منصورہ
۱۸۳	۷	موئد	مُؤید

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۸۴	۱	دالامام	والمام
،،	۵	دای	رائی
،،	۱۱	رہم	نہ ہم
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت
،،	۲۰	زمان	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	غلط
،،	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے ہے	رتبہ ہے واسطے
،،	۱۵	تنوخ	تنوع
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ
،،	۱۶	منقعر	مقعر
،،	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۷	کونئ	کنوین
،،	۲۰	پر	پہ
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
،،	۲۱	مرائی	مُرائی
۱۹۶	۲۰	موافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جکوو	جکو اوسنے
۱۹۸	۱۷	جنگی	جنگے
۲۰۲	۱۵	حیض بیض	حیص بیص
۲۰۱	۲۲	متناہی	تناہی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کے ان اللہ تعالے
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	جادی	حادی
۲۰۵	۳۰	کریم	کریم مین
۲۰۸	۲	نہین اوسکو	اوسکو نہین

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۰۸	۱۱	اسباب	اس باب
۲۱۰	۴	اگرچہ	اگر
۲۱۳	۱	موئد	موئید
،،	۴	کوئی	کنوین
،،	۱۱	ماداؤا	ماأودا
۲۱۴	۷	تن	نن
۲۱۵	۱	ولا	خلا
،،	۵	وعلہ	دَعَلہ
،،	۸	انہ	ذائہ
،،	۱۸	رزلق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہے	چاہیئے
،،	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۲	دولون	دونون
،،	۲	کہتے	کا کہتے
،،	۲۰	ستر کا	سُتُر کا
۲۱۸	۱۸	وبخوہما	وبخوہ
۲۲۴	۵	اول	اوائل
۲۲۸	۱	سے ہے	یہی ہے
۲۳۱	۲۲	اتنا	اتنی
۲۳۲	۵	ماقیل	ماقبل
،،	۸	خلوات	حلوات
۲۳۵	۱۹	دراث	وُرّاث
۲۳۶	۷	احظار	اخطار
۲۳۷	۴	نا	نہ آ
،،	۴		پہر
۲۳۸	۱۴	رشک	برشک

۲۴۰ — ۱۴ — الافضل — الفضل الاسم

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنائے بیکران خالق کون و مکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان بوادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی * درود نامحدود ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکۂ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی * صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و صحابہ و سلم **اما بعد** یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد بعیدہ و عدہ مسمی بہ **المعتقد المنتقد** ہدیۂ ارباب نظر ہے بتفصیل علم عقائد میں کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعہ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھہ لیجئے پڑھ لیجئے سُن لیجئے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبری کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت ماہر علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و ارشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث المعی جناب نواب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام لہ العز و التفاخر۔ چونکہ مدنظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینۂ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلئے بحکم حضرت مؤلف و الاتبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام و افر سعی بلیغ جناب مولوی **عبد المجید** صاحب طبع ہوکر نضارت بخش دیدۂ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچہئے اسکا مفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
انکی تصنیف گرانمایہ ہے
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا لوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

مینے سال طبع اسکا اے بقا
لکہدیا علم شریف اعتقاد
۱۳۰۱ھ

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب مستطاب کا جناب مؤلف ممدوح نے بنام عاجز محفوظ فرما دیا ہے اور حسب منشاء قانون بستم ۱۸۴۷ء داخل بہی گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت

قصد طبع نہ فرماوینگے

المشتہر

محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری

دہلی

